ہو اللہ المستعان علی ما تصفون

رسالہ منجیات و مہلکات

قد طبع فی المطبع المسمیٰ بمفید عام الکائن فی
بلدۃ آگرہ فی شہر رجب المرجب
سنہ ۱۳۰۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی انبہرت العقول دون سرادق معرفتہ وانتکصت علی اعقابہا اضطرارا وقہرا والصلوۃ مع السلام علی سیدنا محمد صلوۃ تبقی لنا فی عرصات القیامۃ عدۃ وذخرا وعلی الہ واصحابہ الذین اصبح کل واحد منہم لعصابۃ المسلمین صدرا وفی سماء الدین بدرا

اما بعد اس رسالہ مختصر مین بیان مہلکات ومنجیات کا فقط بحوالہ آیات کتاب عزیز واولہ سنت مطہرہ وکلمات طیبات اہل اللہ لکھا جاتا ہی اسلئے کہ کتب مطولہ کے پڑہنے گنّے والے اس زمان آخر مین نایاب ہوگئے ہین اگر اسوقت کے مسلمان رسالہ ہذا کی اس مختصر بیان پر قصر کرین تو بہی غنیمت کبرا ہے کیونکہ کسی مسلمان کو کسی زمان و مکان مین اس امر سے چارہ نہین ہے کہ وہ آپکو مسلمان کہے یہہ موجبات ہلاک ونجات کا علم حاصل نکرے اور علم پر کچہہ بہی عامل نہو کیونکہ اگر اوسکو اسطرح کی بے نیازی علم وعمل سے حاصل ہوگی تو پہر اوسکا مسلمان ہونا مشکل پڑیگا صحابہ کو قرآن وحدیث ایمان لانے سے

پہلے ملا تھا اسلیے وہ ہر حکم کو سنتے اور اوسپر عمل کرتے تھے ہمکو ایمان بعد بیان حدیث
و نزول قرآن کے ملا ہے اوسلیے ہمکو توفیق علم و عمل کی بیسر نہین آتی ہمارے سلف
اگر ایک عشر کو منجملہ امورات و منہیات شرع شریف کے ترک کر دیتے تو ہلاک ہو جاتے
اب اگر کوئی اوسکا عشر بجا لاے تو اوسکو نجات ہو سکتی ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے
انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک ثم یاتی زمان من عمل منہم
بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی مراد شرع شریف سے اسجگہ اتباع کتاب و سنت
ہے حدیث مالک بن انس مین مرسلاً آیا ہے کہ فرمایا ترکت فیکم امرین لن تضلوا
ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ رواہ فی الموطا اور حدیث ابن عباس مین
فرمایا ہے الامر ثلثۃ امر بین رشدہ فاتبعہ و امر بین غیہ فاجتنبہ و امر اختلف
فیہ فکلہ الی اللہ عز وجل رواہ احمد ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہے العلم ثلثۃ آیۃ
محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما کان سوی ذلک فہو فضل رواہ
ابو داود و ابن ماجۃ اور حدیث ابو ہریرہ مین ارشاد کیا ہے الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ
الحکیم حیث وجدہا فہو احق بہا رواہ الترمذی و ابن ماجۃ اور حدیث ابراہیم
عذری مین یہ فرمایا ہے یحمل ہذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف
الغالین و انتحال المبطلین و تاویل الجاہلین رواہ البیہقی انہین حدیثون کی
بنیاد پر اس رسالہ مین فقط بیان کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ و کلام حکما راست
یعنے صوفیہ رحمہم اللہ تعالی پر اکتفا کیا ہے امام غزالی رحمہ اللہ تعالی نے بیان مین ان منجیات
و مہلکات کے بلیس کتابین لکھی ہین اور نہایت بسط و شرح سے معقول کو محسوس کر دکھایا ہے
ہمارا بیان اوسکے مقابلہ مین ایک قطرہ ہے بحر محیط سے یا ایکذرہ ہے صحراے بسیط
سے معہذا بفحواے ان لو یکن وابل فطل و بخیر الکلام ما قل و دل یہ اختصار بھی
افہام علم و تفہیم عمل مین واسطے تاجر عقبے و طالب اخرے کی ایک رہنمای کافی اور پیشواے

شافی ہے توکلاً علی اللہ تعالی بینے واسطے اس علم وعمل کے اولاً اپنے نفس خسیس کو تخصیص کیا ہے پھر بقیہ اشخاص مسلمین کو جنکو اللہ تعالی نے بسابقہ ازل توفیق تحصیل علم وکسب عمل کی بخشی ہو واللہ المستعان

مقدمہ بیان مین مکروہ ومحبوب کے

جو چیزین نزدیک اللہ کے مکروہ یا محبوب ہین وہ دو طرح پر ہین ایک ظاہر جیسے طاعات ومعاصی انکا محل اعضا ہین دوسرے باطن جیسے صفات منجیات ومہلکات انکا محل دل ہی پھر معاصی دو طرح پر ہین ایک وہ ہین جنکا تعلق اعضاء ہفتگانہ سے ہے دوسرے وہ ہین جنکا تعلق سارے بدن سے ہے جیسے بھاگنا صف جنگ سے یا نافرمانی کرنا ماں باپ کی یا رہنا مسکن حرام مین اب جولانی فکر کی تین امر مین چاہیئے ایک اس بات مین کہ یہ کام نزدیک اللہ کے مکروہ ہے یا نہین کیونکہ بعضی چیز کا مکروہ ہونا ظاہر نہین ہوتا ہے مگر نظر دقیق سے دوسرے یہ کہ جب وہ شے نزدیک اللہ کے مکروہ ہے تو اوس سے بچنے کی کیا تدبیر ہے تیسرے یہ کہ اتصاف اس شخص کا ساتھہ اوس شے مکروہ کے اگر فے الحال ہے تو اوسکو ترک کر دے یا استقبال مین اوس کے ساتھہ تعرض کرے گا تو اوس سے احتراز کرے یا اوسکو زمانہ گذشتہ مین کر چکا ہے تو اب اوسکا تدارک کرے اسیطرح حال ہر قسم قسم محبوب کا بھی ہے ان سب اقسام کے جمع ہونے سے مجاری فکر سو عدد سے زیادہ ہوتے ہین لکن بندہ کو فکر کرنا چاہیئے ان سب اقسام مین یا بعض مین آحاد انقسامات کی شرح کرنے مین اسجگہہ طول ہوتا ہے اسلیئے یہ قسم چار نوع مین منحصر ہے ایک معاصی دوسری طاعات تیسری صفات مہلکات چوتھی صفات منجیات —

نوع اول

انسان معاصی مین اسطرح فکر کرے کہ ہر دن صبحکو سارے اعضاء ہفتگانہ کی تفصیلاً

تفتیش کرے پہر سارے بدن کی اجمالاً کہ آیا وہ فی الحال کسی معصیت مین آلودہ ہی تو اوسکو
چہوڑ دے یا دیروز وہ اوسمین آلودہ تہا تو اوسکا تدارک ساتہہ ترک و ندامت کے کرے
اور اگر آج کے دن اوسکے ساتہہ تعرض کرنیوالا ہے تو واسطے احتراز کے مستعد ہوجائی
اور اوس سے دور رہے پہلے اپنے جی مین یہ سوچے کہ یہ کام نزدیک اللہ کے مکروہ ہی
پہر جو شواہد قرآن و سنت کے اوسکی شدت عذاب پر آئے ہین اون مین فکر کرے پہر اپنے
احوال مین تفکر کرے کہ وہ کسطرح بیخبر ہوکر اوسکے ساتہہ تعرض کرتا ہے پہر اوس سے
احتراز کرنے مین فکر کرے کہ مین کسطرح اس مکروہ سے بچون اوسنے طریق احتراز کا یہ ہی
کہ گوشہ گزین ہوجائے یا نہی عن المنکر کرے بیان مین معاصی کے رسالہ بشارۃ الفساق
لکہا گیا ہے اوس سے تعداد معاصی کی مع عقوبت ذنوب کے تفصیلاً معلوم ہوتی ہے و
فی هذا القدر کفایة لمن له هدایة **نوع دوم** طاعات مین یون تفکر کرے
کہ پہلے نظر فرائض پر ڈالے کہ اونکو کسطرح پر ادا کرتا ہے اور نقصان و تقصیر سے جراحت
اونکی کیونکر بجا لاتا ہے یا جبر اونکے نقصان کا ساتہہ کثرت نوافل کے کس طریق پر کرتا ہی
پہر ہر ایک عضو کی طرف رجوع کرکے افعال ہر عضو مین یہ فکر کرے کہ مین ان اعضاء
سے وہ کام لے سکتا ہون جو کہ نزدیک اللہ کے محبوب ہین اسیطرح سارے بدن اور
مال و دواب و غلمان و اولاد کی تفتیش کرے اور دقیق فکر سے استنباط وجوہ
طاعات کا کرکے اخلاص نیت مین فکر کو جولانی دے اور مظان استحقاق کو جستجو
کرکے دل کو پاک صاف کرے و قس علی هذا سائر الطاعات ٭

جستجو سے نیابد کسے مراد دلی	کسے مراد بیابد کہ جستجو دارد

تعداد طاعات کے رسالہ محاسن الاعمال و عاقبة المتقین سے ظاہر ہوتی ہے اسجگہہ
بیان کرنا معاصی و طاعات کا مراد نہین ہے بلکہ فقط بیان کرنا مہلکات و منجیات کا
مقصود ہے **نوع سوم** ہر صفات مہلکات کی جگہہ دل ہے اپنے دل مین

ان صفتون کو تلاش کرے اگر دلکو انسے منزّہ پاے کیفیت ہین امتحان دل اور استشہاد
بالعلامات کی تفکر کرے نفس کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وعدہ خیر کرتا ہے اور خلاف
اوسکے بجا لاتا ہے مثلاً اگر نفس کو دعوی خاکساری اور برات کا کبر سے ہو تو اوسکا یون تجربہ
کرے کہ ایک گٹھا لکڑی کا سر پر رکھہ کر بازار مین نکلے کہ ہمارے سلف تجربہ اپنے نفس
کا اسیطرح کیا کرتے تھے اور اگر دعوی حلم کا ہو تو کسیکو غصے مین لا کر غصہ بیجا لے کر دکذالک
فی سائر الصفات پہر اون اسباب مین فکر کرے جو کہ ان صفتون کو نزدیک اسکے قبیح
کردین اور بتادین کہ منشار ان صفتون کا جہل و غفلت و خبث ذ جلت ہے مثلاً اگر
اپنے نفس مین ملاحظہ عجب کا کرے تو یہ سوچ لے کہ مین تو مستعمل ہون نہ عامل کیونکہ
خالق میرے افعال قلوب و افعال جوارح کا اللہ تعالی ہے مین جو اس کام پر اترا کر
تو کس برتے پر یا اگر اپنے نفس مین احساس کبر کا کرے تو سمجھہ لے کہ مین احمق ہون اسلئے
کہ کبیر وہ شخص ہے جو اللہ کے نزدیک بڑا ہو اور اس بڑائی کا حال بعد موت کے کہلیگا
کیونکہ بہت سے لوگ جو اسوقت مثلاً کافر ہین وہ کفر سے باز رہکر مقرب الی اللہ
ہو کر مرتے ہین اور بہت سے مسلمان وقت موت کی سوء خاتمہ سے متغیر الحال اور بدبخت
ہو کر مر جاتے ہین پہر بڑائی مارنا اور آپکو بڑا سمجھنا کسلئے ہے ~~۵~~

حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت ست	کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گزرد

نوع چہارم صفات منجیات مین یون تفکر کرے کہ ہر دن اپنے دل مین یہ
سوچے کہ وہ کون چیز ہے جو اس دلکو اُن صفتون سے جو کہ مجھے اللہ تک نزدیک کرتی
ہین باز رکھتی اور رد کتی ہے پہر جب کسی ایک صفت کا انمین سے محتاج ہو تو جان
لے کہ یہ صفت ایک حال ہے اور یہ حال ثمرہ ہے علم کا اور علم ثمرہ ہے فکر کا مثلاً اگر
اپنے لئے ارادہ حالت توبہ و ندم کا رکھتا ہے تو پہلے تفتیش گناہون کی کرے پہر وقت
فکر لائے پہر اونکو اپنے نفس پر جمع کر کے اپنے دلمین ایک امر عظیم ٹہیرائی پہر اوس وعید

وتشدید مین نظر کرے جو اون گناہون کے حق مین شرعًا آئی ہے اور نزدیک اپنے اس امر کو متحقق کر لے کہ وہ متعرض ہے ساتھہ مقتِ خدا کے جبتک کہ اوسکو ندم حاصل نہین ہوتا ہے فہذا ھو طریق الفکر فی علوم المعاملة وصفات العبد من حیث ہی محبوبة عند اللہ تعالی او مکروھة ف مبتدی کو چاہیئے کہ ان افکار مین مستغرق الوقت ہو یہانتک کہ اوسکا دل ساتھہ ان اخلاق شریفہ و مقامات حمیدہ کے آبادا ور باطن وظاہر اوسکا مکارہ و عادات مذمومہ سے منزّہ ہو جائے یہ فکر اوسکی اگرچہ سائر عبادات سے افضل ہے لکن غایت مطلب نہین ہے بلکہ وہ با وجود اس مشغولی فکر کے مطلب صدیقین سے ابتک محجوب ہی ہنوز دہلی دور ست تو وہ مطلب کیا ہے تنعم بالفکر ہے اللہ کے جلال و جمال مین اور استغراق ہے دلکا اس کام مین یہانتک کہ اپنے نفس سے فانی ہوکر باقی بالمحبوب ہو جائے جسطرح کہ کوئی عاشق وقت لقاء محبوب کے اپنی جان و تن سے بیخبر ہوکر مبہوت و مدہوش ہو جاتا ہے یہی انتہا ہے لذت عشاق کی ؎

آمد خبرے ز آمد او ۔۔۔ من بعد خبر نماند ما را

ذرہ از جلوۂ خورشید چہ اظہار کند ؎ رفتیم از خویش ندانم بچہ آئین آمد

؎

شرقنی غربنی ۔۔۔ اخرجنی عن وطنی

فاذا تغیبت بدا ۔۔۔ وان بدا غیبنی

یہ جو کچھہ ہمنے اسجگہہ ذکر کیا ہے یہ تو تفکر ہے عمارت باطن مین تاکہ شخص متفکر صالح قرب و وصال کا ہو جائے ورنہ جب ساری عمر اوسکی اسی اصلاح نفس مین برباد گئی تو پھر وہ تنعم بالقرب کب حاصل کرے گا فالفناء فی الواحد الحق ھو غایة مقصد الطالبین ومنتھی نعیم الصدیقین ف متنزہ ہونا صفات مہلکات سے ایسا ہے جیسے کہ نکلنا عورت کا عدت سے نکاح مین اور اتصاف بصفات منجیات و سائر طاعات ایسا ہی جیسے

کہ ارتسم پر استہ ہونا زوجہ کا واسطے لقاء زوج کے سوا اگر ساری عمر بہی سنورنے مین گذر گئی تو
یہ ایک حجاب ہوا لقاء محبوب سے اسیطرح طریق دین کو سمجھنا چاہیئے اگر اہل مجالسہ سے ہی اور
اگر بندہ نابکار بدکردار ہے کہ بے مارے پیٹے ٹھونکے نہین ڈرتا ہے اور اجرت عمل کی طمع
رکھتا ہے تو پہر بدن کو اعمال ظاہرہ کی تعب مین ڈالنا کیا ضرور ہے کہ اسصورت مین درمیان
اسکے اور درمیان دل کے ایک پردہ پڑا ہوا ہے پس اگر حق عمل بجا لا چکا ہے تو اہل جنت مین
ہوا لکن وہ لوگ اور ہین جو کہ لایق ہمنشینی کے ہین ؎

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن		کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

یہ اسلئے کہ اگر اللہ تعالی جنت و نار کو پیدا نکرتا تب بہی وہ مستحق عبادت کا تہا اور ہم مستحق عبودیت
کے تہے لکن یہ شہود ہر شخص کو نہین ہوتا ہے اسی وجہ سے اکثر لوگ تنعم بالقرب سے محروم
ہین **ف** جب مجال فکر کا ان علوم معاملہ مین پہچان لیا گیا تو اب بندہ کو یہ چاہیئے
کہ اس فکر کو صبح و شام اپنی عادت کرلے اور اپنی اون صفات نفس سے جو کہ اوسکو اللہ
سے دور ڈالتی یا نزدیک کرتی ہین غفلت اختیار نکرے بلکہ ایک جریدہ مین جملہ صفات مہلکات
و جملہ صفات منجیات اور جملہ معاصی و طاعات کو لکہہ رکھے اور ہر دن اوپر اپنے نفس کو عرض
کیا کرے منجملہ مہلکات کے اوسکو نظر کرنا دس چیزون مین کفایت کرتا ہے اگر ان اشیا سے
سلامت رہا تو سب سالم ہوا ؎

فان تنج منھا تنج من ذی عظیمۃ		والا فانی لا اخالک ناجیا

وہ دس چیزین ہلاک کرنے والی یہ ہین ا بخل ۲ کبر ۳ عجب ۴ ریا ۵ حسد ۶ شدت
غضب ۷ حرص طعام ۸ حرص جماع ۹ حب مال ۱۰ حب جاہ منجیات مین سے بہی دس
چیزین اختیار کرلے وہ یہ ہین ۱ پشیمانی گناہون پر ۲ صبر کرنا بلا پر ۳ رضا بالقضا ۴ شکر
کرنا نعمت پر ۵ اعتدال خوف و رجا کا ۶ زہد دنیا مین ۷ اخلاص اعمال مین ۸ حسن
خلق ساتہ خلق کے ۹ اختیار کرنا حب خدا کا ۱۰ خشوع کرنا واسطے اللہ کے فہلذا

عشرون خصلۃ عشرۃ مذمومۃ وعشرۃ محمودۃ آن مذموات مین سے جب کسی
ایک ذمیمہ کو ترک کر چکے تو اوسپر اندر جریدہ کے ایک خط مار دے اور اللہ کا شکر بجالائے کہ
اوس نے مجھکو اس ایک صفت مہلکہ سے نجات دی اب اوس مین فکر کرنا چھوڑ دے اور
سمجھ لے کہ مجھمین یہ بات تمام نہین ہوئی مگر اللہ کی توفیق و اعانت سے اگر وہ مجھکو سپرد
میرے نفس کے کر دیتا تو مین ہرگز ایک اقل رذائل کے محو کرنے پر قدرت نہین رکھتا تھا
اب نو خصلت باقی پر چلے اور اسیطرح ایک ایک کو اون مین سے بریاضت و مجاہدہ محو کرکے
ہر ایک پر جریدہ مین خط کھینچتا جاوے یہانتک کہ ان سب خصال پر خط محو مار دے پھر اسیطرح
مطالبہ نفس کا ساتھ اتصاف بالمنجیات کے کرے جب ایک صفت کے ساتھ متصف ہو جاوے
جیسے توبہ و ندم تو اوسپر خط کھینچ دے پھر باقی خصال کے ساتھ مشغول ہو وھذا ایحتاج
الیہ المرید المتشمر اور جو لوگ صالحین مین گنے جاتے ہین اونکو یہ چاہیے کہ وہ اپنے
جرائد مین معاصی ظاہرہ کو لکھ رکھین جیسے اکل شبہ و غیبت و نمیمہ و ثنا علی النفس و افراط
عداوت و موالات و مداہنت با خلق کیونکہ اکثر صلحا ان معاصی جوارح سے جدا نہین ہوتی
ہین حالانکہ جبتک انسان کے جوارح گناہ سے پاک و منزہ نہین ہوتے ہین تبتک
مشغول ہونا اوسکا عمارت قلب و تطہیر باطن مین ممکن نہین ہو سکتا ہے بلکہ ہر فریق مردم
پر ایک نوع معصیت کی غالب ہی رہتی ہے اسلئے اوسکا تفقد کرنا اور اوسمین تفکر بجالانا ضروری
باطن کے معاصی ساتھ ہین اور اعضا کے معاصی چارسو ایک کتاب زواجر ان سبکی تعداد
پر مشتمل ہے پھر جو گناہ دلکے ہین اونکا وبال نسبت گناہ اعضا کے زیادہ تر ہے **ف**
عالم کو چاہیے کہ فکر اوسکی تفطن ہین ان خفایاے صفات کی اپنے دل سے ہو اور طریق
خلاص کا اونسے استنباط کرے وھذہ وظیفۃ العالم المتقی رہے ہمسے لوگ سو اونکو
یہ چاہیے کہ اونکی فکر تقویت ایمان یوم الحساب پر زیادہ ہو سلف صالحین اگر ہم کو
دیکھتے تو قطعًا یہ بات کہتے کہ ان ھولاء لا یومنون بیوم الحساب کیونکہ ہمارے

اعمال اون لوگون کے سے اعمال نہین ہین جو جنت و نار پر ایمان لائے اور یقین رکھتے
ہین اسلئے کہ جو شخص کسی شی سے ڈرتا ہے تو وہ اوس شئے سے بہاگتا ہے او جو شخص
کسی شئے کا امیدوار ہوتا ہے تو وہ اوس شئے کی طلب کرتا ہے اور ہمکو معلوم ہے کہ بہاگنا
آگ سے یون ہی ہوتا ہے کہ جملہ شہوات و شبہات حرام و معاصی کو ترک کر دے حالانکہ
ہم ان امور مین غرقاب ہین اور طلب کرنا جنت کا اسیطرح ہوتا ہے کہ نوافل طاعات کی
کثرت ہو حالانکہ ہم اداے فرائض مین مقصر ہین تو ہمکو ثمرہ ہمارے علم کا یہی حاصل ہوا کہ
لوگ حرص علے الدنیا و تکالب علی الدنیا مین ہماری پیروی کرین اور یہ بات کہی جاے
کہ اگر یہ کام برا ہوتا تو علما اوسکے ترک کرنے کے ساتھہ نسبت ہمارے احق و اولیٰ ترہین
وہ تو ضرور یہی ایسے کامون سے اجتناب کرتے سو کاش ہم عوام ہی کی طرح ہوتے
کہ جب ہم مرجاتے تو ہمارے گناہ بھی ہمارے ساتھہ مرجاتے فما اعظم الفتنۃ التی تعرضنا
لہا لو تفکرنا فنسأل اللہ ان یصلحنا و یصلح بنا و یوفقنا للتوبۃ قبل ان یتوفانا
انہ الکریم اللطیف بنا المنعم علینا الغرض مجاری افکار علما و صلحا کے علم معاملہ مین
یہ ہین جو کہ اسجگہہ ذکر کئے گئے پہر جب اہل علم اس سے فارغ ہو جاتے ہین تو اون کا
التفات طرف اونکے نفس کے منقطع ہو جاتا ہے اور وہ طرف تفکر کے جلال و عظمت الٰہی
مین ترقی پاکر متنعم بمشاہدۂ رب العزت بعین قلب ہو جاتے ہین اور یہ بات تمام نہین
ہوتی ہے مگر بعد انفکاک کے جمیع مہلکات سے اور بعد اتصاف کے ساتھہ جمیع منجیات کے اور
اگر کوئی شئے پہلے اس سے ظاہر ہوتی ہے تو وہ مدخول معلول مکدر منقطع و ضعیف ہوتی ہے
جیسے برق خاطف کہ اوسکو کچھہ ثبات و دوام نہین ہوتا ہے یا جیسے وہ عاشق کہ اوسکو
معشوق کے ساتھہ تخلیہ حاصل ہوا لکن نیچے اوسکے کپڑون کے سانپ بچہو ہین جو کہ اوسکو
یکے بعد دیگرے کاٹتے ہین اس سبب سے لذت مشاہدہ کی اوسپر منغص و بے مزہ ہو جاتی
ہے اور کوئی طریق اوسکے لئے کمال تنعم مین بجز اسکے نہین ہوتا ہے کہ وہ سانپ بچہو اوسکے

کپڑون مین سے نکال باہر کیئے جاوین سو یہ صفات مذمومہ بمنزلہ عقارب وحیات کے ہین اور یہ سب موذیات و مشوشات ہین اندر قبر کے انکا ڈسنا عقارب وحیات کے ڈسنے سے بہی بڑہکر ہوتا ہے فهذا القدر كاف فى التنبيه على مجارى فكر العبد فى صفات نفسه المحبوبة والمكروهة عند ربه تعالى انتهى وبالله التوفيق -

باب اول بیان مین مہلکات کے

اس باب مین دس فصلین ہین ہر فصل مین ذکر ایک صفت مہلکہ کا ہے اس باب مین اگرچہ ہمارا رسالہ لسان العرفان بغایت نافع و مفصل ہے لکن اسجگہہ بیان ان مہلکات کا دوسری شان پر کیا جاتا ہے وہ بیان واسطے اہل علم و ایقان کے ہے جنکا حوصلہ واسطے دریافت کرنے مقاصد اعلی کے گنجایش تمام رکھتا ہے اور یہ بیان واسطے اون لوگون کے ہے جو کم ہمت کم استعداد ہین اور فرصت نظر کی کتب مطولہ مین نہین رکہتے ہین واللہ المستعان -

فصل اول بیان مین صفت بخل کے

اللہ تعالی نے فرمایا ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله هو خيرا لهم بل هو شر لهم سيطوقون ما بخلوا به يوم القيامة یعنے بخیل لوگ یہ خیال نکرین کہ یہ مال جو اللہ نے اونکو دیا ہے یہ کچہہ اونکے لئے بہتری ہے بلکہ بدی ہے یہ مال دن قیامت کے اونکے گلے کا ہار ہوگا اور فرمایا الذين يبخلون ويأمرون الناس بالبخل ويكتمون ما آتاهم الله من فضله یعنے خود بہی بخل کرتے ہین اور دوسرونکو بہی بخل کرنا سکہاتے ہین اور مال کو چہپا کر رکہتے ہین راہ خدا مین صرف نہین کرتے اور فرمایا واما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى فسنيسره للعسرى وما

یغنی عنہ مالہ اذا تردی یعنے جسنے بخل کیا اور بے نیاز ہوا اور نیکی کو جھٹلایا ہم اوسکو مشکل مین ڈالدینگے اور اوسکا مال جبکہ وہ ہلاک ہوگا کچھہ اوسکے کام نہ آویگا اور فرمایا ما اغنی عنہ مالہ وما کسب یعنے کچھہ کام نہ آیا اوسکو مال اوسکا اور جو کچھہ کہ اوسنے کمایا تھا یہ اسلئے کہ مالدار کو اپنے مال پر گھمنڈ ہوتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ مین دولتمند ہون روپیہ خرچ کرکے سب مطلب اپنے پورے کر سکتا ہون حالانکہ یہ خیال اوسکا باطل ہے جب تقدیر پلٹتی ہے تو مال کا خرچ کرنا کچھہ کام نہین آتا بلکہ وہی مال اوسکے لئے جنجال و وبال ہوجاتا ہے ولا ینفع ذا الجد منک الجد یہ حال تو دنیا مین ہوا اور آخرت مین جزا بخل کی بہت سخت و درشت ہے اللہ نے فرمایا والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباھھم وجنوبھم وظھورھم ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون مراد کنز سے وہ مال ہے جسکی زکوۃ نہین دی جاتی ہے اور جسکی زکوۃ دیگئی وہ کتنا ہے ہوا اوسکا کچھہ ڈر نہین ہے لوگ اس خیال سے بخل کرتے ہین کہ مال کم ہوجائیگا یہ نہین جانتے کہ زکوۃ سے مال بڑھتا ہی گھٹتا نہین ہے

	زکوۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا		چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور

قال تعالی ومن یوق شح نفسہ فاولئک ھم المفلحون یعنے جو کوئی بچا بخل نفس سے وہ اچھا رہا سستا چھوٹا حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا ہے اول صلاح ھذہ الامۃ الیقین والزھد واول فسادھا البخل والامل رواہ البیھقی فی شعب الایمان یعنے پہلے درستی اس امت کی یہ ہے کہ امر آخرت وعقبی پر ایمان لائے یقین کرے اور دنیا مین بے رغبت ہوا اور پہلی خرابی اس امت کی یہ ہے کہ کنجوس ہوا اور آرزو رکھے طول امل کا سبب غفلت ہے سرعت قیامت صغرے وکبرے سے اور بخل حب دنیا سے پیدا ہوتا ہے حب دنیا سر ہے ساری خطاؤنکا ابو ہریرہ نے رفعا

کہا ہے مامن یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدھما اللھم اعط منفقاً خلفاً ویقول الآخر اللھم اعط ممسکاً تلفاً متفق علیہ وروی ابن حبان والطبرانی بنحوہ یعنے ہر دن صبحکو دو فرشتے اوترتے ہین ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو عوض دے دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کا مال تلف کر اس حدیث کا مصداق بہت جگہہ دیکھا گیا اسما رضے فرمایا تہا انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک ولا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت متفق علیہ ورواہ ابوداود ایضاً یعنے خرچ کر اور مت گن کہین اللہ تجہپر نہ گنے اور بند کرکے مت رکہہ کہ اللہ تجہپر بند کردے دئے جا جہانتک تجہسے بنے اس حدیث مین بی بیون کو بخل کرنے سے منع کیا ہے کیونکہ مردون کی نسبت عورتون کو غالبا کنجوسی زیادہ ہوا کرتی ہے اس مین اسطرف بھی اشارہ ہے کہ بخل کی جزا کم رزقی ہے جسطرح کہ انفاق کی جزا ادرار رزق ہے رضخ سے مراد ذراسی چیز ہے جیسے ٹکرا روٹی کا یا دانہ کہجور کا یعنے دینے مین یہ شرم نکرے کہ اتنی سی بے حقیقت شی کیا دون بلکہ دئے جائے گو حقیر و قلیل ہو حدیث ابو امامہ مین رفعاً آیا ہے یا ابن آدم ان تبذل الفضل خیر لک وان تمسکہ شر لک ولا تلام علی کفاف وابدأ بمن تعول رواہ مسلم وزاد الترمذی فی الیہ العلیا خیر من السفلی یعنے جو تیری حاجت سے زیادہ ہو وہ تو خرچ کر کہ یہ تیرے لئے بہتر ہے اور جو تو خرچ نکرے گا اور روک رکہے گا تو یہ تیرے لئے برا ہے ہان قدر کفاف پر کچہہ اولا ہنا نہین ہے عیال سے شروع کر اوپر کا ہاتہہ بہتر ہے نیچے کے ہاتہہ سے یہ حدیث یہ بات سمجہاتی ہے کہ اگر کفایت سے زیادہ نہین ہے تو امساک کرنا داخل بخل نہین اور خرچ کرنے مین پہلے اپنے عیال پر صرف کرے پہر غیر پر اول خویش بعدہ درویش حاجت ہر شخص کی جدا جدا ہوتی ہے امیر کا حال دوسرا ہوتا ہے اوسکے لئے بہت سا مال بھی تہوڑا ہے اور فقیر کا حال اور ہوتا ہے اوسکے لئے تہوڑا مال بہی بہت ہوتا ہے سمجہدار دوراندیش

آدمی تفاوت مراتب کا اور مقدار انفاق و امساک کا سمجھہ لیتا ہے منذری نے
کہا ہے الکفاف ما کف عن الحاجۃ الی الناس مع القناعۃ لا یزید علی قدر
الحاجۃ والفضل ما زاد علی قدر الحاجۃ ؎

حرص قانع نیست بیدل ورنہ اسباب جہان	اانچہ من درکار دارم اکثرش درکار نیست

ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہین مثال بخیل و متصدق کی ایسی ہے جیسے دو مرد لوہے کی زرہ
پہنے ہوئے ہون اونکے دونون ہاتھہ سینہ و گلو تک بندہ گئے متصدق جب صدقہ
دیتا ہے تو اوسکے ہاتھہ کھل جاتے ہین اور بخیل جب کچھہ دینا چاہتا ہے تو ہاتھہ اوسکے
چپک جاتے ہین اور ہر حلقہ اپنی جگہہ کو پکڑ لیتا ہے متفق علیہ منذری کہتے ہین
المتفق کلما انفق اتسعت علیہ النعم وسبغت ووفرت حتی تستر ہ سترا کاملا
شاملا والبخیل کلما اراد ان ینفق منعہ الشح والحرص وخوف النقص فہو
یمنعہ یطلب ان یزید ما عندہ وان تتسع علیہ النعم فلا تتسع ولا تستر
منہ ما یروم سترہ واللہ سبحانہ اعلم حدیث جابر مین فرمایا ہے بچو شح یعنے بخل
سے شح نے ہلاک کیا اونکو جو تمسے پہلے تھے اونسے خونریزی کرائے حرام چیزون کو
حلال ٹہیرا دیا رواہ مسلم یعنے یہ بخل کچھہ نرا گناہ لازمی نہین ہے بلکہ اس سے دوسرون
کو بھی بلا لگتی ہے بخیل کسیکو قتل کرتا ہے کسی حرام کو حلال سمجھہ لیتا ہے ابو ہریرہ
کہتے ہین ایک شخص نے کہا اے رسول خدا کس صدقہ کا اجر بہت بڑا ہی فرمایا تو صدقہ
دے اور ہو تو صحیح شحیح فقر سے ڈرتا ہو غنا کی امید رکہتا ہوا اور دیر نکر کہ جب جان
گلے مین آئے تب تو کہے کہ فلان کا اتنا اور فلان کا اتنا ہے وہ تو اوس فلان کا
ہو ہی چکا ہے متفق علیہ اس حدیث مین جسطرح فضیلت ہے انفاق کی اسیطرح ذم
ہے بخل کی کہ بخیل مرتے دم تک خرچ نہین کرتا ہے جب مرنے لگتا ہی تب مال کی تقسیم مین
لگتا ہے حالانکہ اگر وہ اسوقت تقسیم نکرتا تب بھی ورثہ کی قسمت ہی مین جاتا اور اگر

مرنے سے پہلے راہ خدا مین صرف کرجاتا تو یہ مال خود اسکے کام آتا

برگ عیشی بگور خویش فرست	کس نیارد ز پیس تو پیش فرست

ابو ذر کہتے ہین کہ مین حضرت کے پاس گیا آپ سایۂ کعبہ مین بیٹھے تھے مجھکو دیکھ کر فرمایا
هم الاخسرون ورب الکعبۃ یعنے عرض کیا کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون کون
لوگ بڑے نقصان مین ہین فرمایا جو بڑے مالدار ہین مگر جسنے دیا سامنے اور پیچھے اور
داہنے بائین سے وقلیل ما هم یعنے ایسے لوگ تھوڑے ہین متفق علیہ ہر چہار جانب
سے دینا کنایہ ہے سخاوت و عدم بخل سے ولہذا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے سخی قریب
ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگون سے دور ہے آگ سے بخیل دور ہے
اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگون سے قریب ہے آگ سے جاہل سخی دوست
تر ہے اللہ کو عابد بخیل سے رواہ الترمذی اور حدیث ابو سعید مین کہا ہے آدمی اگر اپنی
حیات مین ایکدرم صدقہ دے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ سو درہم وقت موت کے
صدقہ کرے رواہ ابو داود دوسرا لفظ ابو سعید کا رفعا یہ ہے دو خصلتین ہین
جو مومن مین جمع نہین ہوتین بخل و بدخلقی رواہ الترمذی اور حدیث ابوبکر صدیق
مین کہا ہے داخل نہوگا جنت مین مکار اور بخیل اور منت رکھنے والا رواہ الترمذی
ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے سب سے زیادہ بدتر خصلت آدمی مین شح هالع وجبن
خالع ہے یعنے حرص بخل و شدت جبن رواہ ابو داود دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے کہ
شح وایمان جمع نہین ہوتا ہے یعنے یا تو ایمان ہی ہوگا تو سخاوت کریگا یا بخیل ہوگا
تو ایمان وارنہ ٹھہریگا ضدان لا یجتمعان حدیث طویل ابو ہریرہ مین قصہ ابرص و اقرع
و اعمی کا آیا ہے یہ تینون بنی اسرائیل مین تھے اللہ تعالی نے ایک فرشتہ بھیجکر اون کا
امتحان لیا ابرص نے لون حسن و جلد حسن اور شتر یا گاؤ کا سوال کیا اور اقرع نے
شعر حسن اور ذہاب قذر اور گاؤ کا سوال کیا اعمی نے آنکھین اور بکریان مانگین سبکو

عافیت اور مال ملا ہر ایک کے پاس ایک ایک جنگل شتر و گاو و گوسفند کا ہو گیا پہر فرشتہ
نے ہر ایک کے پاس اوسیکی اگلی صورت مین آکر کہا کہ مین ایک مرد مسکین ہون اللہ نے
تجہکو یہ دیا وہ دیا تو مجہے اتنا دے کہ مین اپنا سفر پورا کرون ابرص نے کہا حقوق بہت
ہین اوسنے کہا مین تجہکو پہچانتا ہون تو ابرص تہا یہ مال اللہ نے تجہکو دیا ہے کہا نہین
مین تو اسکا وارث آبا و اجداد سے ہوا ہون فرشتے نے کہا اگر تو جہوٹا ہو تو اللہ تجہکو
پہر ویسا ہی کر دے بعدہ اقرع کے پاس گیا اوسنے بہی اسی طرح کہا فرشتے نے کہا اگر تو جہوٹا
ہو تو اللہ پہر تجہکو ویسا ہی کر دے پہر اندہا بن کر پاس اعمی کے آیا اور کہا جسنے تجہکو آنکہین
دی ہین اوسکے نام پر مانگتا ہون اتنا دے کہ مین سفر سے گہر تک پہنچ جاؤن اوسنے کہا
کہ ہان اللہ ہی نے میری بینائی پہیر دی ہے تو جتنا چاہے لیلے اور جتنا چاہے چہوڑ دے
واللہ مین آجکے دن کسی چیز مین بخل نکرون گا فرشتے نے کہا امسک مالک فانما ابتلیتم
فقد رضی عنک وسخط علی صاحبیک متفق علیہ بطولہ یعنے تو اپنا مال رکہہ تم سب
کا امتحان ہوا اللہ تجہسے راضی رہا اور تیرے دونون یارون سے ناخوش ہوا حدیث دلیل
ہے اسبات پر کہ اللہ سخاوت و شکر سے راضی ہوتا ہے اور بخل و کفران نعمت سے ناراض
بخل و ناشکری کرنے سے ابرص و اقرع مسخوط خدا ٹہیرے اور سخاوت و شکرگذاری سے
اعمی محبوب ہوا غرضکہ وہ دونون اللہ کے ناشکر نکلے اللہ کی نعمت کا انکار کیا بخل کیا
بات بنائی جہوٹ بولے یہ اندہا شکرگزار نکلا اللہ کی نعمت کا مقر ہوا سخاوت کی سچ
بولا حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کیا نہ بتاؤن مین تمکو کہ بہت بد درجہ لوگون مین
کون شخص ہے کہا ہان فرمایا الذی یسأل باللہ ولا یعطی بہ رواہ احمد یعنی وہ شخص
جو اللہ کا نام لیکر مانگے اور اوسکو کچہہ نہ ملے معلوم ہوا کہ جب کوئی یون مانگے کہ للہ مجہکو
کچہہ دو تو اوسکو ضرور کچہہ دے اگرچہ شے حقیر ہو ورنہ وہ بڑا بخیل ٹہریگا اور یہ محروم
سب سے زیادہ کمدرجہ ہوگا کیونکہ اوسنے اللہ کے نام مبارک کی کچہہ قدر و قیمت

نہ سمجھے حالانکہ جو کچھہ اوسکے پاس ہے وہ سب اللہ ہی کا دیا ہوا ہے اور اب بھی اللہ ہی
کی ملک ہی پہر اوسکے نام پر نہ دینا اور اس درجہ بخل کرنا اگر شقاوت نہین ہے تو پہر کیا ہے
اور یہ سائل اسلیئے نہایت کم درجہ ٹہیرا کہ سوال کرنا حرام تہا اسنے سوال کیا اور وہ بھی
اللہ کے نام سے لینے کچھہ قیمت اپنے معبود کی نہ سمجھی کہ ایک ادنے کے سامنے اوسکو شفیع
بنا کر لے گیا اوسپر بھی محروم رہا ابوہریرہ رفعًا کہتے ہین سخا ایک درخت ہے جنت مین
جو کوئی سخی ہوتا ہے وہ ایک شاخ اوسکی پکڑیگا وہ شاخ اوسکو نہ چھوڑے گی یہانتک
کہ جنت مین لیجائیگی اور بخل ایک درخت ہی اگ مین جو کوئی بخیل ہوگا وہ اوسکی ایک شاخ
پکڑے گا وہ شاخ اوسکو نچھوڑے گی یہانتک کہ آگ مین لیجائے گی رواہ البیہقی فی
شعب الایمان بلال کہتے ہین حضرت نے فرمایا یا بلال مت فقیرا ولا تمت غنیا مینے
عرض کیا یہ کیونکر فرمایا جو تجھکو ملے اوسکو مت چھپا رکھہ اور جب تجھسے کوئی مانگے
تو منع مت کریئے کہا کیف لی بذلک فرمایا ھو ذاک او النار رواہ الطبرانی وابو الشیخ
والحاکم وقال صحیح الاسناد وعندہ قال لی الق اللہ فقیرا ولا تلقہ غنیا و
الباقی بنحوہ اس حدیث مین مبالغہ فرمایا ہے نفی بخل مین اور ترغیب شدید دی ہے
سخا پر ان آیات واحادیث کے مقابلہ مین وہ آیات و حدیث ہین جنمین فضیلت انفاق
وسخا و ایثار کے آئی ہے لکن وہ اسجگہہ مقصود نہین کیونکہ مطلوب دور کرنا رذیلہ
بخل وشح وامساک کا ہے نہ ثابت کرنا فضیلہ سخا کا دعار ماثور مین آیا ہے اللھم انی
اعوذ بک من البخل حکایت زمانہ حضرت مین ایک رونے والے ایک شہید پر روئے
اور کہا واشہیداہ فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا کہ وہ شہید ہوا ہے شاید اوس نے
کوئی بات بیفائدہ کہی ہو یا بخل کیا ہو علی مرتضیٰ کہتے ہین اللہ دشمن رکھتا ہے بخیل کو
اوسکی حیات مین اور سخی کو وقت اوسکے موت کے عمر بن عبد العزیز کی بہن نے کہا
اف ہے بخیل کو اگر بخل پیرہن ہوتا تو مین ہرگز اوسکو نہ پہنتی اگر رستہ ہوتا تو ہرگز اوس

راہ پر چلتی بشر نے کہا البخیل لا غیبة له یہ اسلئے کہ حضرت نے فرمایا تھا الا اذا البخیل پہر کہا کہ دیکھنا طرف بخیل کے دلکو سخت کرتا ہے ملاقات بخیل کی مومن کے دل پر ایک کرب ہوتی ہے **حکایت** یحیےٰ علیہ السلام نے ابلیس کو دیکھا کہا مجھے بتا کہ تو کسکو بہت دوست رکھتا ہے اور کسکو بڑا دشمن جانتا ہے کہا مجھکو مومن بخیل بہت محبوب ہے اور فاسق سخی بہت دشمن کہا کیون کہا اس لئے کہ بخیل کے بخل نے مجھکو کفایت کی اور فاسق سخی سے مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہین اللہ اوسکے سخا پر اوسکو قبول نکرلے پہر پیٹھہ پہیر کر چلدیا اور کہا لولا انک یحیی لما اخبرتک یعنی اگر تو یحیےٰ نہوتا تو مین کبھی تجھکو یہ بات نہ بتاتا سعدی رحمہ اللہ تعالے نے کہا ہے

اگر چہ زخ گردد بکام بخیل	ور اقبال باشد غلام بخیل
وگر در کفش گنج قارون بود	وگر تا فلکش سر بی مسکون بود
نیرزد بخیل آنکہ نامش بری	وگر رو نگارش کند چاکری
مکن التفاتے بمال بخیل	ببر نام مال و منال بخیل
بخیل ار بود زاہد بحر و بر	بہشتی نباشد بحکم خبر
بخیل ار چہ باشد توانگر بمال	بخواری چو مفلس خورد گوشمال
سخیان ز اموال بر میخورند	بخیلان غم سیم و زر میخورند

باب ہشتم گلستان مین کہا ہے مال از بہر آسایش عمر ست نہ عمر از بہر گرد کردن مال عاقلے را پرسیدند نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکہ خورد و کشت و بدبخت آنکہ مرد و ہشت

مکن نماز بران ہیچکس کہ ہیچ نکرد	کہ عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد

حکمت موسےٰ علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ احسن کما احسن اللہ الیک نشنید عاقبتش شنیدی

آنکس کہ بدینار و درم خیر نیندوخت | سرعاقبت اندر سر دینار و درم کرد
خواہی متمتع شوی از نعمت دنیا | باخلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

حکمت دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفایدہ کردند یکے آنکہ اندوخت و نخورد دیگر آنکہ آموخت و نکرد حکمت جوانمرد کہ بخورد و بدہد بہ از عابدی کہ بہرد و بنہد

فصل دوم بیان مین کبر کے

قال تعالی ولا تصعر خدک للناس ولا تمش فی الارض مرحا ان اللہ لا یحب کل مختال فخور یعنے لال نکر اپنا گال واسطے لوگون کے اور مت چل زمین مین اتراتا اللہ دوست نہین رکھتا ہر کسی اترانے ناز کرنے والے کو وقال تعالی اس آیت مین منع کیا ہے اعراض عن الناس سے بطور تکبر کے اور عجب سے بھی نہی فرمائی ہے تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین یعنے آخرت کا گہر اون لوگون کے لئے ہے جو ارادہ علو و فساد کا زمین مین نہین رکہتے مراد اس سے کبر ہے اور فرمایا ساصرف عن ایاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق یعنے ہم پہیر دینگے اپنی آیتون سے اون لوگون کو جو ناحق زمین مین تکبر کرتے ہین معلوم ہوا کہ اہل کبر آیات خدا سے مصروف ہوتے ہین یہ دلیل ہے اونکے بے ایمان ہونے پر وقال تعالی کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار اسیطرح مہر لگا دیتا ہے اللہ ہر دل متکبر ستمگار پر معلوم ہوا کہ متکبرون کے دل پر اللہ کی طرف سے مہر لگ جاتی ہے کوئی وعظ اون مین اثر نہین کرتا وقال تعالی وخاب کل جبار عنید یعنے زیان کار رہا ہر تکبر و عناد کرنے والا اور فرمایا انہ لا یحب المستکبرین یعنے دوست نہین رکہتا ہے اللہ تکبر کرنے والون کو

قال تعالی لقد استکبروا فی انفسہم وعتوا عتوا کبیرا تکبر کیا اونہون نے اپنے جی مین اور سخت سرکش ہو گئے اور فرمایا ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین جو لوگ تکبر کرتے ہین میری عبادت کرنے سے وہ داخل ہونگے جہنم مین عنقریب ذلیل ہوکر قرآن عظیم مین مذمت کبر کی بہت آئی ہے اور حضرت نے حدیث حارثہ بن وہب مین فرمایا ہے کیا خبر ندون مین تمکو اہل جنت کی ہر ضعیف متضعف ہو اگر قسم کھالے اللہ پر تو اللہ اوسکو سچا کردے کیا خبر ندون مین تمکو اہل نار کی ہر جفاکار غلیظ طبع متکبر ہی متفق علیہ معلوم ہوا کہ انجام کبر کا آخرت مین دوزخ ہے ابن مسعود کا لفظ رفعاً یہ ہے لا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر. رواہ مسلم نجائیگا جنت مین ہر وہ کوئی جسکے دل مین برابر ایکدانہ رائی کے کبر ہوگا دوسرا لفظ انکا یون ہے کہ داخل نہوگا بہشت مین وہ شخص جسکے دل مین برابر ایکذرہ کے کبر ہوگا رواہ مسلم اسی حدیث مین تفسیر کبر کی مرفوعا یون آئی ہی الکبر بطر الحق وغمط الناس رواہ مسلم یعنے کبر یہ ہے کہ حق کو رد کرے اور لوگون کو حقیر رکھے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی تین شخص ہین کہ اللہ دن قیامت کو اونسے نہ بات کریگا نہ اونکو پاک کریگا نہ اونکی طرف دیکھیگا بلکہ اونکے لئے عذاب الیم ہوگا ایک شیخ زانی دوسرا بادشاہ جھوٹا تیسرا عیالدار مستکبر رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کبریا میری چادر ہی عظمت میری ردا ہی جو کوئی کسی ایک چیز مین بہی ان دونون چیزونمین سے مجھسے جھگڑیگا مین اوسکو آگ مین ڈالونگا یا اندر آگ کے پھینکدونگا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ کبر خصائص رب العزت سے ہی بندہ اوس مین کبھی طمع نکرے ○

مر او را رسد کبریا و منی		کہ ملکش قدیم ست و ذاتش غنی

سلمہ بن الاکوع رفعاً کہتے ہین لا یزال الرجل یذہب بنفسہ حتی یکتب فی الجبارین فیصیبہ ما اصابہم رواہ الترمذی یعنی ہمیشہ آدمی اپنے نفس کو

بڑہائے جاتا ہے یہانتک کہ جبار دن مین لکہہ لیا جاتا ہے پہر جو بلا اونکو پہونچی تہی وہی بلا اسکو پہونچتی ہی عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے رفعًا کہا ہے یحشر المتکبرون امثال الذر یوم القیامة فی صور الرجال یغشاهم الذل من کل مکان یساقون الی سجن فی جهنم یسمی بولس تعلوهم نار الانیار یسقون من عصارة اهل النار طینة الخبال رواه الترمذی واللفظ له وقال حدیث حسن والنسائی یعنے تکبر کرنے والے قیامت مین چونٹیون کی شکل مین حشر کیے جائینگے ہر طرف سے اونکو خواری گہیرے گی اونکو طرف ایک قید خانہ کے ہانکین گے جسکا نام بولس ہے اوپر سب سے بڑی آگ چڑہی گی اونکو نچوڑ دوزخیون کا پلایا جائیگا یعنے پیپ اور زرد آب اس حدیث مین بیان ہے اہل کبر کی سزا جزا کا عیاذًا باللہ عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہا اے لوگو تم خاکساری کرو مینے حضرت کو سنا ہے فرماتے تہے جو کوئی خاکساری کرتا ہے واسطے اللہ کے اللہ اوسکو بلند رتبہ کر دیتا ہے وہ اپنے نفس مین چہوٹا اور لوگون کی آنکہون مین بڑا ہوتا ہے اور جو کوئی تکبر کرتا ہے اللہ اوسکو گہٹا دیتا ہے وہ لوگون کی آنکہون مین صغیر اور اپنے نفس مین کبیر ہوتا ہے یہانتک کہ وہ اونکے نزدیک کتے اور سور سے بہی ذلیل وحقیر تر ہو جاتا ہے رواہ البیہقی فی شعب الایمان یہ ایسی بات ہے کہ اسکا تجربہ ہر زمان و مکان مین موجود ہے متکبر ہمیشہ نزدیک خلق کے حقیر و ذلیل و خوار و زار سمجہا جاتا ہے اور متواضع و خاکسار ہمیشہ مکرم و معظم و محترم رہتا ہے حدیث عیاض بن حمار مین فرمایا ہے اللہ نے مجکو وحی کی ہے کہ تم خاکساری کرو یہانتک کہ کوئی شخص کسی شخص پر فخر نکرے رواہ مسلم و ابوداؤد و ابن ماجة فخر کرنا داخل کبر ہے ثوبان نے رفعًا کہا ہے جو شخص مرگیا اور وہ کبر و غلول و دین سے بری تہا وہ جنت مین جائیگا رواہ الترمذی واللفظ

له والنسائی وابن ماجة وابن حبان وقال الحاکم صحیح علی شرطهما ابو سعید
خدری کا لفظ یہ ہی من تکبر علی الله درجة یضعه الله درجة حتی یجعله فی اسفل سافلین
الحدیث رواه ابن ماجة وابن حبان یعنے جو کوئی اللہ پر ایکدرجہ تکبر کرتا ہی اللہ
اوسکو ایکدرجہ گہٹا دیتا ہے یہانتک کہ اوسکو اسفل سافلین یعنے جہنم کی تہ مین رکہتا ہے
ابن مسعود کہتے ہین من تطاول تعظیما یخفضه الله رواه الطبرانی یعنے جو کوئی
تعظیم کی راہ سے بلند ہوتا ہے تو اللہ اوسکو پست کر دیتا ہے ابن عمر رفعًا کہتے ہین
تم ہجو کہرے آدمی مین کبر ہوتا ہے اور اوسپر ایکہی عبارت ہے رواه الطبرانی ورواته
ثقات معلوم ہوا کہ کبر فعل قلب ہی محتاج آدمی مین کبھی تکبر ہوتا ہے حدیث جابر
مین فرمایا ہے بہت دور مجہسے نشست مین دن قیامت کے متفیہق یعنے متکبر لوگ
ہونگے رواه الترمذی واحمد والطبرانی اور حدیث حذیفہ مین فقط متکبر کو
شر عباد اللہ کہا ہے رواه احمد ابو سعید خدری رفعًا کہتے ہین جنت ونار مین حجت
ہوئی نار نے کہا مجہمین جبارین متکبرین ہونگے بہشت نے کہا مجہمین ضعفا مسلمین ہونگے
اللہ نے دونون کے بیچمین یہ فیصلہ کیا کہ اے جنت تو میری رحمت ہے مین جسکو چاہونگا
تجہسے رحمت کرون اور اے دوزخ تو میرا عذاب ہے مین جسکو چاہون تجہسے عذاب
کرون مجہپر تم دونون کا بہرنا واجب ہی رواه مسلم معلوم ہوا کہ تکبر والے جہنم مین
جاینگے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من
الکبر کبه الله لوجهه فی النار رواه احمد ورواته رواة الصحیح یعنے اللہ تکبر
کرنے والے کو اوندہے منہہ آگ مین ڈالیگا اگرچہ برابر ایکدانہ رائی کے کبر رکہتا ہوگا
عقبہ بن عامر کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ جو مرا اور اوسکے دل مین برابر دانہ رائی کے کبر تہا
اوسکے لئے جنت حلال نہین ہوتی نہ وہ جنت کی ہوا پاتا ہے اور نہ اوسکو دیکہیگا رواه
احمد بسند ضعیف ابن عمر نے رفعًا کہا ہے تمسے پہلے ایک شخص اپنی ازار کہینچکر اتراتا

چلتا تها وه زمین مین دہس گیا قیامت تک زمین مین دهستا چلا جائیگا رواه البخاری والنسائی وغیرهما ابو سعید خدری کا لفظ یه ہے که ایک آدمی تمسے پہلے دو چادر سبز مین اتراتا چلتا تها الله نے زمین کو حکم دیا که اوسکو پکڑلے اوسنے پکڑلیا اب وه زمین مین دہستا چلا جاتا ہے قیامت تک رواه احمد والبزار باسانید احدهما صحیح بهم فی الصحیح جابر کا لفظ یه ہے ایک شخص ایک حله سرخ مین ناز سے چلتا تها اور اتراتا جاتا تها الله نے اوسکو زمین مین دہسا دیا وه قیامت تک دهستا چلا جائیگا رواه البزار ورواته رواة الصحیح ابو ہریره کا لفظ یه ہے که ایک شخص اپنے حله مین اپنے نفس پر اتراتا چلتا تها سر مین کنگهی کئے ہوئے تها اتنے مین الله نے اوسکو زمین مین خسف کردیا وه قیامت تک خسف ہوتا رہیگا رواه البخاری ومسلم ابن عمر رفعًا سمعًا کہتے ہین من تعظم فی نفسه واختال فی مشیته لقی الله تبارک وتعالی وهو علیه غضبان رواه الطبرانی وقال صحیح علی شرط مسلم یعنے جو کوئی اپنے نفس مین بڑا اور اپنی چال مین نازان ہوگا وه الله سے ایسی حال مین ملیگا که الله اوس پر غضبناک ہوگا معلوم ہوا که عمده لباس پہنکر ناز نخرے سے چلنا اور اپنی جان کو بڑا اور دوسرون کو حقیر جاننا موجب خسف وعذاب کا ہے الله نے فرمایا ہے انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا یعنے تو جو اترا کر چلتا ہے سو تو کچه زمین کو پهاڑ نڈالیگا اور نه طول مین پہاڑون تک پہنچیگا حدیث ابو موسے مین فرمایا ہے جہنم مین ایک بیابان ہے اوسکو ہبہب کہتے ہین الله پر حق ہے که ہر جبار عنید کو اوس مین ساکن کرے رواه ابو یعلی والطبرانی وقال الحاکم صحیح الاسناد وہب کہتے ہین الله نے جب جنت کو بنایا تو فرمایا که تو حرام ہی ہر متکبر پر **حکایت** مصعب بن زبیر نے احنف بن قیس سے کہا تها مجهے آدمی پر تعجب آتا ہے تکبر کرنے سے که دو بار تو وه جائے بول سے نکلا ہے پهر جبار آسمان کا معارضه کرتا ہے۔

از شکم تا بکنار آمده ✽ از رہ بول دو بار آمده

محمد بن حسین بن علی کہتے ہین جسکے دل مین جتنا کبر آتا ہے اوتنی ہی عقل اوسکی جاتی رہتی ہے سلیمان سے پوچہا تہا وہ کون گناہ ہے جسکے ہوتے ہوئے کوئی نیکی بکار آمد نہین ہوتی کہا کبر بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اسباب کبر کے سات ہین ایک علم دوسرا عمل تیسرا النسب وحسب چوتہا جمال پانچوان مال چہٹا قوت وشدت البطش ساتوان کثرت اتباع وانصار ان اسباب کی تفصیل ہمنے کتاب مکارم الاخلاق مین لکہی ہے یہ خلق مذموم ہر شخص مین ہوتا ہے کم کوئی اس عادت سے خالی رہتا ہے اسلئے اسکا دور کرنا فرض لازم ہے یہ ازالہ نری تمنا سے حاصل نہین ہوتا بلکہ معالجہ واستعمال ادویہ قامعہ سے میسر آتا ہے سعدی رہ نے فرمایا ہے ✽

تکبر مکن زینہار اے پسر ✽ کہ روزے زدستش درآئی بسر
تکبر زدانا بود ناپسند ✽ غریب آید این معنے از ہوشمند
تکبر بود عادت جاہلان ✽ تکبر نیاید ز صاحبدلان
تکبر عزازیل را خوار کرد ✽ بزندان لعنت گرفتار کرد
کسے را کہ خصلت تکبر بود ✽ سرش پر غرور از تکبر بود
تکبر بود مایۂ مدبرے ✽ تکبر بود اصل بدگوہرے

فصل سوم بیان مین عجب کے

قال تعالیٰ لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین قوم نے یہ بات قارون سے کہی تہی کیونکہ اوسکو اپنے خزانون پر ناز تہا اور فرمایا ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا اسکو بطور انکار کے عجب پر ذکر کیا ہے اور فرمایا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا معلوم ہوا کہ عجب عمل مین بھی ہوتا ہے حدیث انس مین

فرمایا ہے لو لو تذ نبوا لخشیت علیکم ما ھو اکبر منہ العجب رواہ البزار باسناد
جید یعنے عجب گناہ سے بہی بڑہ کر ہے ابو ہریرہ کا لفظ رفعا یہ ہے باز رہین لوگ فخر کرنے
سے ساتہہ باپ دادون کے جو مر گئے ہین وہ تو کوئلے ہین جہنم کے یا خوار تر ہین اللہ پر
جعل سے جو لڑکاتا ہے چرکین کو اپنی ناک سے اللہ تم سے فخر و کبر جاہلیت کو دور کر دیا ابتو
مومن تقی ہے یا فاجر شقی سب لوگ اولاد آدم ہین اور آدم مٹی سے بنائے گئے ہین رواہ
ابو داود والترمذی واللفظ لہ وقال حدیث حسن معلوم ہوا کہ باپ دادون پر اترانا
داخل عجب ہے مفاخرت و خیلا سے عجب حاصل ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے تین چیزین
مہلکات ہین ایک شح مطاع دوسری ہوا ے متبع تیسرے عجب کرنا آدمی کا اپنے نفس
پر اور ابو ثعلبہ سے فرمایا تہا کہ جب دیکھے تو ان تین چیزون کو تو لازم پکڑ اپنی جان کو
ابن مسعود نے کہا ہے ہلاک دو چیزون مین ہے ایک ناامیدی خدا سے دوسرے عجب کرنا اللہ
نے فرمایا ہے فلا تزکوا انفسکم تم اپنی جان کو بہتر نکہو یعنے جب کوئی عمل خیر تمسے ہو تو یہ
نکہو کہ ہمنے یہ کیسا اچہا کام کیا مطرف نے کہا اگر مین ساری رات سوتا رہون تو یہ دوست
تر ہے مجہکو کہ مین ساری رات عبادت کرون اور صبح کو معجب اوٹہون **حکایت**
بشر بن منصور نے لمبی نماز پڑہی ایک آدمی اونکو دیکہہ رہا تہا بعد نماز کے اوس سے
کہا تو عجب نکرنا ابلیس نے مدت دراز تک ہمراہ ملائکہ کے عبادت کی تہی پہر اوسکا انجام
جو ہوا وہ معلوم ہے عائشہ سے پوچہا تہا آدمی برا کب ہوتا ہے کہا جب آپکو اچہا سمجہے
عجب سے کبر پیدا ہوتا ہے اور وہ ایک سبب ہے منجملہ اسباب کبر کے اور جب یہ عجب
ساتہہ اللہ کے ہوتا ہے تو آدمی اپنے گناہون کو بہول جاتا ہے اور تفقد ذنوب سے
بے نیاز ہو جاتا ہے اور جو گناہ اوسکو یاد ہوتے ہین اون کو حقیر سمجہتا ہے نہ کبیرا اسلیے
کچہہ تدارک اونکا نہین کرتا اور عبادت و عمل کرنے کی منت اللہ پر رکہتا ہے اور اللہ
کی نعمت کو فراموش کرتا ہے جب عجب آتا ہے تو آفات عجب سے بالکل اندہا ہو جاتا ہے

اوسکی سعی برباد جاتی ہے کیونکہ جب عمل خالص نہوا تو وہ بیکار ٹھرتا ہے تفقد اعمال
کا وہی شخص کرتا ہے جسکو خوف دامنگیر حال ہوتا ہے اور معجب اپنی نفس ورای
پر مغتر ہے اور اللہ کے مکر و عذاب سے امن مین ہوگیا ہے وہ آپکو نزدیک خدا کے
صاحب رتبہ سمجھتا ہے اور بسبب عمل کے خدا پر منت رکھتا ہے اور آپ اپنی تعریف
کرتا ہے اور کسی کی وعظ پر کان نہین رکھتا اور جو اوس سے زیادہ عالم ہے اوس سے
سوال کرنے کو عیب جانتا ہے اور اپنی رائے و تدبیر پر نازش کرتا ہے اگرچہ وہ رائے
اوسکی خطا ہوا اور غیر کو بنظر جہل دیکھتا ہے انا ولا غیری کا ڈنکا بجاتا ہے اور ہمچون
دیگرے نیست کہنے لگتا ہے اسباب عجب کے وہی ہین جو اسباب کبر کے ہین غرضکہ فخر
و ناز کرنا کسی بات پر اور اترانا کسی وصف پر جیسے مال و جمال و قوت و نسب و حسب
و کثرت اولاد و خدم و غلمان و رائے خطا و غیرہا پر داخل عجب ہے۔

فصل چہارم بیان مین ریا کی

قال تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء اور
فرمایا کالذی ینفق مالہ رئاء الناس اور فرمایا یراؤن الناس ولا یذکرون
اللہ الا قلیلا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے ان اللہ لا ینظر الی صورکم
واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم رواہ مسلم اللہ نہین دیکھتا ہے
تمہاری صورتون اور مالون کو وہ تو تمہارے دل اور اعمال کو دیکھتا ہے یعنی اسکی
نظر دل پر پڑتی ہے کہ دل مین یقین و صدق و اخلاص ہے یا قصد ریا و سمعہ ہے
اور اعمال پر نظر پڑتی ہے کہ صالح ہین یا فاسد اوسکو کچھہ غرض اس سے نہین ہے کہ
تم گورے ہو یا کالے اور تمہارا مال کم ہے یا زیادہ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعًا
یہ ہے اللہ نے فرمایا مین بڑا غنی ہون شریکون مین شرک سے جسنے شریک کیا کسی

عمل مین میرے غیر کو تو مین اوسکو مع اوسکے شرک کے چھوڑ دیتا ہون وفی روایۃ انا منہ بری ھو للذی عملہ یعنی مین اوس سے بیزار ہون وہ عمل اوسیکے لیے ہو جسکے لیئے اوسنے کیا ہے رواہ مسلم کتاب مکارم الاخلاق مین کہا ہے کہ اس حدیث سے استدلال ہو سکتا ہے منع تصور شیخ پر وقت مراقبہ کے کیونکہ یہ تصور مثل ریا کے ایک شرک خفی ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا مراد شرک سے اس آیت مین ریا ہی ابو سعید بن ابی نفضالہ رفعا کہتے ہین اللہ تعالی قیامت مین لوگون کو اوسدن جمع کریگا جسکے ہونے مین کچھ شک و شبہہ نہین ہے پہر ایک منادی ندا کریگا کہ جسنے کسی عمل مین کسی کو شریک کیا ہو وہ اپنا ثواب غیر اللہ سے مانگے کیونکہ اللہ شرکا مین سب سے زیادہ غنی تر ہے شرک سے رواہ احمد حدیث انس مین رفعا آیا ہے کہ کافی ہی آدمی کو اتنی برائی کہ دین یا دنیا مین انگشت نما ہو مگر جسکو اللہ بچائے رواہ البیہقی فی شعب الایمان معاذ بن جبل رفعا کہتے ہین ان یسیر الریاء شرک رواہ ابن ماجۃ والبیہقی یعنی ذرا سی ریا بہی شرک ہوتی ہے شداد بن اوس کا لفظ رفعا یہ ہے کہ جسنے نماز پڑہی دکہانے کو اوسنے شرک کیا جسنے روزہ رکہا دکہانے کو اوسنے شرک کیا جسنے صدقہ دیا دکہانیکو اوسنے شرک کیا رواہ احمد یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ ہر عبادت مین ریا کو دخل ہے اور ریا شرک ہی بعض اہل علم نے کہا ہے کہ شرک کے ستر دروازے ہین اونمین سے ایک ریا بہی ہے جسطرح کہ بدعت کے بہتر دروازے ہین اون مین سے ایک بدعت حسنہ بہی ہے ابو سعید خدری کہتے ہین ایکدن ہم ذکر دجال کا کر رہے تھے کہ اتنے مین حضرت آئے فرمایا کیا خبر دون مین تمکو اوس چیز کی جسکا ڈر ہے مجکو تم پر مسیح دجال سے بھی بڑہ کر ہمنے کہا ہان فرمایا الشرک الخفی ان یقوم الرجل فیصلی فیزید صلاتہ لما یری من نظر رجل رواہ ابن ماجۃ یعنی کسی شخص کے دیکہنے کی وجہ

سے نماز زیادہ کردے کہ یہ شرک خفی ہے حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ ریا کا فتنہ دجال
کے فتنہ سے بھی زیادہ تر خوفناک ہی حدیث محمود بن لبید مین فرمایا ہے اخوف ما اخاف
علیکم الشرک الاصغر قالوا یا رسول اللہ وما الشرک الاصغر قال الریاء
رواہ احمد یعنے بڑا ڈر مجکو تمپر چھوٹے شرک کا ہے کہا وہ کیا ہے فرمایا ریا بیہقی نے اس
روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اللہ تعالی دن جزار عمل کے فرمائیگا کہ جاؤ تم
پاس اونکے جنکو تم دنیا مین دکھاتے تھے دیکھو تمکو اونکے پاس کیا جزار و خیر ملتی ہے مین
کہتا ہون بیان ریا کا اور ذکر اوسکے علاج کا احیاء العلوم سے بہتر کسی دوسری کتاب
مین نہوگا دقائق و مداخل اس صفت مہلکہ کے بے نہایت ہین مختصر علاج یہ ہے کہ انسان
اپنے حسنات کو اسطرح چھپاے جسطرح کہ کوئی اپنی سیئات کو مخفی رکھتا ہے حدیث
طویل ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ اللہ تعالی دن قیامت کے شہید و قاری و عالم
و مالدار ریاکار کو قائل کرکے حکم دیگا کہ اونکو منھہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ مین
ڈالدو رواہ مسلم والنسائی والترمذی وحسنہ وابن حبان بطولہ اور حدیث
ابی بن کعب مین فرمایا ہے جو کوئی کام آخرت کا واسطے دنیا کے کرتا ہے اوسکا حصہ
آخرت مین کچھہ نہوگا رواہ البیہقی واحمد وابن حبان وقال الحاکم صحیح الاسناد ابوہند داری
سمعاً رفعاً کہتے ہین من قام مقام ریاء وسمعة راءی اللہ بہ یوم القیامة وسمع
رواہ احمد باسناد جید والبیہقی والطبرانی یعنے جو کوئی عمل دکھانے سنانے کو
کرتا ہے اللہ تعالی دن قیامت کو اوسے دکھائے سنائیگا یعنے رسوا و فضیحت کردیگا
حدیث ابوہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ تم پناہ مانگو جب الحزن سے کہا وہ کیا ہے فرمایا ایک
جنگل ہے جہنم مین خود جہنم اوس سے ہر دن سو بار پناہ مانگتی ہے پوچھا اوس مین
کون لوگ جائینگے فرمایا جو اپنے اعمال دکھانے کو کرتے ہین رواہ الترمذی وقال
غریب ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے اعدّ للقراء المرائین باعمالھم حدیث محمود بن لبید

مین فرمایاہے بچو تم شرک سرائرسے پوچھا وہ کیاہے فرمایا آدمی کھڑے ہوکر اچھی طرح نماز پڑہی اسلئے کہ لوگ اوسکو دیکھہ رہے ہین سویہ شرک سرائرہے رواہ ابن خزیمہ ٭

کلید در دوزخ ست آن نماز ۔۔۔ کہ در چشم مردم گزاری دراز

ابوموسی اشعری کہتے ہین حضرت نے ایکدن ہمکو خطبہ سنایا فرمایا اے لوگو بچو اس شرک سے کہ یہ رفتار مورچہ سے بہی زیادہ مخفی ترہے کسینے کہا جبکہ وہ ایسا مخفی ہے توہم کسطرح اوس سے بچین فرمایا کہو اللھم انا نعوذ بک من ان نشرک بک شیئًا نعلمہ ونستغفرک مما لا نعلمہ رواہ احمد والطبرانی وزاد ابویعلی یقول کل یوم ثلاث مرات سعدی علیہ الرحمہ نے گلستان مین لکھاہی حکایت زاہدے مہمان پادشاہے بود چون بطعام بنشستند کمتر ازان خورد کہ ارادت او بود چون بنماز برخاستند بیشتر ازان کرد کہ عادت او بود تا ظن صلاح در حق وے زیادت کنند ٭

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابے ۔۔۔ کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان ست

چون بمقام خود آمد سفرہ خواست تا تناول کند پسرے داشت صاحب فراست گفت اے پدر چرا در مجلس سلطان طعام نخوردی گفت در نظر ایشان چیزے نخوردم کہ بکار آید گفت نماز راہم قضا کن کہ چیزے نکردی کہ بکار آید ٭

اے ہنرہا نہادہ برکف دست ۔۔۔ عیبہا برگرفتہ زیر بغل
تاچہ خواہی خریدن اے مغرور ۔۔۔ روز درماندگی بسیم دغل

حکایت عابدے را پادشاہے طلب کرد اندیشید کہ داروئے بخورم تا ضعیف شوم تا مگر اعتقادے کہ در حق من دارد زیادت کند آوردہ اند کہ داروی قاتل بود بخورد و بمرد ٭

چون بندہ خدائے خویش خواند ۔۔۔ باید کہ بجز خدا نداند

فصل پنجم بیان مین حسد کے

حسد کہتے ہین تمنای زوال نعمت کو صاحب نعمت سے خواہ وہ نعمت دین مین
ہو یا دنیا مین قال تعالی ام یحسدون الناس علی ما آتاھم الله
من فضله کیا وہ حسد کرتے ہین لوگون پر جو دیا ہے اللہ نے اونکو اپنے فضل سے
مال ہو یا کمال اور فرمایا ومن شر حاسد اذا حسد معلوم ہوا کہ شر حسد لائق پناہ
مانگنے کے ہوتا ہے حدیث انس مین فرمایا ہے لا تباغضوا ولا تحاسدوا متفق علیہ
یعنے تم آپس مین بغض وحسد نکرو آبو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ بچو تم حسد سے حسد کہا
جاتا ہے نیکیون کو جسطرح کہ آگ لکڑی و گھانس کو کہا جاتی ہے رواہ ابو داود
دوسرا لفظ یہ ہے لا تنافسوا متفق علیہ تحاسد و تنافس ایک چیز ہے زبیر کا لفظ یہ ہے
حضرت نے فرمایا دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء ہی الحالقة
لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین رواہ احمد والترمذی والبزار
باسناد جید والبیہقی یعنے اگلی امتون کا روگ تم مین بھی گھس گیا وہ حسد و
بغض ہے یہ دشمنی کچھ موے سر کو نہین مونڈتی ہے بلکہ دین کو مونڈتی ہے حدیث
انس مین فرمایا ہے کاد الحسد ان یغلب القدر رواہ البیہقی یعنے لگتا ہے
کہ حسد تقدیر پر بھی غالب آجاے آبو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے لا یجتمع فی جوف
عبد الایمان والحسد رواہ ابن حبان والبیہقی یعنے مومن کے اندر ایمان
وحسد جمع نہین ہوتا دو مین سے ایک ہی چیز ہوگی آنس نے رفعاً کہا ہے الحسد
یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب الحدیث رواہ ابن ماجة والبیہقی
ضمرہ بن ثعلبہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا لا یزال الناس بخیر ما لم یتحاسدوا
رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات یعنے لوگ خیریت سے رہین گے جبتک کہ آپس مین

حسد نکرینگے معلوم ہوا کہ جب حسد آئیگا خیریت جاتی رہیگی عبد اللہ بن بسر کا لفظ رفعاً یہ ہی لیس منی ذو حسدٍ ولا نمیمةٍ ولا کہانةٍ ولا انا منہ رواہ الطبرانی یعنے حاسد و تمام وکہان نہ میری ہین اور نہ مین اونکا ہون کعب کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو فساد چہوڑ دینے سے دو گرگ کے گلہ گوسفند مین نہین ہوتا ہے وہ بگاڑ حرص مال اور حسد سے مسلمان کے دین مین ہوتا ہے رواہ رزین ابن عمر نے کہا ہے کہ حضرت سے پوچہا تہا کون شخص افضل ہے فرمایا ہر مخموم القلب صدوق اللسان کہا ہم صدوق اللسان کو تو پہچانتے ہین مخموم القلب کون ہوتا ہے فرمایا تقی نقی جسکے اندر نہ اثم ہو نہ بغی نہ غل نہ حسد رواہ ابن ماجة باسناد صحیح والبیہقی حسن مرسلا کہتے ہین بدلا میری امت کے جنت مین کچہہ بسبب کثرت نماز و روزہ و صدقہ کے نجائینگے لکن اللہ کی رحمت و سخاوت النفس و سلامت صدور کی وجہ سے داخل بہشت ہونگے رواہ ابن ابی الدنیا سعدی رح گلستان مین لکہتے ہین حکایت سرہنگ زادہ را دیدم بر در سرای اغلمش کہ عقل و کیاستے و فہم و فراستے زائد الوصف داشت ہم از عہد خُردی آثار بزرگی در ناصیۂ او پیدا فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد کہ جمال صورت و معنی داشت و خردمندان گفتہ اند توانگری بدل است نہ بمال و بزرگی بعقل ست نہ بسال ابنای جنس او بر منصب او حسد بردند و بخیانتے متہم کردند و در کشتن او سعی بیفایدہ نمودند ملک پرسید کہ موجب خصمی ایشان در حق تو چیست گفت در سایۂ دولت خداوندی ہمگنان را راضی کردم مگر حسودان کہ راضی نمی شوند الا بزوال نعمت من و دولت و اقبال خداوندی باقی باد ؎

توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے		حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست
بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست		کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست

مین کہتا ہون یہی حال بعینہ میرا اس شہر مین ہوا ہے کسیکو ناراض نہ کہا کسی د

تظلم دراز نکیا لکن اہل حسد کو پوچ موج میرا جوکہ میرے ارادت سے بھی نہ تہا پسند نہ آیا یہانتک کہ اظہار تحاسد کرکے زمین امن کو دشت فتن بنا دیا وکان ذلك فی الکتاب مسطورا لکن للہ در الحسد ما اعدله بدا بصاحبه فقتله میرے حساد بھی اپنی مراد کو اب تک نہین پہونچے ہین اون سبکو ظاہرا و باطنا حلیہ عقل ودین سے عاری پاتا ہون ؎

شور بختان بآرزو خواہند	مقبلان را زوال نعمت وجاہ
گر نبیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چنان	کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

حکمت سعدی مین لکہا ہے حسود از نعمت حق بخیل ست کہ بندہ بیگناہ را دشمن میدارد ؎

الا تا نخواہی بلا بر حسود	کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست
چہ حاجت کہ با وی کنی دشمنی	کہ ویرا چنان دشمن اندر قفاست

فصل ششم بیان مین غضب کے

ابوہریرہ کہتے ہین ایک شخص نے کہا اے رسولخدا مجھے وصیت کرو فرمایا لا تغضب تو خشمناک نہوا کر اوسنے بار بار یہی سوال کیا آپنے ہربار یہی فرمایا کہ غصہ نکیا کر رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے کہ پہلوانی کچہ پچھاڑ دینا نہین ہے پہلوان وہ ہے جو وقت غصے کے اپنی جان کا مالک ہو متفق علیہ حدیث عطیہ بن عروہ مین فرمایا ہی غضب طرف سے شیطان کے ہے اور شیطان آگ سے بنا ہے آگ کو پانی سے بجھاتے ہین تم مین جب کسیکو غصہ آوے تو وضو کرے رواہ ابوداود ابوذر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ تم مین جب کوئی غصہ کرے اور وہ کہڑا ہو تو بیٹھہ جاوے اگر غصہ جاتا رہی تو خیر ورنہ

لپٹ جائے رواہ احمد والترمذی ابن عمر رفعاً کہتے ہین نہین پیا بندہ نے کوئی گھونٹ جو
افضل ہو نزدیک خدا کے غصہ کے گھونٹ سے جسکو اللہ کے لئے پی جاتا ہے رواہ احمد
ابن عباس نے تفسیر کریمہ ادفع بالتی ھی احسن مین کہا ہے کہ مراد اس سے صبر کرنا وقت
غضب کے اور عفو کرنا وقت بے ادبی کے ہے لوگ جب ایسا کرینگے تو اللہ اونکو بچائیگا
اور دشمن اونکے لئے زیر ہو جائیگا گویا وہ کوئی دوستدار قریب ہو رواہ البخاری تعلیقا
حدیث بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ مین رفعاً آیا ہے کہ غضب ایمان کو ایسا تباہ کردیتا ہے
جیسے کہ ایلوا شہد کو بگاڑ دیتا ہے رواہ البیہقی حدیث انس مین فرمایا ہے من کف
غضبہ کف اللہ عنہ عذابہ یوم القیامۃ ومن اعتذر الی اللہ قبل اللہ
عذرہ رواہ البیہقی یعنے جو کوئی اپنے غصے کو روک لیگا اللہ اوس سے دن قیامت
کے اپنے عذاب کو روک لیگا اور جو کوئی اللہ سے عذر کرتا ہے تو اللہ اوسکے عذر کو
قبول فرما لیتا ہے ابن عمر نے حضرت سے پوچھا تھا مجھکو کون چیز اللہ کے غضب سے دور
کرتی ہے فرمایا تو غضب نکر رواہ احمد وابن حبان ابو الدردا کہتے ہین ایک شخص
نے حضرت سے کہا مجھے ایسا کام بتاؤ جو جنت مین لیجائے فرمایا تو غضب نکر تیرے لئے
جنت ہے رواہ الطبرانی باسناد صحیح ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے وہ پہلوان نہین جو
لوگون پر غالب ہو پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب ہو رواہ ابن حبان
حدیث طویل ابو سعید خدری مین فرمایا ہے بنی آدم کئی طرح پر بنائی گئے ہین کوئی اون مین
بطی الغضب سریع الفئی ہے کوئی سریع الغضب سریع الفئی ہے فتلک بتلک اور کوئی
سریع الغضب بطی الفئی ہے انمین بہتر وہ شخص ہے جسکو دیر مین غصہ آئے اور جلد جاتا رہے
اور برا وہ شخص ہے جسکو جلد غصہ آئے اور دیر مین جائے غضب ایک چنگاری ہے دل
مین آدمی کے تم نہین دیکھتے کہ آنکھین لال ہو جاتی ہین اور رگین پھول جاتی ہین جو شخص
ذرا سا بھی غصہ پائے وہ زمین سے چپک جائے رواہ الترمذی وقال حدیث

حدیث معاذ بن انس رضی اللہ عنہ مین مرفوعاً کہا ہے من کظم غیظا وھو قادر علی ان ینفذہ دعاہ
اللہ سبحانہ علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ من الحور العین ما شاء رواہ ابو داؤد
والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ یعنے باوجود قدرت کے غصہ روکنے والے کو سارے
اہل حشر کے روبرو اختیار دینگے کہ جون سی حور چاہے پسند کر لے حدیث سلیمان بن صرد
مین علاج غصہ کا یہ آیا ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے رواہ الشیخان
سعدی رحمہ نے گلستان مین لکہا ہے حکایت پادشاہے را شنیدم کہ بکشتن اسیرے
اشارت کرد بیچارہ دران حالت نومیدی بزبانے کہ داشت ملک را دشنام دادن
گرفت وسقط گفتن ملک پرسید چہ میگوید یکے از وزراے نیک محضر گفت ای خداوند
ہمیگوید والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس ملک را رحمت آمد واز سر خون او
در گذشت انتہی

فصل ششم بیان مین حرص طعام کے

قال تعالی کلوا واشربوا ولا تسرفوا یعنے کہاؤ پیو لیکن اسراف نکرو کہ بہت
کہاؤ اور عمدہ کہاؤ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے المسلم یاکل فی معاً واحد والکافر
فی سبعۃ امعاء رواہ مالک والشیخان وابن ماجۃ یعنے مسلمان ایک آنت مین
کہاتا ہے اور کافر ساتہہ آنتون مین بخاری مین آیا ہے ایک شخص بہت کہاتا تہا وہ مسلمان
ہوگیا کم کہانے لگا اوسپر حضرت نے یہ حدیث فرمائی مسلم مین آیا ہے کہ ایک کافر حضرت کا مہمان ہوا
اوسکو ایک بکری کا دودہ دوہکر پلایا پہر دوسری تیسری بکری کا یہانتک کہ وہ ساتہہ بکریون کا دودہ
پی گیا صبح کو مسلمان ہوگیا اوسکو پہر ایک بکری کا دودہ پلایا دوسرے کا ہسکا نہ پی سکا
فرمایا ان المومن لیشرب فی معاً واحد والکافر یشرب فی سبعۃ امعاء رواہ
مالک والترمذی بنحوہ یعنے مسلمان ایک آنت مین پیتا ہے اور کافر ساتہہ آنتون مین

مقدام بن معدیکرب نے رفعًا کہا ہے نہین بہرکیا آدمی نے کوئی برتن بدتر شکم سے ابن
آدم کو چند لقمے جو اوسکی پشت کو سیدہا رکہین بس ہین پہر اگر بے کہائے نہ بنے تو ایک
تہائی طعام کے لئے اور ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس کے لئے کافی ہے
رواہ الترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وابن حبان ابی جحیفہ کہتے ہین مین گوشت
روٹی کہا کر پاس حضرت کے گیا مجہکو ڈکار آئی فرمایا یا ہذا اکفف من جشائک فان اکثر
الناس شبعًا فی الدنیا اکثرہم جوعا یوم القیامۃ رواہ البزار والحاکم
وقال صحیح الاسناد لکن اسکی سند ضعیف ہے ہان بزار کی سند جید ہے یعنے دنیا
مین جو زیادہ شکم سیر ہے وہ قیامت مین زیادہ گرسنہ ہوگا اسکو ترمذی نے ابن عمر
سے بھی روایت کیا ہے اور حسن نے بھی کہا ہے ابن عباس کا لفظ رفعًا یہ ہے ان
اہل الشبع فی الدنیا ہم اہل الجوع غدا فی الآخرۃ رواہ الطبرانی باسناد
حسن عایشہ کہتی ہین پہلے بلا جو اس امت مین نکلے بعد حضرت کے پیٹ بہر کر کہانا ہے
قوم کے جب پیٹ بہر گئے اور بدن موٹے ہوئے تو اونکے دل ضعیف ہوگئے اور شہوت
زیادہ ہوئی رواہ البخاری فی کتاب الضعفاء وابن ابی الدنیا جعدہ نے کہا
حضرت نے ایک شخص کلان شکم کو دیکہا فرمایا لو کان ہذا فی غیر ہذا لکان خیرا لک
رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی باسناد جید والحاکم والبیہقی حدیث ابو ہریرہ
مین فرمایا ہے قیامت کے دن ایک بڑے لنبے اکول شروب آدمی کو لاوینگے وہ نزدیک
اللہ کے برابر ایک پر پشہ کے نہوگا تم چاہو تو یہ آیت پڑہو فلا نقیم لہم یوم القیامۃ وزنا
رواہ البیہقی واللفظ لہ والشیخان باختصار علی مرتضے کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم
آج بہتر ہو یا کل بہتر ہوگے جبکہ تمہارے سامنے صبح وشام گوشت روٹی رکابی بہر بہر کر
لائی جائیگی اونہون نے کہا ہم اوسدن بہتر ہونگے ہمکو فرصت عبادت کی ملیگی فرمایا
نہین بلکہ تم آج بہتر ہو رواہ الترمذی بطولہ وحسنہ حضرت عایشہ نے کوفہ کہا کہ

ایکدن مین دوبارہ کہایا فرمایا یا عایشۃ اما تحبین ان یکون لک شغل الا جوفک الاکل فی الیوم مرتین من الاسراف واللہ لایحب المسرفین رواہ البیہقی یعنے اے عایشہ تو کیا یہی چاہتی ہے کہ تجہے سوا پیٹ کے اور کچہہ شغل نہو ایکدن مین دوبارہ کہانا اسراف ہی اور اللہ اسراف کرنے والون کو دوست نہین رکہتا ہے انس بن مالک کا لفظ رفعًا یہ ہے من الاسراف ان تاکل کلما اشتہیت رواہ ابن ماجۃ والبیہقی والحاکم وحسنہ غیرہ یعنے ہر خواہش کی چیز کہانا داخل اسراف ہی حدیث ابوبرزہ مین فرمایا ہے مجہے ڈر لگتا ہے تمپر شہوات غی کا تمہاری شکمون اور تمہاری شرمگاہون مین رواہ احمد والطبرانی والبزار و بعض اسانید ھم رجالہ ثقات عمر بن خطاب نے جابر بن عبداللہ کو دیکہا کہ گوشت لیے جاتے ہین کہا تم مین کوئی اپنے ہمسایہ اور ابن عم کے لیے اپنے شکم کو بہوکا نہین رکہتا یہ آیت تمسے کدہر چلی گئی اذھبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا رواہ البیہقی حلیمی کہتے ہین یہ وعید اگرچہ واسطے کفار کے ہے لکن جو لوگ طیبات مباحہ مین غرقاب رہتے ہین تو اونکے نفس کو بہی عادت میل کیطرف دنیا کے ہو جاتی ہے یہانتک کہ بہر خلاف اپنی عادت کے نہین کر سکتے تو ایسی صورت مین اگر یہ بات اونپر لکہی جائے تو کیا دور ہے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رفعًا کہتے ہین کلوا واشربوا وتصدقوا مالم یخالطہ اسراف ولا مخیلۃ رواہ النسائی وابن ماجۃ ورواتہ محتج بہم یعنے کہاؤ پیو کہلاؤ جب تک کہ اسراف و اترانا نہو معاذ بن جبل کو جب طرف یمن کے بہیجا فرمایا ایاک والتنعم فان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین رواہ احمد والبیہقی ورواۃ احمد ثقات یعنے بچ چین اوڑانے سے اللہ کے بندے چین نہین اوڑاتے ہین حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے بدترین میری امت کے وہ لوگ ہین جو چین مین بسر کرتے ہین اونکے بدن بڑہتے ہین یعنے خوب موٹے تازہ فربہ اندام ہین رواہ البزار ورواتہ

ثقات ابو امامہ سے رفعاً مروی ہے کہ کچہہ لوگ میری امت کے طرح طرح کے کہانے پینے کہائینگے اور کپڑے پہنینگے اور باتین بنائینگے وہ بدترین امت ہین رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی ؎

ہرچہ آمد بزبانت گفتے دیگرے را چہ گناہ ست کہ تو		ہرچہ آمد بدہانت خوردے خویش را خویش بدوزخ بردی	

سعدی رح لکہتے ہین حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم سیر و زاہدان سدرمق جوانان تا طبق بر گیرند و پیران تا عرق بکنند اما قلندران چندان بخورند کہ در معدہ جاے نفس نماند و بر سفرہ روزے کس ؎

اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب		شبے زمعدہ سنگی شبے ز دل تنگی

غرضکہ شہوت شکم مہلک انسان ہے اسی شہوت نے آدم و حوا کو بہشت سے نکالکر اس خاکدان فنا مین پہینکا اونکو کہانیسے ایکدرخت خاص کے منع کیا گیا تہا مگر اونکو شہوت غالب ہوئی کہا بیٹھے ساری بُرائیان اونکی اونپر کہل گئین یہ پیٹ ایک چشمہ شہوات و معدن آفات ہے اسکو شہوت جماع لازم ہے پیٹ بہرنے پر یہ سوجہتا ہے کہ بہت سی منکوحہ ہون اور خوب صحبت کیجئے اوسکے بعد مال و جاہ کو دل چاہتا ہے کہ اونکے ذریعہ سے یہ مطلب بخوبی نکلتا ہے اور مال کی کثرت سے طرح طرح کی رعونتین اور حسد پیدا ہوتے ہین اور اسی مال و جاہ کے بدولت ریا و تفاخر و غرور پیدا ہوتا ہے جنسے حقد و حسد و کینہ و دشمنی اوٹھتی ہے پہر یہ نوبت پہنچتی ہے کہ آدمی کشی و نافرمانی و مکروہات و ممنوعات کرنے لگتا ہے یہ سب اسباب کا ثمرہ ہے کہ معدہ کو خالی نرکہا اگر آدمی اپنے نفس کو بہوک سے ذلیل رکہے اور اس تدبیر سے شیطان کے راستے تنگ کردے تو البتہ قدم جادہ طاعت خدا سے نہ اوٹہائیگا اور سرکشی و اترانا پاس نہ پہٹکے گا اور آخرت کو چہوڑ کر بالکل دنیا کا نہوگا اور دنیا کے لئے اتنے جہگڑے و خصومات مول نلیگا بہوک مین دس فائدہ ہین

جنکو غزالی رح نے بیان کیا ہے اور طریق ریاضت کا جس سے شہوت شکم ٹوٹتا ہے
یہ بیان ہمارے رسالہ لسان العرفان مین موجود ہے۔

فصل ہشتم بیان مین حرص جماع کے

حدیث سہل بن سعد مین فرمایا ہے من یضمن لی ما بین لحییہ وما بین جنبیہ اضمن
لہ الجنۃ رواہ البخاری یعنے جو کوئی ضامن ہو میرے لئے زبان وشرمگاہ کا مین ضامن
ہوتا ہون اوسکے لئے بہشت کا مراد اس سے وہ گناہ ہین جو زبان و فرج سے ہوتے ہین
اور عبادہ بن صامت کا لفظ رفعاً یون ہے اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن
لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم احفظوا
فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان
یعنے ضامن ہو تم میرے لئے چھ چیزون کے مین ضامن ہون تمہارے لئے بہشت کا
جب بات کہو سچ بولو وعدہ وفا کرو امانت واپس دو شرمگاہ کو نگاہ رکھو آنکھ کو حرام
سے بند کرو ہاتھ کو روکو یہ حدیثین ہین نہی مین حرص جماع سے آدمی غلبہ وحرص شہوت
جماع سے گناہ مین گرفتار ہو جاتا ہے اور اگر زنا نہین کرتا ہے تو نکاح حلال مین
اسراف کرتا ہے وہ بھی بہتر نہین ہے جبکہ حرص کی راہ سے ہو کیونکہ کثرت امر مباح کی
ادنیٰ حرام مین گرفتار کر دیتی ہے سعدی رح نے گلستان مین خوب کہا ہے

بزرگی دیدم اندر کوہساری	قناعت کردہ از دنیا بغاری
چرا گفتم بشہر اندر نیائے	کہ بارے بندی از دل برکشائی
بگفت آنجا پریرویان نغزند	چو گل بسیار شد پیلان بلغزند

آدمی مین شہوت جماع کی دو کام کیلئے رکھی گئی ہے ایک یہ کہ اس لذت سے لذات آخرت کو

یاد کرے دوسرے یہ کہ نسل باقی رہے مگر اسمین ایسی آفتین ہین کہ اگر آدمی اس شہوت کو روک کر اعتدال پر نہ رکہے تو دین و دنیا دونون کھو بیٹھے گر یہ دیتا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ مین بعض اہل علم نے کہا ہے کہ مراد شدت شہوت جماع ہے اسمین شک نہین کہ جب اس شہوت کا جوش ہوتا ہے تو دو ثلث عقل جاتی رہتی ہے دعا ما ثورہ مین شر منی سے استعاذہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عورتین جال ہین شیطان کی اگر یہ شہوت نہوتی تو ہرگز عورتون کو مردون پر تسلط نہوتا بعض گمراہون کو افراط شہوت سے عشق سوجہتا ہے یہ عشق ایسے آدمی کا کام ہے جسکے دلپر کوئی فکر نہو اس درجہ کے افراط شہوت مذموم اور کمی کا درجہ نامردہنجانے کا ہے وہ بھی مذموم اور اعتدال کا درجہ یہ ہے کہ شہوت مطیع عقل وشرع رہے اور انہین کے بموجب کام کرے اور جب اُنمین زیادتی ہو تو اوسکا توڑنا بہوک اور نکاح سے ہوتا ہے چنانچہ فرمایا ہے یا معشر الشباب علیکم بالباءۃ فمن لم یستطع فعلیہ الصیام فانہ لہ وجاء یعنے اے جوانون تم نکاح کر لو اور جسکو مقدور نکاح کرنے کا نہو تو وہ روزہ رکھے کہ یہ اوسکے لئے خصی ہونا ہی اور یہ حدیث ابن عباس کی من عشق فعف فکتم فمات فہو شہید رواہ الحاکم فی تاریخہ صحیح نہین ہے اسکی سند مین سوید بن سعید منکر ہے **حکایت** سلیمان بن یسار بہت خوبصورت تھے ایک عورت اونکے گہر آئی اور طالب صحبت ہوئی وہ اوسکو گہر مین چہوڑ کر بہاگ گئے راتکو خواب مین حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا کہا آپ یوسف ہین فرمایا ہان مین وہ یوسف ہون کہ جینے ارادہ کیا تہا اور تو وہ سلیمان ہے کہ تو نے ارادہ بھی نکیا قال تعالی ولقد ہمت بہ وہم بہا لولا ان رای برہان ربہ **حکایت** ایکبار یہ مدینہ سے حج کے لئے نکلے مقام ابوا مین ٹہرے ایک بدوی عورت کی نگاہ انکے حسن وجمال پر پڑی وہ عاشق ہو کر پہاڑ سے اوتر کر انکے سامنے آئی خود بھی مہ پارہ تہی کہا مجہے کچہہ دو یہ روٹی دینے لگے اوسنے کہا مین یہ نہین مانگتی صحبت کرنا

چاہتی ہون کہا تجکو شیطان میرے پاس لایا پہر گھٹنون کے اندر سر رکھہ کر خوب روئے وہ اپنا سا منہہ لیکر چلی گئی جب مکہ مین پہنچکر طواف و سعی سے فارغ ہوئے خواب مین اکشخص دراز قد خوب صورت خوشبودار کو لباس فاخرہ پہنے ہوئے دیکہا کہا تم کون ہو کہا مین یوسف ہون پوچہا یوسف صدیق فرمایا ہان کہا آپکا حال ساتہہ زلیخا کے عجیب ہے فرمایا تمہارا حال ساتہہ اوس عورت ابواء والی کے اور بہی زیادہ عجیب ہے یہ ذکر تو اون لوگون کا ہے جو پارسا تہے اسکے قریب وہ شخص ہے جو آنکہہ کی شہوت رانی سے محفوظ رہے کیونکہ زنا کی ابتدا نظر ہی سے ہوتی ہے پہر اگر آنکہہ سے خطا بہی ہوئی اور باوجود قدرت کے آپکو زنا سے بچایا تو یہ بڑے زور آور نہایت توفیق کا کام ہے **حکایت** کوفہ مین ایک جوان نہایت حسین جمیل عابد تہا ایک عورت خوبصورت اوسپر فریفتہ ہوگئی راہ مین سامنے اوسکے بار بار آتی ایکبار اوس سے اظہار حال کیا وہ سنکر جلد بڑہا یا کہ نماز پڑہے کچہہ سمجہہ مین نہ آیا کہ کیا پڑہتا ہے ایک پرچہ کاغذ لیکر لکہا اور گہر سے نکلا دیکہا کہ عورت راہ مین اوسیجگہہ کہڑی ہوئی ہے رقعہ اوسکی طرف پہینک کر اپنے گہر چلا آیا مضمون رقعہ کا یہ تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اے عورت تو آگاہ ہو جا کہ جب بندہ نافرمانی خدا کی کرتا ہے تو وہ بردباری فرماتا ہے جب دوبارہ کرتا ہے تب بہی پردہ پوشی فرماتا ہے پہر جب گناہ کو اپنا شعار کرلیتا ہے تو پہر اوسپر ایسا غضب اوسکا اوترتا ہے جسکو نہ زمین و آسمان اوٹہا سکے اور نہ کوئی پہاڑ و درخت و دد و دام سوا ایسے غضب کی کسکو طاقت ہے مجکو تیری طرف سے یہ آیت کافی ہے وانذرہم یوم الازفة اذ القلوب لدی الحناجر ما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور دیعنے سنادی اونکو خبر اوس نزدیک والے دن کی جب پہنچین گے دل گلون مین گہٹ کر نہین کوئی گناہگارون کا دوست اور نہ کوئی سفارشی جسکی بات مانی جائے وہ جانتا ہے چوری کی نگاہ اور جو چہپا ہے سینون مین وہ عورت بعد چندے پہر آئی اور راہ مین کہڑی ہوئی اسنے دور سے دیکہہ کر گہر لوٹنے

کا ارادہ کیا تا کہ اوسکی صورت نظر آئے اوسنے کہا کیون جاتے ہو آج کے سوا کبھی ملاقات
نہوگی اب خدا ہی کے یہان ملین گے یہ کہکر خوب روئی اور کہا کہ مین خدا سے دعا کرتی ہون
جسکے ہاتھ مین تیرا دل ہے کہ تیری مشکل آسان کرے

آنکہ رخسار ترا رنگ گل و نسرین داد	صبر و آرام تواند بمن مسکین داد

پھر کہا مجھے کچھ وصیت کر کہا یہی وصیت ہے کہ تو اپکو اپنے نفس سے بچاے رکھنا اور یہ آیت
یاد رکھنا وھو الذی یتوفاکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنھار وہ خوب روئی اور گہر
جاکر عبادت مین مصروف رہی اسی رنج مین مرگئی یہ جوان بہی اوسکو یاد کر کے رویا کرتا
کسی نے کہا تم ہی نے تو اوسکو مایوس کیا تہا اب کیون روتے ہو کہا مینے اوسکے طمع کو ذبح
کرڈالا اور اوس سے کنارہ کشی کو اللہ کے یہان ذخیرہ کیا اب یہ شرم آتی ہے کہ کہین
یہ ذخیرہ واپس نہو جائے۔

فصل نہم بیان مین حب مال کے

اللہ تعالی نے فرمایا یا ایھا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن
ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ھم الخاسرون یعنے اے ایمان والو کہین
غافل نکردین تمکو تمہارے مال و اولاد اللہ کی یاد سے اور جسنے یہ کام کیا وہی ٹوٹے مین
آیا اور فرمایا انما اموالکم واولادکم فتنۃ واللہ عندہ اجر عظیم یعنے تمہارے مال
و اولاد خراب کرنے والے ہین اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے اور فرمایا من کان یرید
الحیوۃ الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم وھم فیھا لا یبخسون جو کوئی دنیا
کا جینا اور اوسکی رونق چاہتا ہو ہم اوسکو عمل اوسکے بھر دینگے اوسکو کچھ نقصان
نہوگا اور فرمایا ان الانسان لیطغی ان راہ استغنی آدمی سر چڑہتا ہے اس سے کہ

دیکہے اپکو محفوظ اور فرمایا الہاکم التکاثر غافل کردیا تمکو کثرت مال نے حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہے تعس عبد الدینار وعبد الدرہم وعبد الخمیصة ان اعطی
رضی وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش الحدیث رواہ
البخاری یعنے ہلاک ہو بندہ روپیہ اور کپڑے کا اگر دو تو راضی ہے ند و تو خفا ہی تباہ
و ذلیل ہو وہ اور جب کانٹا لگے تو نکالا نجائے اس حدیث مین جسطرح کہ مال کی مذمت
کی ہے اسیطرح مالدار کے لئے بد دعا بہی کی ہے عمرو بن عوف کا لفظ رفعًا یہ ہی واللہ مجہکو
کچھہ ڈر فقر کا تمپر نہین ہے بلکہ کشایش دنیا کا ڈر ہے جسطرح کہ تمسے اگلون پر وہ کشادہ
کردی گئی تہی سو تم بہی اوس مین رغبت کرو جسطرح کہ اونہون نے رغبت کی تہی پہر تم
ہلاک ہوجاؤ جسطرح کہ وہ ہلاک ہوگئے تہے متفق علیہ اس حدیث کا مصداق اس
امت مین زمانہ مشہود لہ بالخیر کے بعد سے موجود ہے اور اب تو ترقی اوسکی فوق الوصف
ہوگئی ہے یہی وجہ ہمارے ہلاک کی ہے اللهم احفظنا عبد اللہ بن شخیر کہتے ہین مین پاس
حضرت کے گیا آپ الہاکم التکاثر پڑہ رہے تہے فرمایا ابن آدم کہتا ہے مال میرا مال میرا
حالانکہ تیرا مال اوتنا ہی ہے جو تو نے کہا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر ڈالا یا صدقہ
دیکر اپنے لئے رکہا رواہ مسلم حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے الا ان الدنیا ملعونة
ملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم رواہ الترمذی وابن
ماجة یعنے سن رکہو کہ دنیا و ما فیہا سب ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر اور جو کہ اللہ کو دوست ہو
اور عالم یا طالب علم یہ حدیث دلیل ہے مذمت انواع اموال پر اسمین گویا لعنت کی
ہے مال پر جسطرح کہ حدیث ابوہریرہ مین لعنت کی ہے محب مال پر فرمایا ہے لعن
عبد الدینار وعبد الدرہم رواہ الترمذی ـــ ہ

آخر این صفحہ اسود ا میکشد		زر پرستی میکند دل را سیاہ

ابو موسی رفعًا کہتے ہین جسنے دوست رکہا اپنی دنیا کو اوس نے نقصان کیا اپنی

آخرت کا اور جسنے چاہا اپنی آخرت کو اوسنے نقصان کیا اپنی دنیا کا سو اختیار کرو تم
باقی کو فانی پر رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان ولہذا حضرت نے ابوہاشم
بن عتبہ سے یہ عہد کیا تہا یعنے وصیت فرمائی تھی کہ انما یکفیک من جمع المال
خادم ومرکب فی سبیل اللہ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ
یعنے مال جمع کرنے کے لئے تجھکو ایک خدمتگار ایک سواری بہت ہے وہ بہی راہ خدا مین
حدیث عثمان مین فرمایا ہے لیس لابن آدم حق فی سوی ہذہ الخصال بیت
یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی
یعنے آدمی کا حق اسیقدر ہے کہ ایک جہوپڑا رہنے کو اور ایک لتا ستر چہپانے کو اور ایک
سوکہا ٹکڑا روٹی کا مع پانی ہو پس بس حکایت خلیل صاحب عرض کو گیسینے دیکہا
کہ ایک درخت کے نیچے بیٹہے ہوئے سوکہی روٹی پانی سے کہارہے تہے پوچہا کیا
حال ہے کہا

هذا النعیم الاجل		خبز وماء وظل

عبید اللہ بن محصن رفعًا کہتے ہین من اصبح منکم امنا فی سربہ معافی فی جسدہ عندہ
قوت یومہ فکانما حیزت لہ الدنیا بحذافیرہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
غریب یعنے جس شخص نے اپنی جان مین امن سے اور اپنے بدن مین عافیت سے صبح
کی اور اوسکے پاس ایکدنکا کہانا ہے تو گویا ساری دنیا اوسکے پاس آگئی حدیث کعب
بن عیاض مین فرمایا ہے ان لکل امۃ فتنۃ وفتنۃ امتی المال رواہ الترمذی
یعنے ہر امت کا ایک فتنہ تہا میری امت کا فتنہ یہی مال ہے مین کہتا ہون مجھکو تجربہ اسکا
اس جگہ بخوبی ہو گیا کہ مال کے پیچہے لوگ دشمن جان و آبرو کے ہو گئے وہ جو آپکو عزیز و
قریب کہتے تہے پہرا جانب کا کیا ذکر ہے الاقارب کالعقارب ابوالدرداء سے اونکی
مان نے کہا تو کچہہ جستجو نہین کرتا جسطرح کہ اور لوگ جستجوے مال کی کرتے ہین کہا سُنے

حضرت کو سنا فرماتے تھے ان امامکم عقبۃ کئود لا یجوزہا المثقلون یعنے تمہارے آگے ایک سخت گھاٹی ہے جسکے پار یہ گرانبار لوگ نہونگے اسلیے مین اوس گھاٹے کے لیے ہلکا بنتا ہون رواہ البیہقی ؎

توردہ از کثرت اسباب برخود تنگ بیداری		سبکروحان چو بوے گل فرو بستند محملہا

حدیث انس مین فرمایا ہے بھلا ہوسکتا ہے کہ کوئی پانی پر چلے اور اوسکے پاؤن نہ بھیگین کہا نہین فرمایا یہی حال صاحب دنیا کا ہے کہ وہ گناہون سے سلامت نہین رہتا

دنیا داری و عاقبت میطلبی	؎	این ناز بخانہ پدر باید کرد

جبیر بن نفیر مرسلاً کہتے ہین کہ مجھکو یہ وحی نہین آئی ہے کہ مین مال جمع کرون اور سوداگر ون مین ہون مجھکو تو یہ وحی آئی ہے کہ سبح بحمد ربک وکن من الساجدین واعبد ربک حتی یاتیک الیقین رواہ فی شرح السنۃ وابونعیم فی الحلیۃ یعنے مرتے دم تک سبح و ساجد و عابد بنا رہ ابن عمرو سے ایک شخص نے کہا تھا کیا مین فقیر مہاجر نہین ہون کہا تیرے پاس جورو ہے جسکے پاس تو بسر کرتا ہے کہا ہان کہا تیرا گھر ہے جسمین تو رہتا ہے کہا ہان کہا تو اغنیا مین ہے اوسنے کہا میرے پاس ایک خادم بھی ہے کہا تو ملوک مین سے ہے رواہ مسلم بطولہ الحاصل دنیا کے فتنے شاخ در شاخ اور نہایت وسیع و فراخ ہین مگر سب مین بڑا فتنہ دنیا کا یہی اموال ہین انہین مین رنج و محنت بھی زیادہ ہے وجہ زیادہ تر خرابی کی یہ ہے کہ نہ کسی کو اس مال سے بے نیازی ہوتی ہے اور نہ بصورت مال ہونے کے کوئی شکل سلامتی کی ہاتھ آتی ہے مال نہو تو فقر کفر تک پہنچاتا ہے اگر ہے تو باعث سرکشی و گناہ کا ہوتا ہے جسکا انجام بجز نقصان و خسران کے اور کچھ نہین اور مال مین یہ پہچان لینا کہ فلان مال بہتر ہے اور فلان برا ایسا مشکل کام ہے کہ سوا علماء راسخین کے ہر کسیکو معلوم نہین ہوسکتا قرآن و حدیث مین جتنی مذمت دنیا کی آئی ہے وہ سب برائی مال کی ہے کیونکہ ارکان دنیا

مین سب سے بڑا رکن بھی مال ہے جب روپیہ اشرفی طیار ہوا ابلیس نے اونکو اوٹھا کر اپنے
ماتھے پر رکھا اور بوسہ دیا اور کہا کہ جو تمسے محبت کریگا وہ درحقیقت میرا غلام ہوگا روپیہ اشرفی
دو باگین ہین منافقون کی جنسے وہ طرف دوزخ کے کھینچے جاوینگے یحیے بن معاذ نے کہا روپیہ
ایک بچھو ہے جسکو اوسکا منتر نہ آتا ہو وہ اوسکو نلے کیونکہ اگر کاٹ لیگا تو اوسکا زہر چڑھکر
ہلاک ہوجائیگا کسینے کہا منتر کیا ہے کہا وجہ حلال سے حاصل کرنا اور حق پر صرف کرنا غرض
کہ حرص زر و طمع مال مذموم ہے اور قناعت محمود سعدی رحمہ نے مذمت حرص مین
کہا ہے ؎

ایا مبتلا گشته در دام حرص — شده مست و لایعقل از جام حرص
مکن عمر ضائع بتحصیل مال — که هم نرخ گوهر نباشد سفال
گرفتم که اموال قارون تراست — همه نعمت ربع مسکون تراست
بخواهی شد آخر گرفتار خاک — چو بیچارگان با دل دردناک
چرا میکشی محنت از بهر مال — که خواهد شدن ناگهان پایمال
مبادا دل آن فرومایه شاد — که از بهر دنیا دهد دین بباد

مال مین سانپ کی طرح زہر بھی ہے اور زہر مہرہ بھی ہے فوائد دینے مال کے تین قسم
مین منحصر ہین ایک یہ کہ اپنی جان پر اوٹھائے جیسے عبادت مین مثل حج یا غزو کے یا عبادت
پر استعانت لینے مین جیسے غذا و لباس و مسکن دوسرے یہ کہ لوگون پر صرف کرے
یہ چار قسم ہے صدقہ مروت حفظ آبرو نوکر چاکر صدقہ دینے سے اللہ کا غصہ فرو ہوجاتا ہے
مروت سے یہ مراد ہے کہ دعوت و ہدیہ و اعانت نحوہا مین اوٹھائے اسطرح کے خرچ مین
بھی بڑا ثواب ہے حفظ آبرو سے یہ مراد ہے کہ شاعر کو مثلاً دے تاکہ وہ ہجو نکرے اور ایسے
لچے بیوقوف اپنی زبانین روکین حدیث جابر مین فرمایا ہے وقی بہ المرء عرضہ
کتب لہ بہ صدقۃ رواہ ابو یعلی تیسرے یہ کہ رفاہ عام مین صرف کرے جیسے مسجد

پل سرائے شفاخانہ مدرسہ کنوان بنوانا یا زمین خرید کر کے وقف کرنا اور آفات مال کے دین مین تین ہین ایک یہ کہ مال کے ہونے سے نوبت معصیت کی پہنچتی ہے کیونکہ شہوات کا تقاضا ہر دم لگا رہتا ہے مگر بے اُسکی سے کچھ نہین کر سکتا اور جب تک کسی گناہ کا سامان فراہم نہین ہوتا ہے تب تک اوسکا شوق نہین ابھرتا دوسرے یہ کہ مباحات سے تنعم کرتا ہے کیونکہ مالدار سے یہ کب ہو سکتا ہے کہ جَو کی روٹی کہائے موٹا کپڑا پہنے لذتون سے بالکل الگ رہے جسطرح کہ سلیمان علیہ السلام نے اپنی سلطنت مین کیا تہا یہ تو ضرور ہی خوش خوراک خوش لباس رہیگا پہر یہ ہونے لگے گا کہ جب مال حلال اسکو کافی نہوگا تو مال مشکوک مین رغبت کرے گا پہر رفتہ رفتہ مال حرام مین گرفتار ہو جائے گا تیسرے یہ کہ اصلاح مال مین یاد خدا سے غافل ہو جاتا ہے صبح و شام کہین کسانون سے جھگڑا ہے کہین حساب کا بکھیڑا کہین معمار مزدورون سے اوبھا و اسکے سوا حمقا کے دور کرنے مین مشقت و محنت حفاظت مال کے اور ضائع ہونے کا رنج و نحو ذلک رہتا ہے —

فصل دہم بیان مین حب جاہ کی

اللہ تعالی نے فرمایا تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین یعنے آخرت کا گہر اوسکے لئے ہے جو کہ ارادہ علو و فساد کا زمین مین نہین رکہتا ہے اور بہتر انجام پرہیزگارون کا ہے اور فرمایا من کان یرید الحیاۃ الدنیا و زینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہا وہم فیہا لا یبخسون اولئک الذین لیس لہم فی الاخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیہا وباطل ما کانوا یعملون یہ آیت بہی بعموم خود شامل محبت جاہ ہر آدمی کو محبت

نا موری وشہرت وثنا حسن کی تمام لذات دنیا سے بڑہ کر ہوتی ہے اور سب زینتون سے
اس زینت کو زیادہ چاہتا ہے لوگ اتباع ہوا وحب ثنا مین ہلاک ہو جاتے ہین حدیث
مین آیا ہے اگر دو گرگ گلہ گوسفند مین چہوڑ دئے جاوین تو اونکا اتنا بگاڑ نکرین
جتنا بگاڑ مسلمان کے دین مین حب شرف و مال کرتا ہے جاہ نام ہے آوازہ منتشر
ہونے کا اسطرح کی شہرت اچہی نہین ہوتی بلکہ گمنامی بہتر ہے اور بات ہے کہ اللہ تعالی
اپنے دین کے پہیلانے کو شہرت عطا کرے اور اس امر مین کچہ اوس شخص کی تکلیف
و پیروی کو دخل نہو تو ایسے بے تکلف شہرت کا مضائقہ نہین ورنہ شہرت سخت مضر
ہوتی ہے حدیث انس مین فرمایا ہے کافی ہے آدمی کو یہ برائی کہ اشارہ کیا جائے
طرف اوسکے انگلیون سے دین یا دنیا مین مگر جسکو اللہ بچائے رواہ البیہقی بسند
ضعیف ابراہیم ادہم کہتے تہے جس شخص نے شہرت کو اچہا جانا اوسنے خدا کو نہین
مانا ایوب سختیانی کہتے ہین کہ جبتک آدمی اس بات کو اچہا نہین جانتا کہ میرے مرتبہ
کی کسیکو خبر نہو تب تک اللہ کی تصدیق نہین ہوتی خالد بن معدان کے حلقے مین جب لوگ
بہت ہوتے تو وہ شہرت کے خوف سے اوٹہ جاتے ابو العالیہ کے پاس جب تین
آدمی سے زیادہ بیٹہتے تو آپ اوٹہ کر چلے جاتے طلحہ رضی اللہ عنہ نے دیکہا کہ اونکے
ساتہ قریب دس آدمی کے چلتے ہین کہا طمع کی مکہیان ہین اور دوزخ کے پروانے
علی رضی اللہ عنہ نے کہا خرچ کر مشہور نکر اپنے آپکو مت بڑہا کہ لوگ تجہکو پہچانین بلکہ آپکو
چہپا اور خاموش رہ کہ اسمین نجات ہے نیک بندے تجہسے خوش رہینگے اور بدکار
لوگ خون جگر کہا ئینگے ایکدن ابن مسعود گہر سے باہر نکلے اونکے پیچہے بہت سے لوگ
ہو لیے کہا تم میرے پیچہے نہ آو جس وجہ سے مینے اپنا دروازہ بند کر رکہا ہے اگر تم جانو
تو دو آدمی بہی میرے ساتہ نہون عدم شہرت کی فضیلت مین بہت حدیثین آئی ہین
غرضکہ جاہ کے معنے یہ ہین کہ لوگون کے دلون مین جاہ ہوا ور کسی کمال کا اعتقاد

آجائے سو جسقدر دل منقاد ہونگے اوسیقدر صاحب جاہ کو فرحت حاصل ہوگی غزالی رح نے بیان مین ذم جاہ و علاج مدح و ذم کے کلام طویل کیا ہے جسکا خلاصہ ہم لسان العرفان مین لکھہ چکے ہین —

باب دوم بیان مین منجیات کے

اس باب مین دس فصلین ہین ہر فصل مین ایک خصلت منجیہ کا ذکر کیا جاتا ہے نہایت اختصار کے ساتھہ اسلیے کہ کتاب مکارم الاخلاق اور لسان العرفان اس باب مین پہلے تالیف ہو چکی ہین —

فصل اول بیچ پشیمان ہونے ذکر گناہ پر

اسد تعالے نے فرمایا ہے وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہا المومنون لعلکم تفلحون توبہ کرو تم سب اے ایمان والو شاید تمہارا چھٹکارا ہو اور فرمایا استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ جمیعًا بخشش مانگو تم اپنے رب سے اور توبہ کرو تم سب آن دونون آیت مین صیغہ امر کا فرمایا ہے امر واسطے وجوب کے آتا ہے اور فرمایا یا ایہا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا مراد توبہ نصوح سے توبہ خالص ہے پہر فرمایا ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطہرین اسد دوست رکہتا ہے توبہ کرنے والون اور پاک ہونے والون کو اس سے یہ نکلا کہ توبہ کرنے سے گناہ دور ہو کر تائب پاک ہو جاتا ہے پہلے اس سے بسبب گناہ کرنے کے مبغوض خدا تہا اب جو توبہ نصیب ہوئی تو محبوب خدا ہو گیا یہ ایک بڑی بشارت ہے واسطے گناہگارون کے اسکی قدر وقیمت سمجہنا چاہیے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے لو اخطا تو حتی تبلغ اسماء ثم تبتم لتاب علیکم رواہ

ابن ماجة باسناد جيد یعنے اگر تمنے اتنے گناہ کیے ہین کہ آسمان تک پہنچے پہر توبہ کی تو
تمہاری توبہ قبول ہوگی عائیشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے من سرہ ان یسبق الدائب
المجتهد فليكف عن الذنوب رواه ابو یعلی یعنے جسکو یہ بات خوش آے کہ وہ بڑے
عابد مجتہد سے آگے بڑہ جائے تو گناہون سے باز رہے یعنے تائب ہوکر دائب اوسکو
کہتے ہین جو اپنی جان کو بہت سی عبادت کرکے تہکائے جابر کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ المومن
واہ راقع فسعيد من هلك على رقعه رواه البزار والطبرانی یعنے مومن مذنب
اور تائب مستغفر ہوتا ہے جو توبہ پر مراد وسعادتمند ہوا اُس نے رفعًا کہا ہے کل ابن
آدم خطاء وخير الخطائين التوابون رواه الترمذی وابن ماجة والحاكم
وقال صحيح الاسناد یعنے سب آدمی خطاوار ہوتے ہین بہتر خطاوار وہ لوگ ہین جو بہت
توبہ کیا کرتے ہین ابوہریرہ رفعًا سمعًا کہتے ہین کوئی آدمی گناہ کرکے کہتا ہے اے رب
مجھسے ایک گناہ ہوگیا تو مجھکو بخشدے اسد فرماتا ہے میرے بندہ کو معلوم ہے کہ اوسکا
ایک رب ہی جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے پہر وہ شخص جب تک اسد نے چاہا ٹہرا رہا
پہر اوس سے ایک اور گناہ ہوگیا اوسنے کہا اے رب مجھسے ایک اور گناہ ہوگیا ہے
تو مجھے بخشدے اسد تعالے فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ اوسکا ایک رب ہی جو گناہ
کو بخشتا اور گناہ پر پکڑتا ہے پہر وہ ٹہرا رہا جبتک کہ اسد نے چاہا بعدہ ایک اور گناہ
کر بیٹھا پہر کہا اے رب مجھسے ایک اور خطا ہوگئی ہے تو مجھے بخشدے اسد تعالے
فرماتا ہے میرے بندہ کو معلوم ہے کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہی اور گناہ پر پکڑتا ہی
پہر اوسکا رب یہ کہتا ہے غفرت لعبدی فليعمل ما يشاء رواه البخاری ومسلم یعنے
میںنے اپنے بندے کو بخشدیا اب وہ جو چاہے سو کرے منذری نے کہا اسکے یہ معنے ہین
کہ جب اوس سے گناہ ہو جاتا ہی تو وہ توبہ واستغفار کرلیتا ہے پہر دوبارہ اوس گناہ
کو نہین کرتا جب اوسکی یہ عادت ٹہری تو اب توبہ واستغفار سے کفارہ اوسکے گناہ کا

ہوتا رہیگا اور وہ گناہ کچھہ نقصان اوسکو نہ پہنچائیگا یہ مطلب نہیں ہے کہ گناہ کرکے فقط زبان سے استغفار کر لیا کرتا ہے اور اوس گناہ کو کئے جاتا ہے کیونکہ یہ توبہ کذابین کی ہوتی ہے انتہے حدیث معاذ بن جبل مین رفعًا آیا ہے کہ توبہ سر کے سر مین اور توبہ علانیہ کی علانیہ کرے رواہ الطبرانی باسناد حسن ابن عمر کا لفظ مرفوع یون ہے کہ ان اللہ یقبل توبۃ العبد مالم یغرغر رواہ ابن ماجۃ والترمذی وقال حدیث حسن یعنے توبہ اوسوقت تک قبول ہوتی ہے کہ غرغرہ نہین لگا ہے منذری نے کہا یعنے روح حلقوم تک نہین پہنچی ہے انتہی اور اگر پہنچ گئی تو پھر کچھہ فائدہ نہین پھر ؎

توبہ بار نفس باز پسین وست ردست		نیمخبر دیر رسیدی ور محمل بستند

انس سے رفعًا مروی ہے کہ جب بندہ اپنے گناہون سے توبہ کرتا ہے تو اللہ اوسکے گناہ ملائکہ حفظہ کو بھلا دیتا ہے جوارح و معالم ارض ہی اوسکو بھول جاتے ہین وہ اللہ سے ملتا ہے اوسکے گناہ پر کوئی گواہ نہین ہوتا رواہ الاصبہانی ابن مسعود رفعًا کہتے ہین التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ رواہ ابن ماجۃ والطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح ورواہ ابن ابی الدنیا والبیہقی مرفوعا من حدیث ابن عباس یعنے توبہ کرنیوالا گناہ سے مانند بے گناہ کے ہے یہ حدیث بڑی بشارت ہے واسطے تائبین صادقین کے کیونکہ یہ شخص گویا برابر متقی کے ہوجاتا ہے جسنے سرے ہی سے کوئی گناہ نہین کیا تھا حدیث عبداللہ بن مغفل مین یہانتک فرمایا ہے کہ الندم توبۃ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یعنے پشیمان ہونا گناہ ہوجانے پر حکم مین توبہ کے ہے اسلئے کہ بعد پشیمانی کے ضرور ہے کہ پھر دوبارہ وہ گناہ نکریگا اور یہی مطلب توبہ کرنے سے ہے ع چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۔ اس سے بڑھ کر تسلی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لو لم تذنبوا لذھب اللہ بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ فیغفر لھم رواہ مسلم وغیرہ

یعنے اللہ کی قسم ہے کہ اگر تم گناہ نکروگے تو اللہ تم کو لیجا کر ایسے لوگ لائے گا جنسے گناہ ہو جاینگے اور وہ اللہ سے استغفار کرینگے اللہ اونکے گناہ بخشدیگا مطلب یہ ہوا کہ تم کثرت گناہ سے نا امید نہو بلکہ توبہ کرو تمہاری مغفرت ہوگی ؎

الٰہی تا غفور است شنیدم | گنہ را مست شادے مرگ دیدم
الٰہی واقف خیل گناہم | نوید تائب عصیان پناہم

ابن عمرؓ نے ساٹھ بار بلکہ بیس بار سے زیادہ قصہ کفل کا حضرتؐ سے سنا ہے کہ وہ کسی گناہ سے نرکتا تہا یہانتک کہ ایک عورت کو ساٹھ دینار دیکر جماع کرنا چاہا اوسنے رو کر کہا میننے یہ کام کبھی نہین کیا ہے حاجت نے مجھکو اسپر آمادہ کیا ہی کفل نے کہا تو یہ کہتی ہے اور مینے کبھی ایسا نہین کیا جا یہ روپیہ لیجا لا واللہ لا اعصی اللہ بعدہا ابدًا واللہ آجسے کبھی مین اللہ کی نافرمانی نکرونگا پہر اوسی رات وہ مرگیا صبحکو اوسکے دروازے پر یہ لکہا پایا ان اللہ قد غفر للکفل رواہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد والبیہقی یعنے اللہ نے کفل کو بخشدیا اب دیکھو کہ توبہ ایسی چیز ہے جسنے کفل سے گنہگار دائمی کو بخشوا دیا کیونکہ اوسکے حق میں اسی حدیث میں یہ فرمایا ہے کان لا یتورع من ذنب عملہ اسی طرح پر ایک قصہ اوس شخص اسرائیلی کا ہے جسنے ننانوے خون کیے تھے پہر جب سچی پکی توبہ کی تو اللہ نے اوسکو بخشدیا رواہ الشیخان بطولہ وابن ماجۃ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے واللہ للہ افرح بتوبۃ عبدہ من احدکم یجد ضالتہ فی الفلاۃ الحدیث رواہ مسلم یعنے جیسے کوئی شخص اپنی سواری گمشدہ کو جنگل مین پاکر خوش ہوتا ہے اوس سے زیادہ اللہ تعالیٰ بندہ کے توبہ کرنے سے خوش ہوتا ہی شریح بن حارث کے حدیث مین یہانتک ارشاد کیا ہے یقول اللہ عز وجل یا ابن ادم قم الی امش الیک وامش الی اھرول الیک رواہ احمد باسناد صحیح اے بیٹے آدم کے تو کھڑا ہو طرف میرے مین چلونگا

طرف تیرے تو چل طرف میرے مین دوڑ و ن گا طرف تیرے ان بشارات پر بہی اگر
بندہ قدر و قیمت توبہ و انابت و رجوع کی نجانے تو یہ سمجھو کہ وہ بڑا بد نصیب ہے

ف حدیث ابوذر و معاذ بن جبل مین فرمایا ہے اتق اللہ حیثما کنت واتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا رواہ الترمذی وصححہ یعنے اللہ سے ڈر جہان کہین تو ہو اور بدی کے بعد نیکی کر وہ اوس بدی کو مٹا دے گی دوسرا لفظ ابوذر کا رفعًا یہ ہے من احسن فیما بقی غفر اللہ لہ ما مضی ومن اساء فیما بقی اخذ بما مضی وما بقی رواہ الطبرانی باسناد حسن یعنے جسنے باقی عمر مین اچھا کام کیا تو اوس کا اگلا گناہ بخشدیا جاتا ہے اور جسنے باقی عمر مین برا کام کیا تو اوسکی پکڑ اگلے پچہلے گناہ سب پر ہوتی ہے عیاذًا باللہ ابو طویل نے حضرت سے آکر کہا بتاؤ جسنے سارے گناہ کئے اور کچہہ بہی اون مین سے نچہوڑا مگر کر گزرا اوسکے لئے توبہ ہے فرمایا تو مسلمان ہو چکا ہے کہا ہان اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فرمایا تو خیرات کر سیئات چہوڑ دے اللہ تعالیٰ اون سب سیئات کو تیرے لئے خیرات کر دے گا کہا میرے غدرات فجرات بہی کیا حسنات ہو جائینگی فرمایا ہان اللہ بڑا ہے وہ تکبیر کہتا ہوا چلدیا یہانتک کہ آنکھون سے چہپ گیا رواہ البزار والطبرانی واللفظ لہ واسنادہ جید قوی ہے ابو طویل راوی حدیث کا نام شطب تہا ذکر انکا صحابہ مین آیا ہے یہ حدیث نا امیدون کو امید دلاتی ہے اور امیدوارون کو خوشخبری مغفرت کی سناتی ہے اب بہی اگر کوئی مایوس ہو اور توبہ کرنے مین شتابی نکرے تو اللہ و رسول کی طرف کا عذر منقطع ہو چکا ہے ؎

با آب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد ۔ گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ

نووی کہتے ہین علمانے کہا ہے کہ توبہ کرنا ہر گناہ سے واجب ہی اگر وہ گناہ اللہ کا ہو اور بندہ کے حق سے کچہہ تعلق نہین رکہتا ہے تو واسطے توبہ کے تین شرطین ہین

ایک ترک کردینا اوس گناہ کا دوسرے پشیمان ہونا گناہ کرنے پر تیسرے یہ ارادہ کرلینا
کہ مین پھر اوس گناہ کو نکرونگا اور اگر وہ گناہ متعلق بحق آدمی ہے تو اوسکے لئے ایک
چوتھی شرط یہ ہے کہ اوس شخص کے حق سے بری الذمہ ہو اگر کسیکا مال لیلیا ہے تو
پھیر دے اور اگر کوئی تہمت اوسپر لگائی ہے تو اوسکو عوض لینے پر قدرت دے
یا معاف کرالے اور اگر غیبت کی ہے تو عفو چاہے وہ بخشدے تو بہتر ورنہ اوسکے لیے دعاے
مغفرت کرے غرضکہ توبہ کرنا سارے گناہون سے فی الفور واجب ہے اگر بعض
گناہون سے توبہ کی ہے تب بھی نزدیک اہل حق کے وہ توبہ صحیح ہے باقی گناہ اوسپر
ثابت رہینگے دلیلین قرآن وحدیث واجماع امت کی وجوب توبہ پر متظاہر ہین
ابوہریرہ رضؓ کہتے ہین واللہ انی لا استغفر اللہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ
رواہ البخاری پس جب کہ رسول معصوم ہر روز ستر بار استغفار کرین تو پھر کسی اور
عالم عابد جاہل کی کیا ہستی ہے کہ وہ توبہ و استغفار سے بے پروا رہے سب سے پہلے توبہ
ہمارے باپ آدم ابو البشر علیہ السلام نے کی تھی اولاد سعید وہی ہوتی ہے جو کہ
نیک باپ کے قدم بقدم چلے لوگ گناہ مین تو آدم علیہ السلام کی سند پکڑتے ہین
لکن توبہ کرنے مین اونکی پیروی نہین کرتے یہ کوئی اچھی بات نہین ہے اللہ نے ملائکہ کو خیر
محض بنایا ہے اور شیاطین کو شر محض اور انسان مین مادہ خیر و شر دونون کا رکھا ہے
اگر بعد شر کے راجع طرف خیر کے ہوا تو انسان ہے ورنہ شیطان یہ وجوب توبہ کا عام ہے
سب اشخاص و احوال مین نور بصیرت بھی یہی حکم کرتا ہے غزالی رحؒ نے کہا ہے روح
توبہ کی یہ ہے کہ گذشتہ پر نادم و غمگین ہو اور جب شرطین توبہ کی جمع ہو جاتی ہین تو
توبہ ضرور ہی قبول ہوتی ہے جنت کے آٹھ دروازے ہین ایک اون مین توبہ کا دروازہ
ہے وہ بند نہین ہوتا یہانتک کہ سورج طرف سے مغرب کے نکلے اللہ نے توبہ کو مکفر معصیت
اور حسنہ کو ماحی سیئہ بنایا ہے یہ بات اسی توبہ سے حاصل ہوتی ہے جہنم مین اکثر فریادی

ہوگی کہ ہائے توبہ کرنے مین دیر کیون کی پہر جسکے پاس نرا ایمان ہے اور کوئی عمل نہین
ہے تو اوسپر خوف سوء خاتمہ کا رہتا ہے ہمنے بیان مین توبہ کی دو رسالہ لکھے ہین ایک مجموعہ
دوسرا تفریج الکروب اونکے مضامین پہ مطلع ہونا ہر طالب توبہ کو ضرورہے۔

فصل دوم بیان مین صبر کے کہ ذکی بلا پہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور فرمایا یا ایہا الذین آمنوا
اصبروا اور فرمایا انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب صبر کا ذکر قرآن مین
کچھ اوپر ستر جگہہ آیا ہے رسالہ تسلیۃ المصاب مین آیات صبر کے مذکور ہین اور بہت سے
درجات و خیرات کو دامن صبر سے باندہا ہے ہر عمل کا اجر محدود ہوتا ہے مگر صبر کا اجر
بیحساب ٹھہرایا گیا ہے اور فرمایا ہے ان اللہ مع الصابرین یہ آیت لایق بڑی قدر
کی ہے اللہ کی معیت سے اور کیا بڑہ کر مدعا ہوگا ہدی و رحمت و صلوات اہل صبر کے
لیے ہین حدیث حارث مین صبر کو ضیا فرمایا ہے رواہ مسلم صبر کی ضرورت ہر جگہہ
ہوتی ہے فعل مامور ترک محظور تحمل مقدور مین لکن جو صبر اختیاری ہو یہ فضیلت اوسکے
لیے ہے ورنہ اضطرارًا تو ہر کوئی چار ناچار ہر مصیبت پر صبر کرتا ہے ہمنے بیان صبر
وشکر مین رسالہ ادامۃ الشکر بہت مضبوط و بسوط لکہا ہے

صبر ہست علاج دل بیمار تو واقف		افسوس کہ کم داری و بسیار ضرور است

دنیا و دین مین جتنے احوال مومن کو پیش آتے ہین سبکا تعلق صبر سے لگا رہتا ہے
حضرت ایوب علیہ السلام صبر مین بڑے عالیمقام تھے اللہ نے اونکی تعریف کی ہے انا وجدناہ
صابرًا نعم العبد انہ اواب سب سے زیادہ صبر اللہ نے انبیاء علیہم السلام کو عطا
کیا تہا امت کو پیروی اپنے نبی صلعم کی چاہیے سارے کام دین دنیا کے اسی صبر سے

روبراہ ہوتے ہین مدارج علیا اسجگہہ کے اور وہان کے اسیکے طفیل سے ملتے ہین سعدی رحہ نے کہا ہے ؎

ترا گر صبوری بود دستیار	بدست آوری دولت پائدار
صبوری بود کار پیغمبران	نہ پیچند زین روے دین پروران
صبوری کشاید درکام جان	کہ جز صابری نیست مفتاح آن
صبوری برآرد مراد دلت	کہ از عالمان حل بود مشکلت
صبوری کلید در آرزوست	کشایندہ کشور آرزوست
صبوری بہ حال اولی بود	کہ در ضمن آن چند معنی بود
صبوری ترا کامگاری دہد	ز رنج و بلا رستگاری دہد
صبوری کنی گر ترا دین بود	کہ تعجیل کار شیاطین بود

حدیث مقداد مین صبر کو نصف ایمان فرمایا ہے رواہ الطبرانی اللہ اہل صبر کو دوست رکھتا ہے اس سے بڑہ کر اور کیا شرف واسطے صابر کے چاہئیے یہ صبر خاصہ ہے انسان کا ملائکہ و بہائم مین نہین ہوتا ہے ملائکہ مین بسبب کمال کے بہائم مین بسبب نقصان کی صبر دو طرح پر ہوتا ہے ایک بدن پر جیسے کوئی مشکل کام یا عبادت بجالانا یا بار کو پہچانا یا مرض و زخم کو سہنا یہ جب موافق شرع کے ہوتا ہے تو عمدہ چیز ہے دوسرے صبر کرنا نفس پر کہ طبیعت کو مقتضاے خواہش سے روکے رہے پہر اگر یہ صبر شہوت شکم و شہوت شرمگاہ پر ہے تو اوسکو عفت کہتے ہین اور اگر مصیبت پر ہے تو اوسکا نام صبر ہے اسکی ضد جزع و فزع ہے اور اگر تونگری پر ہے تو اوسکو ضبط نفس کہتے ہین اور اسکے ضد اترانا ہے اور اگر صف جنگ مین ہے تو اوسکا نام شجاعت و بہادری ہے اسکی ضد نامردی و بزدلی ہے وقس علی ہذا صبر باعتبار قوت و ضعف کے مختلف ہوتا ہے اور بندہ کو کسی حال مین بھی صبر سے گریز نہین ہو سکتا غزالی رحہ نے صبر کی دوا بتائی ہے حدیث ابن مسعود

مین آیا ہے گویا مین دیکھتا ہون کہ حضرت ایک پیغمبر کے حکایت کرتے ہین اونکو اونکی قوم نے
مار کر خون آلودہ کیا تھا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے اللھم
اغفر لقومی فانھم لا یعلمون متفق علیہ حدیث ابی سعید خدری مین فرمایا ہے
ما اعطی احد عطاء خیرا و اوسع من الصبر رواہ الشیخان یعنے صبر سے بڑہ کر
کسیکو کوئی نعمت نہین دیگئی جعفر بن ابی طالب کا لفظ رفعا یہ ہے کہ الصبر معول المسلم
رواہ رزین یعنے مسلمان کا اعتماد اسی صبر پر ہوتا ہے صہیب رومی رفعا کہتے ہین عجبا
لامر المومن ان امرہ کلہ خیر و لیس ذلک لاحد الا للمومن ان اصابتہ
سراء شکر فکان لہ خیرا و ان اصابتہ ضراء صبر فکان لہ خیرا رواہ مسلم
یعنے مومن کا عجب حال ہے کہ خوشی مین شکر کرتا ہے اور نقصان مین صبر یہ بات سوا
مومن کے کسی اور کے لئے نہین ہے اوسکا سب کام اچھا ہی سنجرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے
جسنے عطا پر شکر ابتلا پر صبر ظلم پر استغفار کی وہی امن مین ہے اور ہدایت یاب ہی رواہ
الطبرانی سعد کہتے ہین حضرت نے فرمایا اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل
فالامثل یبتلی الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد
بلاؤہ و ان کان فی دینہ رقۃ ابتلاہ اللہ علی حسب دینہ فما یبرح البلاء
بالعبد حتی یمشی علی الارض و ما علیہ خطیئۃ رواہ ابن ماجۃ و ابن
ابی الدنیا و الترمذی و قال حدیث حسن صحیح یعنے سب سے زیادہ ابتلا
پیغمبرونکو ہوتی ہے پہر افضل بعد افضل کو آدمی مطابق اپنے دین کے بلا مین گرفتار
ہوتا ہے اگر دین مین مضبوط ہے تو اوسکی بلا بہی سخت ہوتی ہے اور اگر دین مین
پتلا ہے تو بقدر اوسکے مبتلا ہوتا ہے غرضکہ بندے کے ساتھہ بلا لگی رہتی ہے یہانتک
کہ وہ زمین پر چلتا ہے اور اوسپر کوئی گناہ نہین ہوتا یعنے سارے گناہ اوس کے
بسبب صبر کرنے کے بلا و مصیبت پر دور ہو جاتے ہین گو اوسکو ثابت نہو جبتنی

حدیثین بیان مین اجرا بتلا کے آئی ہین وہ سب دلیل ہین فضیلت صبر واہل صبر پر لیکن تحقیق ساتھہ اس وصف کے نہایت مشکل ہے اکثر لوگ آپکو صاحب صبر خیال کرتے ہین لیکن حقیقت مین وہ اہل صبر نہین ہین انما الصبر عند الصدمة الاولی ۔

فصل سوم بیان مین رضا بالقضا کی

قال تعالی رضی الله عنہم ورضوا عنه اسد اونسے راضی ہوا اور وہ اسد سے راضی ہین اور فرمایا ہل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے نیکی کا بدلا نیکی ہے نہایت نیکی یہ ہے کہ اسد اپنے بندے سے راضی ہو حدیث مین آیا ہے خوشی ہوا وسکو جو مسلمان ہوا اور اوسکا رزق بقدر کفایت تہا اور وہ اوسپر راضی رہا اور فرمایا ہے جو راضی رہا اسد سے تہوڑے سے رزق پر راضی رہیگا اسد اوس سے تہوڑے عمل پر اسکو دیلمی نے علی سے رفعاً ذکر کیا ہے موسے علیہ السلام نے کہا تہا اے رب مجھے وہ بات بتا جسمین تیری رضا ہو فرمایا میری رضا اسمین ہے کہ میری قضا پر تو راضی رہی ابن عباس نے کہا ہی اول جو لوگ جنت مین جائینگے وہ ہونگے جو ہر حال مین اسد کی حمد کرتے ہین یعنے راضی رہتے ہین عمر بن عبد العزیز سے پوچھا تہا تم کیا چاہتے ہو کہا جو اسد میرے لئے حکم کرے میمون بن مہران نے کہا جو شخص حکم الٰہی پر راضی نہوا وسکے بیوقوفی کی کچھہ علاج نہین ہے فضیل رح نے فرمایا ہے اگر تو تقدیر الٰہی پر درست نرہیگا تو اپنی نفس کی تقدیر پر بھی درست نہوگا ابو الدرداء کہتے ہین کہ ایمان کا اعلی درجہ یہ ہے کہ حکم پر صبر کرے اور تقدیر پر راضی ہو عمر رضی اسد عنہ نے کہا ہے مین جس حال مین ہون فراخی یا تنگی مین مجھکو کچھہ پروا نہین ہوتی رابعہ بصریہ کے سامنے ایک روز کہا کہ الٰہی تو ہمسے راضی ہو کہا تمکو شرم نہین آتی کہ خود تو اوس سے راضی نہین ہوتے ہو اور

اوسکی رضامندی کی استدعا کرتے ہو پوچھا بندہ اللہ سے کب راضی کہلاتا ہی کہا جب
مصیبت پر اتنا خوش ہو جتنا نعمت پر ہوتا ہے فضیل رحمۃ نے فرمایا جب نزدیک بندہ کے اللہ
کا دینا اور نہ دینا یکسان ہو جاوے تب وہ اللہ سے راضی ہو چکا سہیل فرماتے ہین کہ بندہ
کو یقین سے اوسیقدر بہرہ ملتا ہے جسقدر کہ وہ رضا سے بہرہ مند ہوتا ہے دعا مانگنے والا مقام
رضا سے خارج نہین ہوتا اسیطرح گناہون کو برا جاننا اور مجرمون سے نفرت رہنا اور گناہون
کے اسباب کو برا سمجھنا اور اونکے دور کرنے مین امر معروف و نہی منکر بجالانا کچھہ مخالف رضا
کے نہین ہے کیونکہ اللہ نے دعا کو ہمارے لئے عبادت کر دیا ہے اور ہمارے حضرت اور سب
انبیار علیہم السلام سے بکثرت دعا مانگنا ثابت ہے حضرت مقام رضا سے اعلی مقام پر تھے اگر دعا
خلاف رضا ہوتی تو اس کثرت سے کیون دعا مانگتے اسیطرح اون شہرون سے بہاگنا جہان
گناہون کا ظہور ہوا اور گناہون کی مذمت کرنی رضا مین خلل انداز نہین ہے علی مرتضی
نے کہا ہے ؎

رضینا قسمۃ الجبار فینا	لنا علم وللجہال مال
فان المال یفنی عن قریب	وان العلم یبقی لا یزال

مقدرات الہی ہر شخص کے لئے قبل اوسکی پیدائش کے دنیا مین پچاس ہزار برس پہلے مقرر ہو چکے
ہین ہر تقدیر کا ظہور اپنے وقت مقرر پر ہوتا رہتا ہے پس جو شخص راضی بالقضا رہا وہ
بازی جیت گیا اور جو شخص ناراض ہوا اوسنے کسیکا کچھہ نقصان نہ کیا اپنا ہی ایمان بیچ با
دیا بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام سے کہا تہا کہ تم اپنے رب سے ہمارے لئے ایسا کام
پوچھہ دو کہ جب ہم وہ کام کرین تو اللہ ہمسے راضی ہو موسے علیہ السلام نے رب العزت
مین عرض کیا ارشاد ہوا کہ تو اونسے کہدے کہ وہ مجھسے راضی رہین تاکہ مین اونسے راضی
رہون ایک روایت مین آیا ہے کہ سوا میرے کوئی معبود نہین ہے جو میری مصیبت پر
صبر نکرے اور میری نعمتون کا شاکر نہو اور میرے حکم پر راضی نہو اوسکو چاہیے کہ میرے

سوا کوئی اور رب بنائے حدیث قدسی مین آیا ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مینے سب مقادیر
کو مقدر کیا ہے اور اونکی تدبیر کی ہے اور کام کو محکم کیا ہی پس جو شخص راضی ہوا اوسکی
لئے میری رضا ہے یہانتک کہ وہ مجھسے ملے اور جو کوئی ناخوش ہوا اوسکے لئے میری خفگی ہو
یہانتک کہ وہ میرے پاس آئے **حکایت** ایک پیغمبر نے دس برس تک بھوک اور مفلسی
اور جوؤن کی شکایت کی مگر کچھہ مفید نہ پڑی اللہ نے اونپر وحی بھیجی کہ تو اسطرح کب تک
شکایت کرتا رہے گا میرے یہان ام الکتاب مین پیدایش زمین و آسمان سے پہلے تیرا حال
اسطرح لکھا ہے اور ویسا ہی ہوتا جاتا ہے مینے دنیا کی پیدایش سے پہلے تجھپر اسیطرح حکم
جاری کیا ہی اب کیا تو یہ چاہتا ہے کہ مین تیرے لئے نئے سرے سے دوبارہ دنیا بناؤن یا تو
یہ چاہتا ہے کہ جو مینے تیرے لئے مقدر کیا ہے اوسکو بدل دون تو جو یہ چاہے کہ جو تو پسند
کرے وہ میری خواہش و پسند سے بڑھ کر ہو قسم ہے مجھکو اپنے عزت و جلال کی اگر یہ بات
تیرے دل مین گزریگی تو مین نام تیرا دفتر نبوت سے محو کر دونگا **حکایت** اللہ نے داؤد
علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ اے داؤد تو بھی چاہتا ہے اور مین بھی چاہتا ہون اور ہوگا
وہی جو مین چاہتا ہون اگر تو میرے چاہے پر راضی ہوگا تو مین تیری خواہش کو کافی ہونگا
اور اگر تو میری خواہش نمانے گا تو مین تجھکو تیری مشقت مین ڈالدونگا پھر وہی ہوگا
جو مین چاہتا ہون گا عمر بن عبد العزیز کہتے ہین کہ جو کی روٹی کھانی اور اون پہننے مین کچھہ شان
نہین ہے بلکہ شان یہ ہے کہ درویشی مین خدا سے راضی رہے ابن مسعود نے کہا ہے اگر مین آگ
کی چنگاری لون اور وہ کچھہ جلادے اور کچھہ چھوڑ دے تو یہ بہتر ہے نزدیک میرے اس
بات سے کہ جو چیز ہوگئی ہو اوسکو مین کہون کہ کاش نہوتی یا نہ ہوئی چیز کو کہون
کہ کاش ہوجاتی ؎

رضا بداده بده وز جبین گره بکشائے	کہ بر من و تو در اختیار نکشاده است

فصل چہارم بیان مین شکر علے النعماء کی

اللہ نے قرآن کریم مین ذکر شکر کا ہمراہ اپنے ذکر کے فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون یہ دلیل ہے کمال فضیلت شکر پر اور فرمایا ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم یعنے کیا کرے گا اللہ تمکو عذاب کرکے اگر تم اوسکا شکر بجالاؤ اور یقین رکہو اور فرمایا سنجزی الشاکرین اور فرمایا لئن شکرتم لازیدنکم یعنے اگر تم شکر کروگے تو مین تمکو زیادہ دونگا لکن شکر کرنے والے بہت کم ہوتے ہین ولہذا ارشاد کیا ہے ولا تجد اکثرہم شاکرین اور فرمایا وقلیل من عبادی الشکور یعنے میرے بندون مین شکر کرنے والے بہت تھوڑے ہین شکر ایک ایسی عمدہ چیز ہے جسمین اللہ تعالے نے قید مشیت کی نہین رکہی بخلاف غنی کرنے اور رزق دینے اور بخشنے اور توبہ قبول کرنے کے کہ ان سب مین قید مشیت کی لگی ہوئی ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے طاعم شاکر بمنزلہ صائم صابر کے ہے رواہ البخاری تعلیقا والترمذی وابن ماجہ حدیث عائشہ مین آیا ہے کہ ایکرات حضرت نماز کو اوٹھے ہر رکن نماز مین خوب روئے بلال نے کہا آپکے تو سب گناہ اگلے پچھلے معاف ہوچکے ہین آپ اتنا کیون روتے ہو فرمایا افلا اکون عبدا شکورا رواہ مسلم بطولہ وابن حبان ترکیب شکر کی تین چیزون سے ہے علم وحال وعمل اصل علم ہے علم سے حال اور حال سے عمل پیدا ہوتا ہے مراد علم سے یہ ہے کہ نعمت کو منعم کی طرف سے جانے حال اسکا نام ہے کہ منعم کے انعام سے خوش ہو عمل سے یہ غرض ہے کہ منعم کے مقصود ومحبوب پر قائم ودائم رہے عمل کا تعلق دل وزبان اور اعضا سب سے ہوتا ہے غزالی نے بیان مین ان تعلقات کے بسط لائق کیا ہے سعدی رح کہتے ہین منت خدای را عزوجل کہ طاعتش موجب قربت وبشکر اندرش مزید نعمت ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات ست وچون برمی آید مفرح ذات پس

در ہر نفسے دو نعمت موجود است و بر ہر نعمتے شکرے واجب ع

از دست و زبان کہ برآید	کز عہدہ شکرش بدر آید

اعملوا آل داود شکرا و قلیل من عبادی الشکور ع

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش	عذر بدرگاہ خدا آورد
ورنہ سزاوار خداوندیش	کس نتواند کہ بجا آورد

حدیث مین الحمد للہ کو کلمۂ شکر فرمایا ہے اور قرآن مین نوح علیہ السلام کو بندۂ شکر گزار کہا ہے انہ کان عبدا شکورا نعمت پر الحمد للہ کہنا اور مصیبت مین علی کل حال زیادہ کہنا داخل شکر ہے اللہ کی نعمتین انسان پر ظاہرا و باطنا اولا و اخرا قلبا وقالبا بیحساب ہین کسی شخص کا یہ مقدور نہین ہے کہ ایک ادنے نعمت کا حق بجا لائے یا اوسکا شکر ادا کر سکے وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا ان الانسان لظلوم کفار لکن جو کہ ہمکو حکم ہے کہ ہم اللہ کا شکر کیا کرین اور اوسکی حمد و ثنا مین رہین اسلئے جسقدر شکر ہمسے بن سکے ہمکو چاہیئے کہ ہم اوسمین کوتاہی نکرین یہ شکر بجا لانا ہمپر واجب ہی جو کوئی نعمت پر شاکر اور نقمت پر صابر نہین ہوتا ہے وہ کافر نعم اور منکر احسان محسن ہے اپنا ہی زیان کرتا ہی نہ کسی اور کا سعدی رح نے کیا خوب فرمایا ہے ع

کسے را کہ باشد دل حق شناس	نشاید کہ بندد زبان سپاس
نفس جز بشکر خدا بر میار	کہ واجب بود شکر پروردگار
ترا مال و نعمت فزاید ز شکر	ترا فتح از در در آید ز شکر
اگر شکر حق تا بروز شمار	گزاری نباشد یکی از ہزار
ولے گفتن شکر اولے ترست	کہ اسلام را شکر او زیور است
گراز شکر ایزد نہ بندی زبان	بدست آوری دولت جاودان

باب ہشتم گلستان مین کہا ہے اجل کائنات از روئے ظاہر آدمی ست و اذل موجودات سگ

وباتفاق خردمندان سگ حق شناس به از آدمی ناسپاس ہے ؎

سگے را لقمہ ہرگز فراموش	نگردد گر زنی صد نوبتش سنگ
وگر عمرے نوازی سفلۂ را	بکمتر چیزے آید با تو در جنگ

حدیث مین آیا ہے من لو یشکر الناس لو یشکر اللہ یعنے جسنے لوگون کا شکر ادا نہ کیا اوسنے اللہ کا شکر بھی ادا نکیا ابو ہریرہ کہتے ہین حضرت کے پاس شب معراج مین دو پیالے لائے گئے شراب و دودہ کے اونکی طرف دیکہکر دودہ کا پیالہ لے لیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا الحمد للہ الذی ھداک للفطرۃ اگر تم شراب لیتے تو تمہاری امت بہک جاتی رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے جو کام شاندار اللہ کی حمد سے شروع نہین کیا جاتا ہو وہ اقطع ہوتا ہے رواہ ابو داود انس کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے اسبات پر کہ ایک لقمہ کہائے اللہ کی حمد کرے پانی پیئے اوسپر اللہ کی حمد بجا لاے رواہ مسلم نووی رحمہ اللہ نے ان احادیث کو باب الشکر مین ذکر کیا ہے ہمارا رسالہ ادامۃ الشکر فی اقامۃ الصبر والشکر اس باب مین ایک علم نافع ہے ؎

شکر خدا جسنے بنایا ہمین	راہ پیمبر پہ چلایا ہمین
غم مین ہمین صبر کی تعلیم کی	راہ بتائی ہمین تسلیم کی
بہیجدیا ہمکو قران و حدیث	اوسپہ عمل جو نکرے ہو خبیث

اللہ نے جتنے عبادات مشروع کیے ہین اور جتنے محرمات ممنوع فرمائے ہین اور جسقدر فضائل اذکار و ادعیہ کے سنن صحیحہ مین آئے ہین سبکا نتیجہ اللہ کی حمد و ثنا ہے یہی حمد اوسکا شکر ہوتا ہے بعض اکابر نے فرمایا ہے کہ شکر ہر نعمت کا یہ ہے کہ اوس نعمت کو غیر مرضی خدا مین صرف نکرے ۔

فصل پنجم بیان مین

اعتدال خوف ورجا کا

قال تعالیٰ وایای فارهبون یعنے خاص مجھسے ڈرتے رہو اور فرمایا ان بطش ربک لشدید اور فرمایا ویحذرکم اللہ نفسہ اور فرمایا ولمن خاف مقام ربہ جنتان اور فرمایا اما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی کتاب وسنت مین جسقدر وعیدات اور عقوبات وتعذیبات کا ذکر آیا ہے وہ سب دلائل خوف ہین دنیا کی بڑی سی بڑی مصیبت وعقوبت آخرت کی ادنی عذاب کا مقابلہ نہین کرسکتی ہے مومن ہمیشہ درمیان خوف ورجا کے رہتا ہے اسلئے کہ وہ یوم آخر پر ایمان لایا ہے جو معتقد آخرت کا نہین ہے وہ بیخوف ہوتا ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا ولضحکتم قلیلا رواہ البخاری یعنے واللہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو روؤ تم بہت اور ہنسو تم تھوڑا ام العلا کہتے ہین حضرت نے فرمایا واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم رواہ البخاری اس مین نفی کی ہے علم غیب کی اپنے حال سے اور دوسرون کے حال سے جسنے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے غلط کہا مراد نفی درایت مفصلہ کی ہے بعض نے کہا کہ مراد امور دنیویہ ہین کہ یہان کا حال بابت تنگی وفراخی ومرض وصحت وفقر وغنا کے معلوم نہین ہے اس بنا پر بھی علم غیب ثابت نہوا اور یہی حق ہے بہرحال انسان ایک حالت خوفناک مین ہے اوسکو اسکے ڈر سے امن مین ہونا نچاہیئے کیونکہ انجام کیکا معلوم نہین کبھی مسلمان آدمی کافر ہوکر مرجاتا ہے اور کبھی کوئی کافر اسلام پر جان دیتا ہے وہ جہنم مین جاتا ہے یہ بہشت مین داخل ہوتا ہے حدیث جابر مین رفعًا آیا ہے کہ ایک عورت پیچھے ایک بلی کے دوزخ مین گئی اوسکو باندھ رکھا تھا چھوڑا نہین کہ وہ حشرات ارض کو کھاتی آخر بارے بھوک کے مرگئی رواہ مسلم زینب نے پوچھا تھا

انهلك وفينا الصالحون فرمايا نعم اذا كثر الخبث متفق عليه معلوم ہوا کہ کثرت فسق
وفجور سے لوگ ہلاک ہوجاتے ہین اگرچہ بعض صلحا ربھی اونمین موجود ہون شامت خبث
سے نیک بندے بھی ہمراہ بدون کے تباہی مین آجاتے ہین حدیث ابی عامر مین خبر دی
ہے کہ کچھ لوگ اس امت کے خز وحریر کو جائز سمجھ لینگے شراب خواری کرینگے باجے بجائینگے
وہ بندر و سور بنجائینگے رواه البخاری بطوله حدیث جابر مین فرمایا ہے ہر بندہ اوسی
حالت پر گور سے اوٹھیگا جسپر وہ مرا ہے رواه مسلم یعنے کفر وایمان وطاعت وعصیان
سے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے یعنے مثل آگ کے نہین دیکھا کہ بھاگنے والا اوس سے سوتا ہو
اور نہ مثل جنت کے کہ طالب اوسکا خواب مین ہے رواه الترمذی حدیث ابی ابن کعب مین
فرمایا ہے لوگو یاد کرو اللہ کو آیا زلزلہ اوسکے پیچھے ہی دوسرا اتھلکہ آگئے موت مع اپنی
سختیون کے رواه الترمذی یعنے جب قیامت وموت پیچھے لگی چلی آتی ہے تو اب اللہ سے
ڈرنا چاہیے عایشہ نے حضرت سے پوچھا تھا اس آیت کا مطلب کیا ہے والذین یوتون
ما آتوا وقلوبهم وجلة کیا مراد اس سے شرابی اور چور ہین فرمایا نہین اے دختر صدیق
بلکہ وہ لوگ مراد ہین جو روزہ رکھتے ہین نماز پڑہتے ہین صدقہ دیتے ہین لکن اونکو یہ ڈر
لگا ہوا ہے کہ کہین یہ اعمال نامقبول ٹھہرین ایسے ہی لوگ خیرات مین شتابی کرتے ہین
رواه الترمذی وابن ماجة یعنے اوس خوف کا اعتبار نہین ہے کہ عمل تو کچھ نہین کرتے اور اپنا
ڈر ظاہر کرتے ہین بلکہ خوف یہ ہے کہ عمل نیک کرے اور ڈرے اسی جگہہ سے انس نے کہا ہے
تم عمل کرتے ہو اور وہ تمہاری آنکھ مین بال سے بھی زیادہ باریک ہین ہم اونکو عہد حضرت
مین موبقات یعنی مہلکات مین سے گنتے تھے رواه البخاری عایشہ سے فرمایا تھا ایاک و
محقرات الذنوب فان لها من الله طالبا رواه ابن ماجة والدارمی والبیهقی
یعنے تو حقیر گناہون سے بھی بچ اللہ کی طرف سے اونکا مطالبہ بھی ہوگا بعض اہل علم نے
کہا ہے کہ کبیرہ گناہ وہی ہے جسکو آدمی صغیرہ سمجھتا ہے اور استخفاف کبیرہ کا کفر ہوتا ہے

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے مجھکو میرے رب نے حکم دیا ہے کہ مین اوس سے سر و علانیہ
مین ڈرون اور کلمۂ عدل حالت غضب و رضا مین کہون اور میانہ روی کرون فقر و
غنا مین الحدیث رواہ رزین اور اللہ نے فرمایا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماؤا
یعنے اللہ سے ڈرنے والے یہی اہل علم ہین اور فرمایا ہے ذلک لمن خشی ربہ یعنی جنت
اوسکے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے معلوم ہوا کہ بہشت حصہ علما کا ہے جب عالم مین
خوف نہوا تو وہ حقیقت مین عالم نہین ہے جاہل ہے خوف کہتے ہین درد دل اور سوزش
درونی کو جو زمان آیندہ مین کسی بری توقع کے سبب سے ہوتا ہے حالت خوف کی مرکب
ہوتی ہے علم و حال و عمل سے علم سے مراد ادراک اوس چیز کا ہے جو برائی پہچانے حال سے
مراد وہ اسباب ہین جنسے برائی لگتی ہے جیسے گناہ ظاہر و باطن کے عمل سے مراد ظاہر
ہونا تاثیر خوف کا ہے دل اور اعضا پر ادنے درجہ خوف کا یہ ہے کہ آدمی محرمات و ممنوعات
شرعی سے باز رہے اور جب خوف قوی ہوتا ہے تو اشیا مشتبہ سے بھی بچتا ہے اسکو تقوی
کہتے ہین اور مباحات سے بچنے کو صدق فی التقوی بولتے ہین مراتب قوت و ضعف
کے درجات خوف مین مختلف ہوتے ہین غزالی رح نے بیان اس اختلاف کا کیا ہے فضیلت
علم مین جو کچھ آتا ہے اوس سے فضیلت خوف کی بھی سمجھی جاتی ہے کیونکہ خوف ثمرہ ہے علم کا
ولہذا جاہل کو جرأت ہوتی ہے خائفین دن قیامت کے رفیق اعلی مین ہونگے اس امر
مین کوئی اون کا شریک نہوگا ہمنے بیان خوف و رجا کا مفصلاً رسالہ صدق اللجا
مین کیا ہے **ف** اللہ تعالی نے فرمایا رحمتی وسعت کل شیء یہ بیان ہے رجا کا سب سے
زیادہ امید اس آیت مین ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا
من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم جو وجوہ بلاغت کی
اس آیہ کریمہ مین بابت تقویت رجا کے اہل بلاغت نے لکھے ہین وہ تفسیر فتح البیان مین
لکھے گئے ہین لکن اس عموم مغفرت ذنوب سے شرک بآیہ دیگر مستثنے ہے جو شخص شرک پر

مر گیا ہے وہ ہرگز بخشا نہ جائیگا شرک کے ستّر دروازے ہین جسطرح کہ بدعت کے بہتّر دروازے ہین پہر جو بدعت حد کفر تک نہین پہنچی ہے اوسکا معتقد و فاعل اگرچہ جہنم کی سیر کریگا لکن ایکدن نجات پائیگا اور جو بدعت ایسی ہے کہ اوس مین انکار ضروریات عقائد شرع کا ہے اوسکا قائل فاعل ہالک ہوگا نہ ناجی شاہد لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کے حق مین جبکہ اوس نے صدق دل سے اس کلمہ کو کہا ہے وعدہ جنت کا آیا ہے گو عمل مین کسیقدر قاصر رہا ہو اور اگر تائب ہو چکا ہے تو وہ برابر بے گناہ کے ہوگا اور اگر مرتکب کبیرہ نے باوجود ایمان صحیح کے توبہ نہین کی ہے اور مر گیا ہے تو وہ بھی مخلد فی النار نہوگا معاف کرنا یا پکڑنا اللہ کی مشیت پہر مستور الحال ان شاء اللہ تعالیٰ مستور الحال رہیگا اللہ اوس سے درگزر کریگا اللہ تعالیٰ نے قائل کلمہ شہادت پر جہنم کو حرام کیا ہے قرآن مین فرمایا ہے ومن یعمل مثقال ذرة خیرا یرہ توحید اس طاعات و افضل حسنات ہی یہ خیر ذرہ سے بڑہ کر ہے حدیث بطاقہ اسکی شاہد ہی گناہان صغیرہ نماز و روزہ وغیرہا سے مٹتے رہتے ہین یہ اللہ کا فضل وسیع ہے رہے کبائر اونکے لئے توبہ مقرر ہے اور جسپر دنیا مین حد جاری ہو چکی وہ تو اپنے گناہ سے بالکل پاک ہو گیا اب آخرت مین دوبارہ معذب نہوگا حدیث انس مین فرمایا ہے اے بیٹے آدم کے تو جبتک مجھکو پکاریگا اور میرا امیدوار رہیگا مین تجھکو بخشتا رہونگا جو کچھ تجھسے ہوا اور کچھ پروا نکرونگا اگر تیرے گناہ آسمان کی چوٹی تک پہنچ جاوینگے اور تو مجھسے بخشش مانگیگا مین تجھکو بخشدونگا اے ابن آدم اگر تو پاس میرے زمین بہر خطا لیکر آئیگا اور تو نے شرک نکیا ہوگا تو مین پاس تیرے زمین بہر مغفرت لیکر آؤنگا رواہ الترمذی وحسنہ یہ حدیث واسطے ہمسے گنہگارون کے ایک بڑا وسیلہ جمیلہ ہے مغفرت ذنوب کا ہم اللہ و رسول کو سچا جانتے ہین اور ہمکو اپنے گناہون کا اقرار ہے اور ہم اپنے عدم تحفظ پر سخت نادم ہین ؎

لعل رحمة ربی حین یقسمہا		تاتی علی حسب العصیان فی القسم

نووی رح نے کہا ہے مختار واسطے بندہ کے حالت صحت میں یہ ہے کہ خائف و راجی دونون ہو اور حالت مرض مین نری رجا ہو نصوص کتاب و سنت اسی بات پر مشاہر ہین نری رجا ہر حال پر اختلال مین مذہب مرجیہ کا ہے اور نرا خوف ہر حال مین مذہب خارجیہ کا اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ خوف و رجا حد اعتدال پر رہے نہ بالکل خائف و نا امید ہو نہ بالکل راجی بلا خوف غزالی نے کہا ہے خوف و رجا مین حدیثین آئی ہین ناظر کو شک ہوتا ہے کہ انمین کون افضل ہے اور مطلق پوچھنا اسبات کا کہ خوف افضل ہے یا رجا قول فاسد ہے یہ ویسی بات ہے کہ کوئی پوچھے کہ روٹی افضل ہے یا پانی اسکا جواب یہی ہوگا کہ بھوکے کے لئے روٹی افضل ہے اور پیاسے کے لئے پانی اور اگر بھوک پیاس دونون ہون تو اون مین جونسی حالت غالب ہوگی اوسیکا اعتبار ہوگا یعنے اگر بھوک غالب ہے تو روٹی افضل ہے اور اگر پیاس زیادہ ہے تو پانی افضل ہے اور اگر دونون مساوی ہین تو پھر یہ دونون بھی برابر ہون گے اگرچہ بعض احوال مین ایک کو دوسرے پر افضل کہہ سکتے ہین مثلاً اگر دل پر مرض بیخوف ہونے کا اللہ سے اور مغرور ہونے کا اللہ پر غالب ہے تو خوف افضل ہوگا اور اگر دل پر یاس و نا امیدی چھا گئی ہے تو رجا افضل ہوگی اور حالت اعتدال ہر جگہ مین محمود ہوتی ہے غزالی رحمہ اللہ نے تدبیر حاصل کرنے خوف کی بتائی ہے پھر برے خاتمہ کے معنے بتائے ہین پھر انبیاء اولیا کے حکایات خوف لکھے ہین ہمارا رسالہ صدق اللجا جامع احوال خوف و رجا ہے۔

فصل ششم بیان مین زہد فی الدنیا کے

حدیث مستورد بن شداد مین فرمایا ہے واللہ ما الدنیا فی الاخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم ترجع رواہ مسلم یعنے دنیا بنسبت

آخرت کے ایسے بیقدر وکم مقدار چیز ہے جیسے کوئی دریا مین انگلی ڈالے پہر دیکہے کہ کتنا پانی
لیکر آئی جابر کہتے ہین حضرت کا ایک بزگوش بریدہ و مردار پر گزر ہوا فرمایا تم مین کوئی اسکو
ایک درم کو مول لیتا ہے کہا ہمتو مفت مین بہی نلین فرمایا اللہ نیا اھون علی اللہ من
ھذا علیکم رواہ مسلم یعنی دنیا اس سے بہی خوار تر ہے نزدیک اللہ کے ابوہریرہ
کا لفظ یہ ہے الدنیا سجن المومن وجنة الکافر رواہ مسلم یعنی دنیا قیدخانہ ہے
مومن کا بنسبت نعیم آخرت کے اور بہشت ہی کافر کی بنسبت عذاب آخرت کے دوسرا
لفظ ابوہریرہ کا رفعًا یہ ہے حجبت النار بالشہوات وحجبت الجنة بالمکارہ متفق علیہ
یعنی آگ شہوتون کے پردہ مین چہپائی گئی ہے اور بہشت مکروہات کے پردہ مین یعنے
شہوت رانی کا انجام دوزخ ہے اور تکلیف اوٹہانے کا نتیجہ جنت تیسرا لفظ انکا رفعًا
یون ہی الا ان الدنیا ملعونة وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم ومتعلم
رواہ الترمذی وابن ماجة یعنے سوا علم وتعلم وذکر خدا کے جوکچہہ دنیا مین ہے
سب ملعون ہے سہل بن سعد رفعًا کہتے ہین لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح
بعوضة ما سقی کافرا منہا شربة رواہ احمد والترمذی وابن ماجة
یعنے دنیا کی حقیقت نزدیک اللہ کے اگر برابر ایک پرپشہ کے بہی ہوتی تو اللہ کسی کافر
کو ایک گہونٹ پانی بہی اوس مین سے نہ دیتا اسلئے جو دنیا کافرون کو دی ہے سو اسی سبب
سے کہ اوسکی کچہہ عزت ووقعت وحرمت رتبا نزدیک خدا کے نہین ہے ملعون چیز
ملعون لوگون کو بخشی ہے اور مومنون کو اوس سے بچایا ہے جتنی حدیثین مذمت دنیا مین
آئی ہین وہ سب دلیل ہین زہد فی الدنیا پر حدیث عقبہ بن عامر مین فرمایا ہے اذا
رایت اللہ عزوجل یعطی العبد من الدنیا علی معاصیہ ما یحب فانما ھو
استدراج ثم تلا رسول اللہ صلعم فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب
کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناھم بغتة فاذا ھم مبلسون رواہ

احمد یعنے جب تو دیکھے اللہ تعالے کو کہ وہ کسی بندہ کو باوجود گناہ کرنے کو حسب دلخواہ
دنیا دیتا ہے تو یہ اللہ کا اوسکے ساتھ مکر ہے پہر یہ آیت پڑہی کہ جب وہ نصیحت کو بہول
گئے تو ہمنے ہر چیز کے دروازے اونپر کہولدئے جب وہ اوس عطا پر خوش ہوئے ہمنے
یکایک اونکو پکڑ لیا وہ نا امید و حسرت آلودہ ہو کر رہگئے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے من
طلب الدنیا حلالا مکاثرا مفاخرا مرائیا لقی اللہ وھو علیہ غضبان رواہ
البیھقی وابو نعیم فی الحلیۃ یعنے جسنے حاصل کی دنیا حلال طور پر اسلئے کہ بہت سا
مال جمع کرے فخر وریا کرے تو وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا احتیاط
کرنا چاہیئے کہ جب حلال مال مین یہ نکال و وبال ہے تو جمع مال حرام مین کیا کچھہ عذاب
وعقاب نہوگا حلالہا حساب وحرامہا عذاب شبہتہا عتاب فضیلت فقر
ومذمت غنا مین جتنی حدیثین آئی ہین وہ سب طرف زہد فی الدنیا کے بلاتے ہین
دنیا ایک بے وفا چیز ہے ایسی چیز مین دلبستگی کرنا کیا حاصل ہے

	دولت دنیا کہ تمنا کند		باکہ وفا کرد کہ با ما کند

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت نے ایکدن خطبہ پڑہا فرمایا دنیا ایک عرض حاضر ہے
بر و فاجر اوس سے کہاتے ہین آخرت ایک اجل صادق ہی اوسدن بادشاہ قادر حکم
کریگا سن رکہو ساری خیر جنت مین ہے اور سارا شر دوزخ مین تم عمل کرو اللہ سے بچکر
اور جانلو کہ تم عرض کیئے جاؤگے اپنے عملون پر فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ
ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الشافعی شداد کا لفظ یہ ہے اے لوگو دنیا
ایک عرض حاضر ہی اوس سے ہر نیک و بد کہاتا ہے آخرت ایک وعدہ راست ہی ملک عادل
اوسدن حکم کریگا حق کو ثابت باطل کو باطل کریگا تم ابناء آخرت ہو جاؤ ابناء
دنیا مین سے نہو ہر بچہ اپنی ہی مان کے پیچہے جاتا ہے رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ حدیث
عبداللہ بن جعفر مین فرمایا ہی اذا رایتم من یزھد فی الدنیا فادنوا منہ فانہ

يلقى الحكمة رواه ابو يعلى يعنے جب دیکھو تم کسیکو کہ وہ بے رغبت ہے دنیا مین تو
اوسکے پاس بیٹھو کہ اوسکو حکمت سکھائی جاتی ہے ابن عمر کا لفظ رفعاً یہ ہے لا يصيب
عبد من الدنيا شيئا الا نقص من درجاته عند الله وان كان عليه كريما
رواه ابن ابى الدنيا واسناده جيد یعنے بقدر دنیا کے درجہ بندہ کا نزدیک اللہ
کم گھٹ جاتا ہے گو اللہ کے یہان وہ عزت دار ہو ثوبان نے حضرت سے پوچھا تہا مجھکو
کسقدر دنیا کفایت کرتی ہے فرمایا جو بھوک کو بند کرے ستر کو چھپائے اور اگر تیرے پاس گھر
ہو جو سایہ کرے تو خیر اور اگر سواری بھی ہے تو پھر کیا پوچھنا رواه الطبرانى حدیث
ابن عباس مین فرمایا ہے ما فوق الازار وظل الحائط وجر الماء فضل يحاسب به
العبد يوم القيامة او يسال عنه رواه البزار ورواته ثقات یعنے ایک
تہمد و سایہ دیوار و آب گرم سے جو زیادہ ہوگا اوسکا حساب بندہ سے دن قیامت
کے لیا جائیگا غزالی نے بیان مین حقیقت زہد و فضیلت زہد و ضرورت زہد کے بسط
تمام کیا ہے اور کچھہ بیان اسکا ہمارے رسائل مختلفہ مین بھی آیا ہے احیاء العلوم
و کیمیائے سعادت کا مطالعہ کرنا واسطے درستی علم معاملہ کے بہت ضروری سمجھہ
فقط اشارہ کرنا مقصود تہا وہ حاصل ہو گیا۔

فصل نہم بیان مین اخلاص فی العمل کے

قال تعالى وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين اخلاص عبادت
عبارت ہے توحید خالص سے جسکا بیان رسالہ رعایة الایمان مین کیا گیا ہے اور دین
خالص اس باب مین ایک کتاب جامع ہے وقال تعالى الا لله الدين الخالص
اور حدیث عمر مین فرمایا ہے انما الاعمال بالنيات یعنے اعتبار اعمال کا نیت سے

ہے ایکمرد قبیلہ اسلم نے حضرت سے کہا تہا ایمان کیا چیز ہے فرمایا اخلاص رواہ البیہقی
بطولہ معاذ بن جبل کو جب طرف یمن کے بہیجا فرمایا اخلص دینك یکفیك العمل
القلیل رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث ضحاک بن قیس مین فرمایا ہی ایہا
الناس اخلصوا اعمالکم فان اللہ تبارك وتعالی لا یقبل من الاعمال الا ما خلص
لہ رواہ البزار والبیہقی ابوامامہ کا لفظ رفعًا یہ ہے ان اللہ عزوجل لا یقبل من
العمل الا ما کان لہ خالصًا وابتغی بہ وجہہ رواہ ابوداود والنسائی باسناد
جید یعنے اللہ تعالی اوسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص اوسکے لئے ہوتا ہے اور مطلب
اوس سے اللہ کی رضا ہوتی ہے پس جس عمل مین کچہہ بہی لگاؤ غیر کا ہوا وہ عمل مردود ہے
قرآن مین فرمایا ہے فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرك بعبادۃ
ربہ احدًا یعنے جسکو اللہ سے ملنے کی امید ہو وہ عمل نیک یعنے خالص کرے اور اپنے
رب کی عبادت مین کسیکو شریک نکرے احادیث اخلاص وصدق نیت صالحہ کے
ترغیب ترہیب مین مذکور ہین اور تفصیل اس عمل کی کتاب مکارم الاخلاق مین
لکہی گئی ہے اصل اصول نجات مین یہی فعل اخلاص ہے لکن وجود اسکا ہر زمانہ مین
کمیاب بلکہ نایاب ہی ضرور ہے اغوا رنفس وشیطان سے شرکت ریا وسمعہ کی اعمال ونیت
مین ہوجاتی ہے دقائق ریا کا بیان جیسا احیاء العلوم مین ہے دوسری کتاب
مین کم ہوگا یہ بلا اہل علم وعبادت مین نسبت عوام مسلمین کے زیادہ ہوتی ہے
ہمنے بیان ریا کا رسالہ لسان العرفان وغیرہا مین قدرے بسط کے ساتھہ
لکہا ہے وہ چیز جسکا اہتمام سب سی زیادہ ہر عمل مین چاہیئے یہی اخلاص ہے اونے
ریا شرک ہوتی ہے اور شرک ظلم عظیم ہے مومن کے سب گناہ بخشے جاسکتے ہین مگر
شرک کہ اوسکی جزا خلود فی النار ہے اخلاص کی ضد یہی شرک ہے جسطرح کہ اتباع
کی ضد بدعت ہی شرک و بدعت دونون خلاف خلوص وتوحید ہین سبب اخلاص

نہوا تو سارے عمل بنا رفا سد علی الفاسد ہوجاتے ہین انسان مصداق عاملۃ ناصبۃ
کا ہوجاتا ہے اسی جگہہ سے توحید کو راس طاعات افضل حسنات کہا گیا ہے۔

فصل ہشتم بیان مین حسن خلق کے

اللہ تعالے نے فرمایا ہے انک لعلی خلق عظیم اور حدیث انس مین آیا ہے کان
رسول اللہ صلعم احسن الناس خلقا متفق علیہ ابن عمر و رفعاً کہتے ہین ان
من خیارکم احسنکم اخلاقا متفق علیہ یعنے حضرت بڑے خوش اخلاق تھے اور بہتر
شخص وہ ہے جو خوش اخلاق ہو حدیث نواس بن سمعان مین حسن خلق کو بِر فرمایا ہے
رواہ مسلم والترمذی ابوالدردار کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ماشی اثقل فی
میزان المومن یوم القیامۃ من خلق حسن رواہ الترمذی وصححہ وابن حبان
یعنے ترازو مین دن قیامت کے کوئی شے حسن خلق سے زیادہ بھاری نہوگی دوسرا لفظ
ترمذی کا یہ ہے ان صاحب حسن الخلق لیبلغ بہ درجۃ صاحب الصوم والصلوٰۃ
رواہ البزار باسناد جید یعنے صاحب حسن خلق درجہ صاحب صوم و صلوٰۃ کو
بسبب حسن خلق کے پہنچ جاتا ہے اگرچہ اوسنے بہت سا روزہ نماز نہین کیا ہے حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہے کہ جو چیز اکثر بہشت مین لیجاتی ہے وہ تقوے و حسن خلق ہے اور اکثر
دخول نار کا بسبب فم و فرج کے ہوتا ہے رواہ الترمذی وصححہ وابن حبان عائشہ
کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ بڑا کامل ایمان مین وہ شخص ہے جسکا خلق بہت اچھا ہو اور اپنے
اہل پر نہایت مہربان ہے رواہ الترمذی وحسنہ وقال الحاکم صحیح حدیث عائشہ
دوسرا لفظ یہ ہے کہ مومن بسبب حسن خلق کے درجہ صائم قائم کو پہنچ جاتا ہے رواہ
ابوداود وابن حبان تیسرا لفظ یہ ہے کہ درجات قائم اللیل صائم النہار کو یا لقیامۃ

رواہ الطبرانی انس کا لفظ رفعًا یون ہے کہ بندہ اپنے حسن خلق سے عظیم درجات
آخرت و شرف منازل کو پہنچتا ہے حالانکہ وہ ضعیف العبادۃ ہے اور سوء خلق سے
اسفل درجۂ جہنم کو پہنچتا ہے رواہ الطبرانی و رواتہ ثقات حدیث صفوان بن
سلیم مین فرمایا ہے الا اخبرکم بایسر العبادۃ واھونہا علے البدن الصمت
وحسن الخلق رواہ ابن ابی الدنیا مرسلا یعنے بہت سہل و آسان و کم عبادت
خاموش رہنا اور خوش خلق ہونا ہے علا بن شخیر کہتے ہین ایک آدمی سامنے حضرت
کے آیا اور کہا کہ کون عمل افضل ہے فرمایا حسن خلق پھر داہنی طرف سے آیا اور
یہی سوال کیا فرمایا حسن خلق پھر بائین طرف سے آیا اور یہی پوچھا فرمایا حسن خلق
پھر پس پشت سے آکر کہا کہ کون عمل افضل ہے حضرت نے التفات کرکے فرمایا مالک
لا تفقہ حسن الخلق وھو ان لا تغضب ان استطعت رواہ محمد بن نصر
المروزی مرسلا یعنے تجھکو کیا ہوا ہے کہ تو بات نہین سمجھتا افضل عمل خوبی عادت
ہے جتنے اگر بن سکے تو غصہ نکیا کر یہ ایک خلق ہے منجملہ اخلاق مہلکات کے اسیطرح جتنے
مہلکات ہین اونسے بچنا داخل حسن خلق ہے حدیث ابی امامہ مین واسطے صاحب
حسن خلق کے ضمانت گھر کی اعلی جنت مین دی ہے رواہ اھل السنن وحسنہ
الترمذی سو جس چیز کے حضرت ضامن ہوئے ہین وہ چیز ضرور ہونے والی ہے
ہمکو چاہیئے کہ ہم ساتھ اوس چیز کے جہانتک بن سکے متصف ہون تاکہ یہ ضمانت
ہمارے حق مین ثابت ہو جانے حدیث جابر مین کہا ہے کہ بہت دوست مجھکو تم مین
اور بہت قریب مجھسے نشست مین دن قیامت کے وہ شخص ہوگا جسکے اخلاق بہت
اچھے ہین رواہ الترمذی وحسنہ عمار بن یاسر کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ حسن خلق
ایک خلق اعظم الٰہی ہے رواہ الطبرانی ہمکو چاہیئے کہ ہم متخلق باخلاق خدا ہین تاکہ
عمدہ نتیجہ اوسکا ہمکو حاصل ہو یہ نتیجہ ابو ہریرہ سے مرفوعًا یون مروی ہے کہ اللہ نے

ابراہیم علیہ السلام کو وحی بھیجی تھی کہ اسے میرے خلیل تو اپنے خلق کو درست کر گو ساتھ
کافرون کے ہو تو مدخل ابرار مین داخل ہو گا واسطے شخص نیک خلق کے میری
بات ہو چکی ہے کہ مین اوسکو نیچے اپنے عرش کے سایہ دونگا اور اپنے حظیرۂ قدس
سے پلاؤنگا اور اپنی ہمسایگی سے نزدیک رکھون گا رواہ الطبرانی دوسرا لفظ اسکا
یہ ہے کہ جس شخص کے خُلق و خَلق کو اللہ نے اچھا کیا ہے اوسکو آگ کبھی نکھائے گی
رواہ الطبرانی فی الاوسط ع ہمچو روئے خویش نیکو ساز خوی خویش را ابو ذر سے
فرمایا تھا تو لازم پکڑ حسن خلق و طول صمت کو واللہ عمل نکیا خلائق نے مثل انکے رواہ
ابن ابی الدنیا والطبرانی والبزار وابو یعلی باسناد جید ورواتہ ثقات دوسرا
لفظ یہ ہے اے ابو ذر کیا نہ بتاؤن مین تجکو افضل عبادت جو بدن پر بہت سبک اور میزان
مین بہت گران اور زبان پر بہت آسان ہے کہا ہان فرمایا علیک بطول الصمت وحسن الخلق
فانک لست بعامل بمثلہما اسامہ بن شریک کہتے ہین کچھ لوگون نے حضرت سے پوچھا تھا
من احب عباد اللہ الی اللہ فرمایا احسنہم خلقا رواہ الطبرانی ورواتہ محتج
بہم معاذ کہتے ہین اخیر وصیت حضرت کی مجھکو یہ تھی کہ یا معاذ احسن خلقک للناس
رواہ مالک عایشہ کہتی ہین حضرت یہ دعا کرتے تھے اللہم احسنت خلقی فاحسن خلقی
رواہ احمد ورواتہ ثقات حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ آدمی مومن ہوتا ہے
اوسکے خلق مین کچھ خلل ہوتا ہے اس سبب سے اوسکا ایمان گھٹ جاتا ہے رواہ ابوداؤد
والترمذی دوسرا لفظ یہ ہے کہ تم سب لوگون کو مال نہین دیسکتے لیکن بسط وجہ
وحسن خلق سے اونکی گنجایش کرو رواہ ابو یعلی والبزار بسند حسن جید حدیث رافع مین
حسن خلق کو نما اور سوء خلق کو شوم فرمایا ہے رواہ احمد ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین
کہ حضرت یہ دعا کرتے تھے اللہم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء
الاخلاق رواہ ابوداود والنسائی مین کہتا ہون جتنے اخلاق حسنہ ومکارم

حمیدہ سنن صحیحہ مین آئے ہین جیسے رفق و ایثار و حلم و علم و تواضع و خشوع و طلاقت وجہ و طیب کلام و افشار سلام و اطعام طعام و البا س لباس مصافحہ و معانقہ و نحوہا یہ سب حسن اخلاق مین داخل ہین اور جتنے اخلاق ذمیمہ احادیث مرفوعہ مین آئے ہین جیسے غضب و حسد و بخل و تہاجر و تشاجر و تدابر و تحریش و اغرار و قذف و ترویع مسلم و تخویف مومن بسلاح وغیرہ وہ سب اخلاق سیئہ مین داخل ہین ہمنے بیان حسن خلق کا کتاب مکارم الاخلاق مین بہت بسط سے کیا ہے طرف اسکے مراجعت کرنا توفیق خیر ہے۔

فصل ششم بیان مین حب حق عزوجل کے

اللہ نے فرمایا ہے والذین آمنوا اشد حبا للہ یعنے ایماندار لوگ اللہ کی محبت مین بڑے پکے سچے سخت و مضبوط ہوتے ہین قال تعالی قل ان کان اباؤکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموها ومساکن ترضونها احب الیکم من اللہ ورسولہ وجهاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ یہ دلیل ہے اسبات پر کہ محبت اللہ ورسول کی ان سب اشیاء سے زیادہ تر ہونا چاہیے حدیث انس مین رفعا آیا ہے لا یومن احدکم حتی یکون اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواهما رواہ الشیخان دوسرا لفظ انکا یہ ہے لا یومن العبد حتی اکون احب الیہ من اهلہ ومالہ والناس اجمعین رواہ مسلم تیسرے حدیث انس مین یون فرمایا ہے ثلاث من کن فیہ وجد بهن حلاوة الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواهما ومن احب عبدا لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یقذف فی النار رواہ

الشیخان والترمذی والنسائی یعنے تین چیزین ہین جس شخص مین وہ ہونگی اوسکو ایمان کا مزہ ملیگا ایک یہ کہ اللہ ورسول اوسکو ماسوا ہما سے زیادہ تر دوست ہون دوسرے یہ کہ جسکو دوست رکھے اوسکو اللہ ہی کے لئے دوست رکھے نہ کسی اور وجہ سے تیسرے یہ کہ بعد رہائی کے کفر سے پھر کافر ہونے کو برا جانے جسطرح کہ آگ مین گرنے کو برا جانتا ہے ہمنے اس حدیث کی شرح مستقل لکھی ہے جسکا نام تقویۃ الایقان فی شرح حدیث حلاوۃ الایمان ہے حدیث ابوہریرہ مین رفعًا منجملہ اون سات شخصون کے جنکو قیامت مین اللہ اپنے سایہ مین جگہہ دیگا ذکر اون دو شخصون کا بھی آیا ہے جو آپسمین اللہ کے لئے محبت رکھتے ہین رواہ الشیخان حدیث ابو امامہ مین فرمایا ہے من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان رواہ ابوداود یعنے کمال ایمان یہ ہے کہ حب وبغض وعطا ومنع جو کچھہ ہو وہ اللہ ہی کے لئے ہو نہ کسی اور علاقہ کے سبب سے ولہذا حدیث ابی ذر مین حب للہ وبغض للہ کو افضل اعمال فرمایا ہے رواہ ابوداود بندہ کا اللہ کو دوست رکھنا اسیطرح ہوتا ہے کہ اللہ کے مامورات بجالائے منہیات سے باز رہے مقدورات پر صبر کرے انعامات پر شاکر ہو مخالفات ونامرضیات سے بھاگے پھر جو لوگ اللہ کے دوست ہین یا جو اعمال کہ محبوب خدا ہین اونکو دوست رکھے اور جو لوگ اور جو اعمال کہ ناپسند خداوند ذوالجلال ہین اون کو دشمن رکھے جب یہ صفت کسی مومن مین حاصل ہوجاتی ہے تو پھر اللہ بھی اوسکو دوست رکھنے لگتا ہے یحبھم ویحبونہ اور آسمان وزمین مین اوس کی دوستی کی پکار ہوجاتی ہے کریمۂ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم الرحمٰن ودا کی تفسیر مین یہی مضمون حدیث مین آیا ہے ابوہریرہ کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے ان اللہ اذا احب عبدا دعا جبریل فقال انی احب فلانا فاحبہ قال فیحبہ جبریل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ

یحبہ اہل اسماء ثم یوضع لہ القبول فی الارض الحدیث رواہ مسلم یہی مضمون
اسی حدیث مین بحق مبغوض خدا بہی آیا ہے عیاذا باللہ دوسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے
لو ان عبدین تحابا فی اللہ عز وجل واحد فی المشرق واٰخر فی المغرب یجمع اللہ
بینہما یوم القیامۃ یقول ہذا الذی کنت تحبہ فی اسے لاجلی رواہ البیہقی فی
شعب الایمان الحمد للہ تعالی کہ مین اللہ ورسول اور صحابہ واہل بیت ومجتہدین وسلف
صالحین او رمحدثین وخلف تبعین کو دوست رکہتا ہون اور اللہ سے امید ہے کہ
مجھکو دن قیامت کے اونسے ملائے اور ہمسایگی اپنے دوستون کی نصیب کرے وما
ذلک علی اللہ بعزیز مینے کتاب مکارم الاخلاق مین بیان فضل حب فی اللہ اور حث
علی حب اللہ اور علامات حب اللہ للعبد وحث علی التخلق بحب اللہ وسعی فی تحصیل
حب اللہ کا بسط سے لکہا ہے اوسکی طرف رجوع کرنا دلیل سعادت ہے والتوفیق بید اللہ تعالی
بلکہ اگر کوئی عمل مین قاصر بھی ہوتا ہے لکن دل اوسکا محبت خدا ورسول مین مستغرق
ہے تو بھی اوسکے لئے حدیث انس مین ایک بڑی بشارت ہے جسکے مقابلہ مین ساری
دنیا بما فیہا ہیچ و پوچ ہے وہ کہتے ہین ایکمرد نے حضرت سے پوچھا تھا کہ قیامت کب ہوگی
فرمایا تو نے اوسکے لئے کیا طیاری کی ہے کہا کچھ بہی نہین اتنی بات ہے کہ مین اللہ
ورسول کو دوست رکہتا ہون فرمایا انت مع من احببت یعنے تو اوسدن اوسکے
ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکہتا ہے انس کہتے ہین فما فرحنا بشیء فرحنا بقول النبی
صلعم انت مع من احببت فانا احب النبی صلعم وابابکر وعمر وارجوا ان
اکون معہم بحبی ایاہم ایک روایت بخاری مین یہ آیا ہے کہ وہ مرد سائل ایک جنگلی
آدمی تہا یعنے بادیہ نشین جب حضرت نے اوسکو یہ جواب دیا تو ہم ہی اوسی کیطرح
ہین ہمکو بہی اس ارشاد سے ایک بہت ہی بڑی خوشی حاصل ہوئی ترمذی کا لفظ یہ ہے
کہ رایت اصحاب النبی صلعم فرحوا بشیء اشد منہ ایک مرد نے کہا الرجل

یحب الرجل علی العمل من الخیر یعمل بہ ولا یعمل بمثلہ فرمایا المرء مع من احب
رواہ الترمذی ابن مسعود کا لفظ یہ ہے ایک شخص نے کہا اے رسول خدا کیف
تری فی رجل احب قوما ولم یلحق بہم فرمایا المرء مع من احب رواہ الشیخان
ورواہ احمد باسناد حسن من حدیث جابر یہ دلیل ہے اسبات پر کہ مجرد محبت
دوستان خدا کی موجب مغفرت کے ہوتی ہے گو برابر اونکے عمل مین نہو ابو ذر کہتے
ہین کہ مینے کہا اے رسول خدا الرجل یحب القوم ولا یستطیع ان یعمل بعملہم
فرمایا انت یا ابا ذر مع من احببت مینے کہا انی احب اللہ ورسولہ فرمایا فانک مع
من احببت ابو ذر نے اسکا اعادہ کیا حضرت نے بہی اسی جواب کا اعادہ فرمایا رواہ ابو داود
معلوم ہوا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے واسطے مزید اطمینان کے خوب ہی ٹہونک بجا کر
اس معیت کو دریافت کر لیا اور حضرت نے بہی یہ حکم مقرر رکہا اور مکرر فرمایا کہ ہان تو
اوسیکے ساتہہ ہوگا جسکو تو دوست رکہتا ہے حدیث علی مرتضے مین فرمایا ہے لا یحب
رجل قوما الا حشر معہم رواہ الطبرانی باسناد جید اور حدیث عائشہ مین
فرمایا ہے لا یحب رجل قوما الا جعلہ اللہ معہم الحدیث رواہ احمد باسناد
جید یعنے حشر ہر شخص کا اوسی قوم کے ساتہہ ہوگا جسکو وہ دوست رکہتا ہے یہ حدیث
بعموم خود شامل ہر نیک و بد ہے قرآن مین فرمایا ہے ومن یتولہم منکم فانہ منہم
غرضکہ صالح کا حشر ساتہہ صالح کے اور فاسق کا حشر ساتہہ فاسق کے ہوگا پہر صلحاء
وطلحاء جو ایک قسم کے عمل والے ہونگے الگ الگ کئے جائینگے مثلا اہل نماز جدا اہل صوم
جدا اہل خیرات وصدقات جدا اہل زہد وقناعت جدا اسیطرح زانی الگ اور شرابی الگ
اور عشاق الگ اور حرام خوار الگ سود خوار الگ اہل کبر وحسد الگ لکن فاسق برابر
صالح کے نہونگے اللہ نے فرمایا ہے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلہم
کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاہم ومماتہم ساء ما یحکمون

یعنے کیا فاسقون کو یہ گمان ہے کہ ہم برابر صالحین کے ہونگے انکا جینا مرنا برابر ہے برا حکم کرتے ہین یہ لوگ کہ ان دونون نوع کو برابر سمجھتے ہین پھر صلحا رہین جو دوستدار ہین اللہ و رسول کے اونکے برابر کسی کا مرتبہ اوسدن نہوگا وہ نور کے منبرون پر ہونگے اور خلائق حساب کتاب مین گرفتار ہوگی عایشہ نے رفعًا کہا ہے الشرك اخفى من دبيب الذر على الصفا فى الليلة الظلماء وادناه ان تحب على شئ من الجور وتبغض على شئ من العدل وهل الدين الا الحب والبغض قال الله تعالى قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد۔

فصل دھم بیان مین خشوع تعالی کی

خشوع محبت سے ہوتا ہے محبت بدون معرفت و ادراک کے نہین ہوتی کیونکہ انسان اوسی چیز سے محبت کرتا ہے جسکو جانتا پہچانتا ہے ولہذا جمادات متصف ساتھہ اس صفت کی نہین ہوتی سو جتنے اسباب واسطے محبت کے خیال کئے جاتے ہین وہ سب اوصاف جلال وجمال بروجہ کمال ذات ذوالجلال مین موجود فی الحال ہین جب اونکی شناخت کسی مومن کو ہوجاتی ہے تو وہ سامنے محبوب کے خاشع وخاضع رہتا ہے اور جو کچھہ اوس سے قلبًا وقالبًا صادر ہوتا ہے وہ اوسمین پابندی رضاء محبوب کی رکھتا ہے بلکہ اوسکو کوئی شئے سوا رضاے محبوب کے مقصود نہین ہوتی ہے سو وجود خشوع کا محبت الٰہی مین یہ ہے کہ فرائض کو مطابق شرائط شرع کے بجا لائے پھر نوافل عبادات بجالائے اور ہر نعمت کو طرف سے اللہ کے جانے اور اپنے نفس کو اداے شکر مین قاصر معلوم کرے جب یہ حالت دلکی ہوگی تو خواہی نخواہی سامنے رب معبود کے خاشع ہوگا اور کمال تقصیر کی وجہ سے نادم رہیگا صدق

اس خشوع کا یہ ہوتا ہے کہ ہردم اللہ کا ذکر کرے جسکو اللہ کا دوست جانے اوسکا محب ہو مثلاً محبت رسول خدا صلعم اسی وجہ سے عمدہ ہے کہ وہ عین محبت خدا ہے اسیطرح محبت اہل علم وتقوے کی اور محبت اعمال حسنہ کی کہ یہ سب راجع ہے طرف محبت خدا کے اہل بصیرت کے نزدیک سواے خدا کے اور کوئی محبوب نہین اور نہ کوئی مستحق محبت وخشوع ہے ؎

جُز خضوع و بندگی و اضطرار	اندرا انحضرت ندارد اعتبار

حدیث قدسی مین آیا ہے لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ولسانہ الذی ینطق بہ اسکو بخاری نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اس حدیث کی شرح بسیط ہمنے حظیرۃ القدس مین لکھی ہے اس جگہہ بعض نافہم تشبیہ ظاہر کی طرف جھک پڑے ہین اور بعض حلول واتحاد کے قائل ہوگئے حالانکہ یہی حدیث نافی وحدت وجود کی ہے الغرض جو شخص عارف صفات واسمار وافعال الٰہی ہوتا ہے اوسکو کمال درجہ کا خشوع اللہ کی عبادت ومعرفت وطاعت مین حاصل ہوجاتا ہے اور بندہ سے یہی امر مطلوب ہے اور جو کوئی اس مقام مین قاصر ہے اوسکو محبت غیر خدا دامنگیر حال ہوتی ہے اوسکا خشوع ساتھہ اللہ کے نہین ہنتا وہ جسکو چاہتا ہے اوسکے سامنے خاشع ہوتا ہے انواع شرک اسی جگہہ سے پیدا ہوگئے ہین کوئی پیر پرست ہوگیا کوئی قبر پرست کوئی امام پرست کوئی رای پرست کوئی معشوق پرست کوئی غلام پرست شیطان نے جہان تک بنا ہر کسیکو اپنی دام الفت مین گرفتار کرکے غیر کا خاشع وساجد وعابد بنا دیا اور اللہ ورسول کی محبت سے روک دیا لوگ زبانی دعوے اللہ کی محبت کا رکھتے ہین اور رسول خدا کی محب بنے ہین لکن خشوع نہین رکھتے اگر خشوع رکھتے توپھر سوا اللہ ورسول کے کیسکے سامنے خاضع

نہوتے اور جان لیتے کہ مجمع جملہ کمالات ذات الٰہی ہے وہ کون مطلب ہے جو اللہ سے نہین نکلتا کہ ہم اوسکو چھوڑکر اور سنت رسول سے منہہ موڑکر دوسرے کے در پر بھیک مانگنے کو جائین بلکہ یہ کمال درجے کی نکمراہی ہے کہ بندہ تو ہم اللہ کے ہون اور امت رسول اللہ کی پھر محتاج غیر کے رہین اور غیر کے روبرو خشوع و خضوع کرین بلکہ ہمپر تو یہی فرض ہے کہ ہم ہر حالت عسر و یسر و نشاط و کرہ مین اوسی سے التجا کرین اور سب کو چھوڑکر اوسیکی ذکر و فکر مین رہین ؎

خوش آندل کہ دارد تمناے دوست	خوش آنکس کہ دربند سوداے دوست
خوش آندل کہ شیداست بر روی دوست	خوش آندل کہ شد منزلش کوئے دوست

جس کسیکو اللہ کی محبت دل مین سماجاتی ہے اوسکو کوئی رنج یا خوشی دنیا کی اثر نہین کرتی وہ مقابلہ مین اس نعمت لازوال کے سارے جہان کو ایک سفال سمجھتا ہے پادشاہی کو گدائی اور گدائی در دوست کو پادشاہی خیال کرتا ہے ایکدم اگر ذکر محبوب حقیقی سے غفلت لاحق ہوتی ہے تو یہ اوسکی موت ہی اور جو دم کہ اوسکی یاد مین گزرتا ہے وہ اوسکے لئے ایک نعیم مقیم ہے لکن یہ بات فقط دعوے سے حاصل نہین ہوتی ہے اسکا حصول دو طرح پر ہے بعض کو یہ حالت ریاضات و مجاہدات سے میسر آتی ہے جبکہ اخلاص و صدق ہمت ہمراہ ہوتا ہے اور بعض کو محض الطاف الٰہی سے بسابقۂ ازل جذبۃ من جذبات الحق خیر من عبادۃ الثقلین سعدی رح نے بیان مین اجبار خدا کے کیا خوب فرمایا ہے ؎

خوشا وقت شوریدگان غمش	اگر ریشش بینند وگر مرہمش
گدایانے از پادشاہے نفور	بامیدش اندر گدائی صبور
دمادم شراب الم در کشند	وگر تلخ بینند دم در کشند
بلائے خمارست در عیش مل	سلحدار خارست باشاخ گل

چو تلخ ست صبرے که بر یاد اوست | که تلخی شکر باشد از دست دوست
اسیرش نخواهد رہائے ز بند | شکارش نجوید خلاص از کمند
سلاطین عزت گدایان ے | منازل شناسان گم کردہ پی
ملامت کشانند مستان یار | سبکتر برد اشتر مست بار
بر وقت شان خلق کے رہ برند | که چون آبحیوان بظلمت درانند
چو بیت المقدس درون پر ز تاب | رہا کردہ دیوار بیرون خراب
چو پروانه آتش بخود در زنند | نه چون کرم پیله بخود در تنند
دلارام در بر دلارام جوے | لب از تشنگی خشک بر طرف جوی
نگویم که بر آب قادر نیند | که بر ساحل نیل مستسقی اند

قرآن و حدیث مین ذکر اولیاء اللہ کا آیا ہے اور اللہ نے ولایت کو تقوی مین منحصر فرمایا ہے اور حدیث مین علامت محب خدا کی مفلسی و بے نوائی ارشاد کی ہے رب اشعث اغبر مدفوع من الابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ یہ سب اثر انکے خشوع و خضوع کا ہے اللہ کی محبت مین اگر خشوع نہوتا تو وہ بھی مثل ابناء دنیا کے خوشدل فارغ البال ہوتے لکن اون کو تو یہ بات معلوم ہے کہ بلوغ الآمال فی رکوب الاہوال اسلئے اونپر سارے مصائب دنیا کے آسان ہو گئے ہین بلکہ وہ مصائب سے ایسے خوش رہتے ہین جسطرح کہ دنیا کے لوگ حصول لذات و شہوات سے محظوظ ہین کیونکہ انکو خشوع نہین ہے اگر خشوع ہوتا تو کبھی یہ اس عرض فانی کو عوض جوہر باقی کے اختیار نکرتے ولکن یہ تو ظلوم جہول نکلے اسلئے اقرار تحمل امانت کا کر لیا مگر ایفاء وعدہ کا نہو سکا

این سعادت بزور بازو نیست | تا نبخشد خدای بخشنده

اوسدن لوگ چار طرح پر ہونگے ہالکین معذبین ناجین فائزین انکا بیان یہ ہی

رسالہ توزیع العباد مین کیا ہے یہ وہ وقت ہے کہ اگر کوئی ہلاک و عذاب سے بچکر اہل نجات
مین معدود ہوجاے تو سمجھو کہ وہ بڑا بچا اور ہے فائزین کے رتبہ تک پہنچنا ایک عقبہ کئود نظر
آتا ہے کہین ایسقدر بن پڑے کہ ان مہلکات سے حفظ ہو اور منجیات کے ساتھ اتصاف
حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک
ثم یاتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی ہم اللہ سے
بھیک مانگتے ہین کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر کرے ؎

در ین مجلس آنکس بکامے رسید	کہ درد در اخر بجامے رسید

مراد اس جام سے اسجگہ حسن انجام اور کلمہ طیبہ پر اختتام کا ہونا ہے رزقنا اللہ
السعادۃ وختم لنا بالحسنی وزیادۃ -

خاتمہ

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے تم لوگ اوسدن برہنہ پا برہنہ بدن بے ختنہ اُٹھوگے
جسطرح کہ پہلی بار پیدا کیا تھا اوسی طرح پھر پیدا کرین گے یہ وعدہ ہے ہمپر
ہمکو اس وعدہ کا کرنا ہے متفق علیہ مقداد کا لفظ رفعًا یہ ہے سورج دن قیامت کے خلق
سے نزدیک ہوجائیگا ایک میل کے اندازے پر لوگ پسینے مین بقدر اپنے اعمال کے ہونگے
کوئی ایڑہی تک کوئی کمر تک کوئی زانو تک کسیکو لگام سی لگ جائیگی رواہ مسلم حدیث
ابوسعید مین فرمایا ہے یقول اللہ یا ادم فیقول لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک
قال اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من کل الف تسعمایۃ
وتسعۃ وتسعین فعندہ یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملہا
وترے الناس سکاری وما ھم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید الحدیث

یعنے آدم کو حکم ہوگا کہ آگ کا لشکر نکالو ہر ہزار مین سے نو سو ننا نوے اوس وقت بچا بوڑہا
ہو جائیگا حمل والیون کا حمل گر جائیگا لوگ مارے خوف کے مثل مست کے بیہوش و بیحواس
ہو جائینگے متفق علیہ پہر فرمایا کہ تم مین کا ایک اور یاجوج ماجوج مین سے ہزار ہونگے
ابو ہریرہ مرفوعًا کہتے ہین ایک بڑے موٹے آدمی کو دن قیامت کے لائین گے وہ
نزدیک اللہ کے برابر ایک پر پشہ کے بھی نہوگا تم چاہو یہ آیت پڑہو فلا نقیم لہم
یوم القیمۃ وزنا متفق علیہ مراد اہل کفر ہین کیونکہ مومن کے لئے میزان قائم کیجائیگی
حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی جو کوئی یہ چاہی کہ قیامت کے دن کو آنکہہ سی دیکھی وہ سورۂ اذا الشمس
کورت واذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت پڑہی رواہ احمد والترمذی عائشہ رفعًا کہتی ہین
لیس احد یحاسب یوم القیامۃ الا ھلک متفق علیہ یعنی جہگڑنا واسطے حساب فہمی کے مہلک ہوگا اور
مراد حساب یسیر سی فقط عرض ہی حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی اللہ مومن سی قریب ہو کر اپنا ہاتہہ اوسکی دوش
پر رکہکر اوسکو چہپائیگا پہر اوس سی اقرار اوس کے گناہونکا کرائے گا وہ اقرار کر کے اپنے
جی مین کہیگا کہ اب مین ہلاک ہوا اللہ فرمائے گا ستر تہا علیک فی الدنیا وانا
اغفر لہا لک الیوم پہر اوس کو کتاب اوسکے حسنات کی دیگا متفق علیہ

پس پرده بیند عملہاے بد		ہمون پرده پوشد بآلاے خود

ابو امامہ نے رفعًا کہا ہے وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین
الفا لا حساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث
حثیات من حثیات ربی رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ شیخ ابن
عربی نے ایک جگہہ گنتی کل اہل جنت کی لکھی ہے پہر کہا ہے کہ اہل نار کی گنتی معلوم نہین
ہوسکتی ہے اللہم انی اسالک الجنۃ واعوذ بک من النار ابو سعید نے آکر کہا
اے رسول خدا مجہے بتاؤ کہ قیامت کے دن جبکہ لوگ سامنے رب العالمین کے کہڑے
ہون گے کسکو طاقت قیام کی ہوگی فرمایا یخفف المومن حتی یکون علیہ کالصلوۃ

المکتوبۃ رواہ البیہقی وہ پچاس ہزار برس کا دن ایماندار پر برابر وقت ایک نماز
فرض کے ہوگا جسکو وہ دنیا مین پڑھتا تھا احادیث صحیحہ مرفوعہ مین ذکر حوض و
شفاعت و دیدار خدا وصفت جنت ونار واہل جنت ونار وخلق جنت ونار خلود فی الجنۃ
والنار کا آیا ہے ان سب پر ایمان لانا فرض ہے منکر احوال برزخ وحشر ونشر ومافیہا
کا جاحد وکافر ہے بیان مین جنت ونعیم جنت کے ہمارا رسالہ مثیر ساکن الغرام
بے مثل وبے مثال ہے اسیطرح بیان مین نار کے رسالہ یقظۃ اولی الاعتبار بغایت
سادہ وپرکار ہے توقع مغفرت کے لئے سب سے بڑھ کر حدیث طویل بطاقہ ہے جسکو
ترمذی وابن ماجہ نے ابن عمرو سے رفعاً روایت کیا ہے اس زمان آخر مین جب احوال
خلق مین نظر کیجاتی ہے تو اسباب نجات کے اہل اسلام مین کمیاب بلکہ نایاب معلوم
ہوتے ہین ہم کسی اور کو کیا کہین سب سے بدتر عمل مین خود ہم ہین ہماری توبہ
کو اگر دیکھو تو کذابین کی سی ہی ہمارے نماز روزہ کو دیکھو تو ریاکارون کا سا ہی
نہین ہمارے معاملات مین غور کرو تو اون لوگون کے سے ہین جو کہ یوم الحساب
پر یقین نہین رکھتے ہین ہمارے اخلاق کو دیکھو تو شیاطین وبہائم کے اخلاق سے کچھ
زیادہ ہی نکلین گے حقوق خدا کے بجا آوری مین ہمسے زیادہ کوئی قاصر وسارق
نہوگا حقوق عباد کے لئے ہمسے بڑھ کر کوئی مضیع نملیگا اسپر ہمکو تمنا ہے کہ ہم بخشے
جائینگے کیونکہ مسلمان ایماندار ہین فسبحان اللہ وبحمدہ کا خوف خدا کا ہمارے
پاس ذکر نہین ہے ہمکو کبھی احوال آخرت یاد نہین آتی آخرت در کنار موت راتدن
سلام پیام رکھتی ہے صدہا ہم عمر بلکہ ہمسے کم عمر مر گئے لکن ہمکو اپنا مرنا کبھی یاد نہین
آتا ہے سوائے شہوات شکم وفرج کے کوئی شغل ہمکو نہین ہے جتنی عادات سیئات
ومعاصی قلب وقالب کے ہین وہ سب ہم مین جمع ہین جتنے حسنات وخیرات ہین
ہمنے اونکو منکرات سمجھ کر چھوڑ رکھا ہے دنیا بھر کے عیب ہم اپنے غیر مین بتاتے

ہین اپنا عیب کبھی ہمکو نہین سوجہتا ذرا سی بات پر ہم دوسرے کو بد دین کافر گمراہ کہہ دیتے ہین
ہمکو کوئی دیکھے تو اوس سے زیادہ بدتر ہین غیر کے اعمال کا حساب لینا ہمکو خوب آتا ہی ہم خود
ہر حساب کتاب سے پاک ہین معہذا لک دعوے اسلام کا رکھتے ہین غیر کی نصیحت کرنے مین
چست و چالاک ہین اپنی جان کو بالکل بھول گئے ہین اگر کسی غیر مسلمان کے گھر مین پیدا
ہوتے تو اوسی کے مشرب پہ ہوتے اب جو مسلمان ماں باپ سے پیدا ہوئے ہین
تو ذرا بھی شرم و حیا اسلام کی ہم مین نہین ہی اتنی توفیق بھی تو نہین ہوتی کہ کسی ایک ہی
کتاب حدیث پر مثل مشکوۃ شریف دیکھ کے اپنا حال و قال عرض کرین پھر خدا سے ڈر کر
انصاف کی راہ سے کہین کہ ہم مسلمان ہین یا شیطان پھر جبکہ یہ حالت پر ملالت و نکبت
وقت ہی تو کیا صورت نجات کی ہو گی مہلکات منجیات جو کتاب و سنت سے ثابت ہین اور
صغائر و کبائر جنکو اہل علم نے کتب دین سے تتبع کر کے لکھا ہے وہ صد با عدد سے متجاوز
ہین اون سب پر اگر توفیق عمل کی کسیطرح ہاتھ نہین آتی ہے تو انہین دس منجیات و دس
مہلکات کو بخوبی سمجھ کر فاعل و تارک ہونا چاہئیے کیا تعجب ہی اگر رحمت الٰہی جو اوس کے
غضب پر سابق ہے دستگیری فرمائے اور اس ورطہ ہلاک سے ساحل نجات پر لگا دے ہم
مدعی اسلام پر جینا مرنا مانگتے ہین ہم اگر نشامت اعمال بساط قرب سے دور ہین تو وہ
اپنی رحمت سے ضروری نزدیک ہی اور اوس سے یاس کفر ہے اللہم غفرا الغرض ساری
خوبی و بزرگی و بہبودی و رستگاری طاعت و عبادت خدا و عمل بالمنجیات مین ہی اور
تمام تباہی و بدانجامی و ہلاکی و بربادی طاعت شیطان و عمل بالمہلکات مین ہی سعدی
رحمہ نے صفت طاعت و عبادت خدا مین کیا خوب فرمایا ہے ؎

کسی را کہ اقبال باشد غلام — بود میل خاطر بطاعت مدام
نشاید سر از بندگی تافتن — کہ دولت بطاعت توان یافتن
سعادت ز طاعت میسر شود — دل از نور طاعت منور شود

اگر بندی از بهر طاعت میان — کشاید در دولت جاودان
ز طاعت نه پیچد خردمند سر — که بالای طاعت نباشد هنر
بآب عبادت وضو تازه دار — که فردا ز آتش شوی رستگار
نماز از سر صدق بر پای دار — که حاصل کنی دولت پایدار
ز طاعت بود روشنائی جان — که روشن ز خورشید باشد جهان
پرستندهٔ آفریننده باش — در ایوان طاعت نشیننده باش
اگر حق پرستی کنی اختیار — در اقلیم دولت شوی شهریار
سر از جیب پرهیزگاری برآر — که جنت بود جای پرهیزگار
ز تقوی چراغی روان بر فروز — که چون نیکبختان شوی نیکروز
کسی را که از شرع باشد شعار — نترسد ز آسیب روز شمار

ان ابیات نصیحت سمات مین گویا اشارہ ہے طرف صفات منجیات کے کیونکہ لفظ طاعت شامل جملہ حسنات و خصال خیرات ہی اسکے بعد شیطان کی مذمت کی ہے اسلئے کہ ابتلا مہلکات مین ادمی رجیم لعین کے اغوا سے ہوتا ہے اسلئے اوسکی طاعت سے منع کیا ہے اور کہا ہے ع

دلا هر که محکوم شیطان بود — شب و روز در بند عصیان بود
کسی را که شیطان بود پیشوا — کجا باز گردد براه خدا
دلا عزم عصیان مکن زینهار — که رحمت کند بر تو پروردگار
ز عصیان کند هوشمند احتراز — که از آب باشد شکر را گداز
کند نیکبخت از گنه اجتناب — که پنهان شود نور مهر از سحاب
مکن نفس اماره را پیروی — که ناگه گرفتار دوزخ شوی
اگر برنتابد ز عصیان دلت — بود اسفل السافلین منزلت

بکن خانۂ زندگانی خراب	بسیلاب فعل بد و نا صواب
اگر دور باشی ز فسق و فجور	نباشی ز گلزار فردوس دور

مین کہتا ہون کہ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ پہلا گروہ جو جنت مین جائیگا اونکی صورت مثل ماہ نیم ماہ کے ہوگی اور جو اونسے نزدیک ہونگے وہ مثل بڑے درخشان کوکب کی آسمان مین ہون گے وہ نہ گو و نہ موت کرینگے نہ ناک سنکین گے اور نہ تہوکین گے اونکی کنگہیان سونے کی ہونگی اونکا پسینا مشک ہوگا اونکی انگیٹہیان عود ہونگی اونکی بی بیان حور عین ہونگی اونکے اخلاق ایک شخص کے خلق پر ہون گے وہ اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ساٹہہ گز لنبے دراز قد ہون گے رواہ الشیخان معاذ بن جبل کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ داخل ہون گے اہل جنت اندر جنت کے جرد مرد سرمہ گین چشم ۳۳ سالہ رواہ الترمذی وحسنہ ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یون ہے کہ جنت والے جرد مرد کحلا رہون گے نہ اونکی جوانی جائے نہ اونکے کپڑے پرانے ہون رواہ الترمذی دوسرا لفظ یہ ہے کہ ساٹہہ گز طول مین اور ساتہہ گز عرض مین ہونگے رواہ احمد حدیث مغیرہ بن شعبہ مین فرمایا ہے کہ ادنے اہل جنت کو دس گنا دنیا سے دینگے اور جو اعلی رتبے کے ہین اون کو وہ ملیگا جو نکسی آنکہہ نے دیکہا ہے نہ کان نے سنا نہ دل پر گزرا رواہ مسلم حدیث ابن عمر مین رفعًا آیا ہے کہ ادنے جنتی وہ ہوگا جو اپنی باغات ونعیم وخدم وسرر کی طرف یکہزار سالہ راہ تک دیکہیگا اور اکرم علی اللہ وہ شخص ہوگا جو صبح وشام طرف اللہ کے نظر کریگا پہر یہ آیت پڑہی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ رواہ الترمذی وابو یعلی والطبرانی والبیہقی دوسرا لفظ انکا یہ ہے ان افضلہم منزلۃ لمن ینظر اللہ عز وجل فی وجہہ فی کل یوم مرتین رواہ البیہقی بہشت کی سب نعمتون سے بڑہ کر یہی اللہ کا دیدار صبح وشام ہے اللہم ارزقنا ابو سعید خدری کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے ادنے

اہل جنت کے لئے اسّی ہزار خادم اور ۷۲ بی بیان ہونگی لولو و زبرجد و یاقوت
کا قبہ کہڑا کیا جائیگا اتنے فاصلہ تک جتنا کہ جابیہ سے صنعا تک ہے رواہ الترمذی وقال
حدیث غریب دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جنت والے اپنے اوپر رہنے والون کو دیکہین
گے جسطرح کہ کنارہ شرقی وغربی آسمان مین کوکب دری غابر کو دیکہتے ہین اسلئے کہ درمیان
اونکے تفاضل ہوگا کہا اے رسول خدا تلک منازل الانبیاء لا یبلغہا غیرہم یعنے
وہ گہر پیغمبرون کے ہونگے اونکے رتبہ کو غیر کاہی کو پہنچیگا فرمایا بلی والذی نفسی بیدہ
رجال آمنوا باللہ وصدقوا المرسلین رواہ الشیخان یعنے قسم ہے اللہ کی کہ یہ وہ لوگ ہونگے
جو ایمان لائے ہین اللہ پر اور سچا جانا ہے اونہون نے رسولون کو یہی مضمون حدیث
ابوہریرہ مین بہی رفعاً آیا ہے رواہ احمد ورواتہ محتج بہو فی الصحیح ف حدیث
ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ جنت مین ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی گارا اوسکا
مشک ہے کنکریان اوسکی جواہر و یاقوت ہین مٹی اوسکی زعفران ہے جو کوئی اوس مین
گیا وہ آرام پائیگا رنج نہ دیکہیگا ہمیشہ رہیگا کبہی نہ مرے گا الحدیث رواہ احمد ابوسعید
رفعاً کہتے ہین جب اللہ نے جنت کو بنایا تو فرمایا کلام کر اوسنے کہا قد افلح المومنون
ملائکہ نے کہا طوبی لک منزل الملوک رواہ الطبرانی والبزار اسامہ بن زید کا لفظ
رفعاً یہ ہے الا ہل مشمر للجنۃ فان الجنۃ لا خطر لہا ھی ورب الکعبۃ نور
یتلألأ وریحانۃ تہتز وقصر مشید ونہر مطرد وثمرۃ نضیجۃ وزوجۃ
حسناء جمیلۃ وحلل کثیرۃ ومقام فی ابد فی دار سلیمۃ وفاکہۃ وخضرۃ وحبرۃ
ونعمۃ فی محلۃ عالیۃ بہیۃ قالوا نعم یا رسول اللہ نحن المشمرون لہا قال
قولوا ان شاء اللہ فقال القوم ان شاء اللہ رواہ ابن ماجۃ وابن ابی الدنیا
وابن حبان والبیہقی اسکی سند لا باس بہ ہے یعنے ہے کوئی کمر باندہنے والا واسطے
جنت کے جنت کو کچہہ خطر نہین ہے جنت واللہ ایک چمکتا نور ہے اور ایک لہراتا پہول

اور ایک محل عمدہ اور ایک نہر روان اور میوہ پختہ اور زن حسین جمیل اور لباس فاخرہ کبھی اور جا ہی ہمیشگی ایک خانہ دائمی بین اور بہت سا میوہ اور سبزہ اور آرایش اور نعمت محل عالی خوشنما بین ہے کہا ہان اے رسول خدا ہم اوسکے لیے کمر باندہین گے فرمایا ان شاء الله کہو الغرض جنت وما فیہا فوق الوصف ہی مگر اوسیکو ملیگی جنے اوسکے لیے تحصیل منجیات و ترک مہلکات طیاری کی ہی نہ ہر بوالہوس متمنی کاذب راجی دروغگو کو جو بڑی رزو رکہتا ہے اور کسی طرحکی طیاری واسطے اوسکے نہین کرتا افسوس ہے ایمان والون پر کہ ایسی آرام گاہ بالفعل موجود ہے اور بمجرد آنکہہ بند ہونیکی جسکا وقفہ اس جگہہ کچہہ زیادہ نہین ہے مل سکتی ہے یعنے کہ حدیث مین آیا ہے القبر روضة من ریاض الجنة وحفرة من حفر النیران پہر جب قبر سے اوٹہنا ہوگا تو بہشت نقد وقت ہی فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیاة الدنیا الا متاع الغرور سو اب ہر مسلمان کو لایق ہی کہ اس دار غرور کی متاع پر مائل نہو یہ متاع وہی مہلکات ہین جنکا ذکر مختصراً کیا گیا ہی اور مفصلاً احیاء العلوم و کیمیاء سعادت ولسان العرفان وغیرہا مین مذکور ہے اور تہ دل سے کمر منجیات پر باندہ کر دار نعیم کے حاصل کرنے مین کوشش کرے والاخرة خیر لمن اتقی ○

فحی علی جنات عدن فانہا	منازلک الاولی وفیہا المخیم
ولکننا سبی العدو فہل لنا	نعود الی اوطاننا و نسلم

زید بن ارقم کہتے ہین ایک مرد اہل کتاب سے آنکر کہا اے رسول خدا تمکو یہ زعم ہی کہ اہل جنت کہائین پئین گے فرمایا ہان والذی نفس محمد بیدہ ان احدہم لیعطی قوة مائة رجل فی الاکل والشرب والجماع الحدیث رواہ احمد والنسائی ورواتہ محتج بہم فی الصحیح والطبرانی باسناد صحیح یعنے ہر ایک آدمی کو سو مرد کی قوت اکل و شرب و جماع مین دیجائیگی دوسرا لفظ یون ہی ان احدہم لیعطی قوة مائة رجل فی المطعم والمشرب والشہوة والجماع رواہ ابن حبان و النسائی نحو ہذا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی کہ ان اول زمرة یدخلون الجنة علی صورة القمر لیلة البدر والتی

قلوبہا علی اضوء کوکب دری فی السماء ولکل امرء منہم زوجتان اثنتان یری مخ سوقہما من
وراء اللحم ومافی الجنۃ اعزب رواہ الشیخان یعنے زمرۂ اول اہل جنت کے لئے ہر ایک کو دو دو
زوجہ ملینگی جنکی ساق کا گودہ بیس گوشت سے نظر آئیگا اور جنت مین کوئی بے زوج نہو گا ابن مسعود کا لفظ
مرفوع یہ ہے کہ سفیدی ساق زن اہل جنت کی ستر حلوں کے نیچے سے نظر آئیگی یہانتک کہ ہڈی کا گودا بھی دکہائی
دیگا رواہ الترمذی وابن حبان وابن ابی الدنیا۔ سعید بن عامر رفعا کہتے ہین اگر ایک عورت
بہشت کی جہان کے تو ساری زمین بوے مشک سے بہرجائے سورج کی چمک جاتی رہے
رواہ الطبرانی والبزار واسنادہ حسن فی المتابعات **ف** حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے
کہ ازواج اہل جنت اپنے خاوندون کو خوش آوازی سے گانا سنائینگے منجملہ اوس غنا کے یہ
کہینگے نحن الخیرات الحسان ازواج قوم کرام پہر ٹہنڈی آنکہ سے اونکو دیکہینگے
اور یہ گانا گائینگے نحن الخالدات فلا نمتنہ نحن الآمنات فلا نخفنہ نحن المقیمات
فلا نظعنہ رواہ الطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح ابن ابی اوفی سے مرفوعا مروی ہے کہ
ہر مرد جنتی سے چار ہزار بکرا اور آٹھہ ہزار ایم اور سو حور کا بیاہ کیا جائیگا وہ سب عورتین
ہر ایک ہفتہ مین جمع ہوکر باواز خوش گائینگے خلائق نے ویسی آواز کبہی نسنی ہوگی
نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نبئس ونحن الراضیات فلا نسخط
ونحن المقیمات فلا نظعن طوبی لمن کان لنا وکنا لہ رواہ ابونعیم **ف** معاذ بن جبل
نے کہا تہا ایہا الناس انی رسول رسول اللہ الیکم نخبرکم ان المرد الی اللہ الی جنۃ
او نار خلود بلا موت واقامۃ بلا ظعن رواہ الطبرانی باسناد جید الا ان فیہ
انقطاعا یعنے بازگشت طرف اللہ کے ہونے والی ہے پہر جنت ہے یا نار خلود ہے بلا موت
کے اور اقامت ہے بلا رحلت کے آبو سعید خدری کا لفظ رفعا یہ ہے کہ جب اہل جنت جنت
مین جا چکینگے تو ایک منادی ندا کریگا اب تم تندرست رہو کبہی بیمار نہوگے جیو کبہی
نمروگے جوان بنے رہو کبہی بوڑہے نہوگے چین اوڑاؤ کبہی رنج نہ دیکہوگے یہی اللہ کا فرمانا

ونو دوا ان تلکم الجنة اور ثتموها بما کنتم تعملون رواہ مسلم والترمذی یعنے تم وارث ہوئے اس جنت کی عوض اپنے عمل کی اسی جگہ سے ابن القیم رح نے کہا ہے کہ نسبت اجتناب عن المعاصی کے امتثال حسنات کا مقدم تر ہے یعنے منہیات والے اوسوالے اہل جنت ہون گے دوسری روایت مین ذکر ذبح کرنے موت کا بصورت بز سیاہ آیا ہے اوسکے بعد یہ ندا کیجاویگی کہ یا اہل الجنة خلود فلا موت ویا اہل النار خلود فلا موت رواہ الشیخان فی النسائی و الترمذی بطولہ **ف** اب ہم اس رسالہ کو اوس حدیث پر ختم کرتے ہین جس پر بخاری نے اپنی صحیح کو اور منذری نے کتاب ترغیب ترہیب کو اور حافظ ابن حجر نے بلوغ المرام کو اور ہمنے مسک الختام شرح بلوغ المرام کو ختم کیا ہے وہ حدیث شریف بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ ہے کہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم یعنے یہ دو کلمے ہین زبان پر ہلکے ترازو مین بھاری رحمن کو پیارے پاک ہے اللہ اور اوسیکو حمد ہے وہ پاک ذات سب سے بڑا ہے فقط

آج روز پنجشنبہ

ہشتم رجب ۱۳۰۵ ہجری کو یہ رسالہ ۶ دن مین ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی وزیادۃ ورزقنا منہ وکرمہ السیادۃ والسعادۃ +

سنہ ۱۳۰۵ھ بست و ششم رجب

صحت نامہ رسالہ منجیات و مہلکات
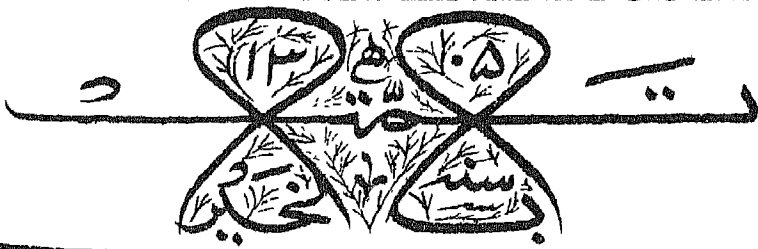
صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۱۱	صحابہ کو قرآن و حدیث ایمان لانے سے پہلے ملا تھا	صحابہ کو ایمان قرآن کے نزول سے پہلے ملا تھا
[illegible]	۱	بعد بیان حدیث و نزول	بعد نزول
۷	[illegible]	سقت	سقت
۸	۱	اسی	اسی بنی
۹	۱۶	سہاتہہ	ساتھہ
۱۲	۱	سنوا	ہوا
؍؍	۹	یوھی	یوم
۱۵	۱۸	افرع	اقرع
۱۶	۱۲	اضی	راضی
؍؍	۱۶	جہوت	جہوٹ
۱۷	۱۰	کیونکر	کیونکر ہے
۱۹	۹	قال تعالیٰ	ف
؍؍	۱۰	ہے	ہے و قال تعالیٰ
۲۵	۹	ثعلبیہ	ثعلبہ
۳۰	۱۳	سر	سرہی
۳۱	۱	خیریت	تو خیریت
۳۲	؍؍	لیپٹ	لیٹ
؍؍	۸	اعتدن	اعتدنا
؍؍	۹	عل سرہ	عنی لہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۴	۵	الرحیم	الرجیم
۳۵	۹	حسن لنے بھی	حسن بھی
۳۶	۱۴	اور بھی	اور لنے بھی
؍؍	۱۸	التنغم	التنعم
۳۸	۸	اُصُدِ قُوا	اُصُدُ قُوا
؍؍	؍؍	اتمتنم	ائتمنتم
؍؍	۱۰	ہون	ہوتا ہوں
۴۰	۱۷	ما	کاظمین ما
؍؍	۱۸	اما	وما
۴۱	۱۹	وھم	فیھا وھم
۴۲	۹	ہوجاو	ہوجاؤ گے
؍؍	۱۹	الھدی ھم	الذی ھم
۴۳	۷	الخیرو اسلاء	الخبز والماء
؍؍	۱۴	خیلرت	حیزت
؍؍	؍؍	بخدا فیر	بحذا فیر
؍؍	۱۹	پچھے	پیچھے
۴۴	۴	اسبات	اسباب
۴۸	۱۱	جمیعاً	×
؍؍	؍؍	تم سب	×
؍؍	۲۱	اسماء	السماء

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۹	۲۱	تتلم	تیتم
۵۰	۳	توبہ	توبہ
"	۱۵	تائبین	تائبین
"	۱۶	الندم	الندم
۵۱	"	بتوبہ	بتوبۃ
"	۲۰	ای	الی
۵۲	۳	ختیا	[illegible]
"	۱۷	شتقطع	تنقطع
۵۵	۱۶	طبعیت	طبیعت
"	"	تقتصای	تقتضای
۵۶	۳	لایعلمون	لایعلمون
"	۱۱	لی	کی
۶۰	۱۳	پچھلے	پچھلے
۶۱	۲۱	ظائر	ظاہر
"	۱۳	تشتاق	تشتابی
۶۶	۴	فائل	فاعل
"	۲۱	تائی	تاکی
۶۸	۷	الجنت	الجنۃ
"	۱۶	وقعت	وقعت
۶۹	۱۵	لله	الله
"	۱۷	ذرہ لا	ذرۃ
"	۲۱	اذ	اذا
۷۰	۱۰	آب گرم	پانی کی مشکی
۷۴	۴	پلا اصلنگا	پلا کو لنگا
"	۶	خویش	خوش
۷۵	۱۱	ومساکن	وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن
۷۷	۱	اسما	السماء
[illegible]	۲	احترجوا	اجتمعوا
۷۹	۶	المغض	البغض
۸۱	۷	ووست	اوست
۸۳	۳	انصاف	انصاف
"	۱۹	فتری	وتری
۸۴	۸	الشقت	انشقت
"	۲۱	المومن	علی المومن
۸۵	۵	الحزام	الخرام
۸۸	۱۲	کہ ساتھ	کے ساتھ
"	"	اور ساتھ	اور سات
۸۹	۵	تفاصل	تفاضل
۹۰	"	سہی	شہی
"	۸	دحفرۃ	اوحفرۃ
"	۹	تو	تو پھر
۹۱	۱۵	نطن	نظعن

تمت